روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:01
طلوع آفتاب	06:18
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:08

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہونچے تو چاہیے کہ (اولاً) اہل مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے، پھر جانے لگے تو پھر سلام کرے، اور پہلا سلام بعد والے سلام سے اعلیٰ اور بالا نہیں ہے (یعنی بعد والے رخصتی سلام کا بھی وہی درجہ ہے جو پہلے سلام کا ہے، اس سے کچھ کم نہیں)۔“ (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 224, Friday- 14 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۴ ۞ جمعہ، ۱۴؍اگست، ۲۰۲۶، ۳۰؍صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات: ۸

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی

اسپیکر کی چائے پارٹی کا اپوزیشن نے کیا بائیکاٹ، کانگریس ذرائع کا کہنا ہے کہ اسپیکر نے حسب روایت تقریر نہیں کی اور نہ ہی یہ بتایا کہ پارلیمنٹ کا کام کاج کیسا رہا

کانگریس ذرائع کا کہنا ہے کہ اسپیکر نے حسب روایت تقریر نہیں کی اور نہ ہی یہ بتایا کہ پارلیمنٹ کا کام کاج کیسا رہا، اس لیے حزب اختلاف نے لوک سبھا اسپیکر کی روایتی چائے پارٹی کا بائیکاٹ کیا ہے۔ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس آج یعنی جمعرات کے روز اختتام پذیر ہوگیا۔ دونوں ایوانوں کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ اس کے بعد لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے چائے پارٹی کا اہتمام کیا گیا، جس کا اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے سمیت کئی اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے بائیکاٹ کیا۔ وزیر اعظم مودی، امت شاہ، راجناتھ سنگھ سمیت این ڈی اے کے کئی لیڈران اس چائے پارٹی میں موجود تھے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ڈی ایم کے کی لیڈر کنی موزی اسپیکر کی چائے پارٹی میں شامل ہوئیں۔ کانگریس ذرائع کا کہنا ہے کہ اسپیکر نے حسب روایت لوک سبھا میں اپنی تقریر نہیں کی، اور نہ ہی یہ بتایا کہ پارلیمنٹ کا کام کاج کیسا رہا، اس لیے حزب اختلاف نے ان کی روایتی چائے پارٹی کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اس سے قبل چائے پارٹی میں پرینکا گاندھی کو بھیجنے کا پروگرام تھا۔ سونیا گاندھی اور ملکارجن کھڑگے بھی چائے پارٹی میں شرکت کرنے والے تھے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہونے کے بعد لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے یہ میٹنگ رکھی جاتی ہے۔ اس کا مقصد حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان باہمی تلخی کو کم کرنا اور خوشگوار ماحول قائم کرنا ہوتا ہے۔ اس چائے پارٹی کا جب اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا، تو ڈی ایم کے کی طرف سے کنی موزی کا اس تقریب میں شرکت کئی لوگوں کو حیران کر رہا ہے۔ سیاسی ماہرین کنی موزی کی اس چائے پارٹی میں شرکت کو ایک بڑا سیاسی قدم بتا رہے ہیں۔ کانگریس نے تمل ناڈو میں جب ٹی وی کے سے ہاتھ ملایا، تبھی سے ڈی ایم کے نے کانگریس سے دوری بنانی شروع کر دی ہے۔ اب اس کا فائدہ حکمراں جماعت اٹھانا چاہتی ہے، اسی لیے چائے پارٹی میں کنی موزی کی تصویر پی ایم مودی کے ساتھ سامنے آنے پر کئی طرح کے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ سوال یہ بھی اٹھ رہا ہے کہ کیا جنوبی ہندوستان میں نمائندگی کی لڑائی کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈی ایم کے حد بندی معاملہ پر مودی حکومت کی حمایت کرے گی؟ کنی موزی کا چائے پارٹی میں شامل ہونا یہ اشارہ ضرور کرتا ہے کہ ڈی ایم کے بھلے ہی این ڈی اے کے ساتھ نہیں ہے، لیکن یہ مکمل طور پر حد بندی کے خلاف بھی نہیں ہے۔ دراصل ڈی ایم کے چاہتی ہے کہ حد بندی منصفانہ طریقے سے عمل میں آئے، تاکہ تمل ناڈو کی آواز پارلیمنٹ میں کمزور نہ ہو۔ ڈی ایم کے کو پتہ ہے کہ صرف پارلیمنٹ کے اندر ہنگامہ کرنے یا کانگریس کے ساتھ بائیکاٹ کرنے سے تمل ناڈو کے مفادات کی حفاظت نہیں ہوگی۔ اس کے لیے برسر اقتدار جماعت اور لوک سبھا اسپیکر کے ساتھ گفتگو کا راستہ کھلا رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ جب حد بندی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا تو ریاست کے موقف کو مضبوطی کے ساتھ سامنے رکھا جا سکے گا۔ واضح رہے کہ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس جمعرات (13 اگست) کو ختم ہوگیا۔ آج بھی دونوں ایوانوں میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ لوک سبھا ’وندے ماترم‘ کے ترانے کے بعد ملتوی ہوگئی اور راجیہ سبھا میں تقریباً ایک گھنٹے تک بحث ہوئی۔ اس بار کا مانسون اجلاس ہنگامے کی نذر ہوگیا۔ چندہ چوری، جنتر منتر پر طلبہ کا احتجاج ولاٹھی چارج اور ایف سی آر اے بل سمیت کئی ایسے مسائل رہے جو بحث کا مرکز بنے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ایوانوں میں بہت کم کام کاج ہوا۔

پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر بادل پر ناندیڑ میں ’کرپان‘ سے حملہ، بغرض علاج اسپتال میں داخل

ناندیڑ کے ماتا صاحب کور علاقہ میں موجود گرودوارہ میں ایک نہنگ نے دھاردار اسلحہ (جسے کرپان بتایا جارہا ہے) سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں سکھبیر بادل کے دائیں ہاتھ میں چوٹ آئی ہے۔ پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل پر جان لیوا حملہ کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر کے ناندیڑ میں شرومنی اکالی دل کے سینئر لیڈر اور سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر بادل کو ایک گردوارے میں نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس واقعہ کے فوراً بعد انھیں علاج کی غرض سے قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ ڈاکٹروں کی نگرانی میں ان کا علاج کیا جارہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ناندیڑ کے ماتا صاحب کور علاقہ میں موجود گرودوارہ میں ایک نہنگ نے دھاردار اسلحہ (جسے کرپان بتایا جارہا ہے) سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں سکھبیر بادل کے دائیں ہاتھ میں چوٹ آئی ہے۔ اس حملہ سے جائے وقوع پر تھوڑی دیر کے لیے افراتفری مچ گئی، اور پھر فوراً ہی سکھبیر بادل کو قریب کے ریشوسائی اسپتال لے جایا گیا۔ اس معاملہ میں پولیس نے ایک شخص کو حراست میں لے کر جانچ کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ناندیڑ کے ضلع مجسٹریٹ راہل کارڈیلے نے واقعہ کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ سکھبیر سنگھ بادل ذاتی دورہ پر گرودوارہ پہنچے تھے۔ انھیں طے وقت کے مطابق پوری سیکورٹی دی گئی تھی۔ جب وہ گرودوارہ پہنچے تو اچانک ایک شخص گرودوارہ احاطہ میں داخل ہوا اور ان پر حملہ کر دیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے سکھبیر بادل کو ہلکی چوٹیں آنے کی جانکاری دی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ سابق وزیر اعلیٰ کو بچانے پہنچے پولیس انسپکٹر کو بھی ہلکی چوٹیں آئی ہیں۔ اس حملہ کے بعد جب سکھبیر بادل اسپتال پہنچے تو وہاں کچھ لوگوں نے ان کی ویڈیوز بنائیں، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہیں۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ وہ ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ حملہ کو واقعہ کے فوراً بعد ہی حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس اس سے پوچھ تاچھ کر رہی ہے۔ سکھبیر بادل کی سیکورٹی بھی مزید سخت کر دی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ پہلی بار نہیں ہے جب سکھبیر سنگھ بادل پر حملہ کیا گیا ہے۔

کنزیومر کمیشنوں میں زیر التوا مقدمات پر سی جے آئی سوریہ کانت کی تشویش

سی جے آئی سوریہ کانت نے کنزیومر کمیشنوں میں برسوں سے زیر التوا مقدمات پر تشویش ظاہر کی۔ سپریم کورٹ نے این سی ڈی آر سی سے زیر التوا مقدمات

صارف تنازعات کے فوری اور سستے انصاف کے لیے قائم صارف (کنزیومر) کمیشنوں میں مقدمات کے بڑھتے بیک لاگ پر سپریم کورٹ نے سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت نے کہا کہ اگر صارفین کے مقدمات برسوں تک زیر التوا رہیں تو ایسے خصوصی فورمز کے قیام کا بنیادی مقصد ہی ناکام ہو جاتا ہے۔ عدالت نے ملک بھر کے صارف کمیشنوں کی صورت حال پر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ صارف تنازعات کے ازالے سے متعلق ایک معاملے کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے صارف کمیشنوں کے کام کرنے کے طریقہ کار پر سوالات اٹھائے۔ بنچ نے ایک میڈیا رپورٹ کا بھی نوٹس لیا، جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک مقدمہ 2019 سے زیر التوا ہے اور اسے 2022 میں صرف ایک مرتبہ سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا گیا، لیکن اس کے بعد سے اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس صورت حال پر چیف جسٹس نے سوال کیا کہ کیا صارف کمیشن اسی طرح کام کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جب لوگوں کو فوری اور کم خرچ انصاف فراہم کرنے کے مقصد سے خصوصی کمیشن قائم کیے گئے ہیں تو پھر مقدمات کا برسوں تک زیر التوا رہنا تشویش ناک ہے۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ عدالتوں اور دیگر قانونی اداروں کے حوالے سے مسلسل بنیادی ڈھانچے اور سہولتوں کی کمی کی بات کی جاتی ہے، لیکن اگر قائم شدہ ادارے اس طرح کام کر رہے ہوں تو اس پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے قومی صارف تنازعات ازالہ کمیشن (این سی ڈی آر سی) کے صدر سے ملک بھر کے صارف فورمز اور کمیشنوں کے کام کاج سے متعلق جامع رپورٹ طلب کی ہے۔ عدالت نے رپورٹ میں زیر التوا مقدمات کی مجموعی تعداد، موجودہ خالی عہدوں اور ہر بنچ کی جانب سے مقدمات نمٹانے کی شرح کی تفصیلات فراہم کرنے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ این سی ڈی آر سی سے یہ بھی بتانے کو کہا گیا ہے کہ مقدمات کے بڑھتے بوجھ سے نمٹنے کے لیے صارف کمیشنوں کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سپریم کورٹ نے این سی ڈی آر سی کے صدر کو دو ہفتوں کے اندر رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے ریاستی صارف کمیشنوں اور ریاستی محکمہ صارف امور سے بھی زیر التوا مقدمات کے تفصیلی اعداد و شمار طلب کیے ہیں۔ ان اعداد و شمار میں مقدمات کے سال وار بریک اپ کو بھی شامل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، تاکہ ملک بھر میں زیر التوا مقدمات کی حقیقی صورت حال کا جامع جائزہ لیا جا سکے۔

دہلی فسادات: کڑکڑڈوما کورٹ نے ۱۳؍ملزمین کو بری کرنے کا سنایا فیصلہ

گواہ کی گواہی شبہات کے دائرے میں!

فسادات کے معاملات میں اکثر گواہوں کی شناخت اور ان کی گواہی کی صداقت ایک بڑا چیلنج ہوتی ہے۔ دہلی فسادات سے متعلق اس معاملہ میں بھی استغاثہ مناسب ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا۔ دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے جمعرات کو 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات سے متعلق ایک معاملے میں اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے دہلی فسادات معاملے میں ملزم بنائے گئے 13 افراد کو بری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ استغاثہ کے اہم گواہ کی گواہی شبہات کے دائرے میں تھی۔ اس وجہ سے ملزمین کے خلاف عائد الزامات ثابت نہیں ہو سکے۔ عدالت نے کہا کہ گواہ کی اعتباریت پر سنگین سوالیہ نشان تھے، ایسی صورت میں کسی بھی ملزم کو قصوروار ٹھہرانا انصاف کے منافی ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ فسادات کے معاملات میں اکثر گواہوں کی شناخت اور ان کی گواہی کی صداقت ایک بڑا چیلنج ہوتی ہے۔ اس معاملے میں بھی استغاثہ مناسب ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا۔ ملزمین کو شبہات کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ یہ فیصلہ عدالتی عمل کے اہم اصول کی عکاسی کرتا ہے۔ عدالت نے پایا کہ اہم گواہ کی گواہی میں کئی تضادات تھے۔ اس کی باتوں میں بھی تضاد سامنے آیا۔ ان تضادات کی وجہ سے گواہ کی اعتباریت پر شک پیدا ہوا۔ عدالتی نظام میں گواہ کی گواہی کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اگر گواہ کی گواہی کمزور ہو تو ملزم کو بری کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ دہلی فسادات معاملہ میں پہلے بھی کئی ملزمین کو بری کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ دہلی فسادات سے جڑے کئی معاملے اب بھی زیر سماعت ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند بھی دہلی فسادات کے کئی معاملوں میں اپنے وکیلوں کو آگے بڑھایا ہے۔ کئی بے قصور وار افراد کو جمعیۃ نے اپنی کوششوں سے جیل کے باہر بھی نکالا ہے۔ عدالت میں مضبوط دلیلوں کے ساتھ کئی مقدمات اس ادارہ نے جیتے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

ماہِ ربیع النور شریف کا چاند نظر نہیں آیا
15 اگست بروز ہفتہ یکم ربیع النور شریف ہوگی

مالیگاؤں: مرکزی سنی رؤیتِ ہلال کمیٹی، خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں، مالیگاؤں کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ ماہِ ربیع النور شریف کا چاند شہر مالیگاؤں واطراف میں نظر نہیں آیا۔ مرکزی سنی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق جمعہ 14 اگست 2026ء کو 30 صفر المظفر 1448ھ ہوگی، جبکہ بروز سنیچر 15 اگست 2026ء کو یکم ربیع النور شریف ہوگی۔ اسی مناسبت سے بدھ 26 اگست 2026ء کو جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منایا جائے گا۔ کمیٹی نے ائمۂ مساجد، خطباء، ذمہ داران مدارس وادارہ جات اور تمام اہلِ علاقہ سے اپیل کی ہے کہ مرکزی سنی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق اپنی مساجد، مدارس اور علاقوں میں تاریخ کا نظم فرمائیں۔

کتے ہی نہیں اب بلی پالنے سے پہلے بھی لینا ہوگا لائسنس

نئے نظام کے تحت ہندوستانی نسل کے کتے کے لیے سالانہ لائسنس فیس 200 روپے اور غیر ملکی نسل کے کتے کے لیے 1000 روپے ہوگی۔ علاوہ ازیں کسی بھی نسل کی بلی پالنے کے لیے 500 روپے سالانہ لائسنس فیس دینی ہوگی۔ لکھنؤ میں پالتو کتے اور بلی پالنے والوں کے لیے اب قوانین مزید سخت ہوگئے ہیں۔ جولائی 2026 میں میونسپل کارپوریشن کے پیٹ اینیمل لائسنس، کنٹرول اینڈ ریگولیشن بائی لاز-2025 کے گزٹ کے شائع ہونے کے بعد نیا نظام لاگو کیا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ 2003 کے بعد پہلی بار پالتو جانوروں سے متعلق قوانین میں بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اب تک لائسنس کا نظام بنیادی طور پر کتوں تک محدود تھا، لیکن پہلی بار بلیوں کو بھی لائسنس کے دائرے میں شامل کیا گیا ہے۔ نئے نظام کے تحت ہندوستانی نسل کے کتے کے لیے سالانہ لائسنس فیس 200 روپے طے کی گئی ہے۔ غیر ملکی نسل کے کتے کے لیے یہ فیس 1000 روپے ہوگی۔ دوسری جانب ملکی یا غیر ملکی کسی بھی نسل کی بلی پالنے کے لیے 500 روپے سالانہ لائسنس فیس دینی ہوگی۔ نگرنگم نے لائسنس نہ بنوانے والوں کے لیے بھی سخت قانون وضع کیا ہے۔ بغیر لائسنس کے پالتو جانور رکھنے پر ملکی یا غیر ملکی نسل کے کتے کے معاملے میں 5000 روپے، جبکہ بلی کے معاملے میں 1000 روپے جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ لائسنس کی اطلاع ملنے کے بعد بھی اس کی تجدید نہ کرانے پر کارروائی کے ساتھ ساتھ اضافی جرمانے کا بھی قانون ہے۔ قوانین کے تحت 50 روپے روزانہ اضافی جرمانہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ نئے ذیلی قوانین میں پالتو جانوروں کے حوالے سے ذمہ داری بھی طے کی گئی ہے۔ کتے اور بلی کو سڑک، پارک یا دیگر عوامی مقامات پر کھلا چھوڑنا ممنوع رہے گا۔ جانوروں کے مالکان کو اپنے پالتو جانوروں کی حفاظت، کنٹرول اور صفائی ستھرائی کی پوری ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔ قوانین کی خلاف ورزی ہونے پر لائسنس منسوخ کرنے سمیت دیگر کارروائی کی جا سکتی ہے۔ نگرنگم نے مکان کے رقبے کے حساب سے پالتو کتوں کی تعداد بھی طے کر دی ہے۔ 200 مربع میٹر تک کے مکان میں زیادہ سے زیادہ 2 کتے رکھے جا سکیں گے اور 300 مربع میٹر تک کے مکان میں زیادہ سے زیادہ 4 کتے رکھنے کی اجازت ہوگی۔ اس سے زیادہ تعداد میں کتے رکھنے پر انہیں شیلٹر ہوم میں رکھنے کا انتظام کرنا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ نئے قوانین کا مقصد گھروں میں بڑی تعداد میں کتے پالنے پر کنٹرول کرنا بھی ہے۔ 4 سے زیادہ کتے رکھنے کی صورت میں شیلٹر ہوم سے متعلق قوانین نافذ ہوں گے۔ میونسپل کارپوریشن نے پالتو جانوروں کی تعداد، ان کی دیکھ بھال اور عوامی مقامات پر ان کے کنٹرول کو لے کر واضح اصول طے کیے ہیں۔ لکھنؤ میں پالتو جانوروں کے حوالے سے نافذ نئے ذیلی قوانین کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بلیوں کو پہلی بار لائسنس کے نظام میں شامل کیا گیا ہے۔

مظفر نگر فساد: عدالت کی بی جے پی اور

ہندو تو الیڈروں کے مقدمات واپس لینے کی اجازت

مظفر نگر فسادات کے تعلق سے ایم پی ایم ایل اے خصوصی عدالت نے بی جے پی اور ہندو تو لیڈروں کے خلاف مقدمہ واپس لینے کی اجازت دے دی، یہ ملزمین پابندی کے احکامات کی خلاف ورزی اور فرقہ وارانہ کشیدگی بھڑکانے کے الزام میں مقدمے کا سامنا کر رہے تھے۔ پی ٹی آئی کی خبر کے مطابق اتر پردیش کی ایک خصوصی ایم پی-ایم ایل اے عدالت نے بدھ کو استغاثہ کی درخواست منظور کر لی جس میں اپیل کی گئی تھی کہ ۲۰۱۳ء کے مظفر نگر فسادات سے متعلق ۲۵؍ بھارتیہ جنتا پارٹی لیڈروں اور ہندو تو اگروہوں سے وابستہ افراد کے خلاف مقدمہ واپس لیا جائے۔ واضح رہے کہ ستمبر ۲۰۱۳ء میں مظفر نگر میں فرقہ وارانہ تشدد اس وقت بھڑکا جب بی جے پی لیڈروں بشمول سریش رانا، سابق پارٹی ایم ایل اے سنگیت سوم اور سابق ایم پی بھارتیندر سنگھ نے مبینہ طور پر اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ اس کے بعد ہونے والے فسادات میں کم از کم ۶۰؍ افراد ہلاک اور ہزاروں مسلمان خاندان بے گھر ہو گئے۔ اس کے علاوہ مظفر نگر اور شاملی اضلاع میں جنسی حملوں اور زیادتیوں کی متعدد اطلاعات بھی موصول ہوئیں۔ یاد رہے کہ اس مقدمے میں ملوث ملزمان میں ریاستی وزیر کپل دیو اگروال، سابق مرکزی وزیر سنجیو بالیان اور سابق ریاستی وزیر سریش رانا شامل تھے۔ دیگر میں سابق اتر پردیش وزیر اشوک کٹاریہ، سابق بی جے پی ایم پی بھارتیندر سنگھ اور سوہن ویر سنگھ، سابق بی جے پی ایم ایل اے اشوک کنسل اور امیش ملک، وشو ہندو پریشد کی لیڈر ساد ھوی پراچی اور ڈاسنا شیو مندر کے نرسنگھانند شامل ہیں۔ وشو ہندو پریشد کا تعلق ہندو تو انتظیموں کے ایک گروپ سے ہے جس کی قیادت راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کرتا ہے، جو حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی کی ذیلی تنظیم ہے۔ استغاثہ افسر راہل سنگھ کے حوالے سے پی ٹی آئی نے بتایا کہ ملزمان پر الزام تھا کہ انہوں نے ۳۱؍ جولائی ۲۰۱۳ء کو ضلع میں واقع ناگلا ڈور میں منعقدہ مہا پنچایت میں پابندی کے احکامات کی خلاف ورزی کی، سرکاری ملازمین کے فرائض میں رکاوٹ ڈالی اور تقاریر کے ذریعے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کی۔ تاہم اتر پردیش حکومت کے مقدمہ واپس لینے کے فیصلے کے بعد استغاثہ نے درخواست دی۔ علاوہ ازیں فروری میں، اتر پردیش کی ایک عدالت نے ۲۰۱۳ء کے مظفر نگر فسادات کے دوران آٹھ افراد کے قتل کے سلسلے میں ۷؍۳ افراد کو شواہد کی کمی کی بنیاد پر بری کر دیا تھا۔

پہلے غلطی کی تو شروع ہوئی جنگ

امریکی خفیہ معلومات کو عباس عراقچی نے فرضی قرار دیا

عباس عراقچی نے ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”امریکہ طویل عرصے سے خفیہ معلومات سے متعلق غلطیوں کے باعث غلط اندازے لگاتا رہا ہے۔ اب ابنائے ہرمز کے معاملے میں اس سے بھی بڑی غلطی کی جارہی ہے۔“ ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے ایک بار پھر امریکی انتظامیہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے امریکہ کی خفیہ معلومات پر سوال کھڑے کیے۔ موجودہ حالات کے لیے عراقچی نے امریکہ کی خفیہ معلومات کی غلطیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”امریکہ طویل عرصے سے خفیہ معلومات سے متعلق غلطیوں کے باعث غلط اندازے لگاتا رہا ہے۔ اس کی ایک مثال ایران کے خلاف جنگ ہے۔ اب ابنائے ہرمز کے معاملے میں اس سے بھی بڑی غلطی کی جارہی ہے۔ فرضی خبروں سے بھی زیادہ خطرناک چیز فرضی خفیہ معلومات ہوتی ہیں۔ اللہ عظیم ہے، زمین کی کسی بھی طاقت سے بڑا ہے۔ ہمیں اللہ پر بھروسہ ہے۔“ واضح رہے کہ عباس عراقچی نے مذکورہ پوسٹ آبنائے ہرمز میں امریکہ کے کنٹرول والے دعوے کو لے کر کی ہے۔ امریکہ مسلسل آبنائے ہرمز میں اپنے دعوے کی بات کہہ رہا ہے جبکہ ایران ہر بار اس کے اس دعوے کو مسترد کر دیتا ہے۔ بدھ کے روز بھی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز پر امریکہ کے مکمل کنٹرول کا دعویٰ کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اشارہ دیا ہے کہ واشنگٹن اس اسٹریٹجک آبی گزرگاہ پر اپنی پکڑ برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل‘ پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ”آبنائے ہرمز پر امریکہ کا مکمل کنٹرول ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم اسے برقرار رکھیں گے۔“ انہوں نے بحری ناکہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایران نے اس کو چیلنج کرنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مطابق ہرکوئی ’ہماری بحری ناکہ بندی کو اسٹیل کی دیوار‘ کہہ رہا ہے اور ایران اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اس سے قبل بھی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا تھا کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی کو مزید بڑے پیمانے پر بڑھانے کا امکان اب بھی موجود ہے۔

انکت شرما قتل کیس: دہلی پولیس ۶؍ملزمین کی رہائی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرے گی

دہلی پولیس نے ۲۰۲۰ء کے شمال مشرقی دہلی فسادات کے دوران قتل کیے گئے آئی بی افسر انکت شرما کے کیس میں بری کیے گئے ۶؍ملزمین کی رہائی کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے

دہلی پولیس نے ۲۰۲۰ء کے شمال مشرقی دہلی فسادات کے دوران قتل کیے گئے آئی بی افسر انکت شرما کے کیس میں بری کیے گئے ۶؍ملزمین کی رہائی کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ ان ملزمین کے خلاف اپیل دائر کرنے کی تیاری جاری ہے، جبکہ اسی معاملے میں عمر قید کی سزا پانے والے ناظم اور قاسم نے اپنی سزا کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ دہلی پولیس نے بدھ کو دہلی ہائی کورٹ کو بتایا کہ وہ انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) افسر انکت شرما کے قتل کے معاملے میں بری کیے گئے ۶؍ملزمین کی رہائی کو چیلنج کرے گی۔ انکت شرما ۲۰۲۰ء میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات کے دوران قتل کئے گئے تھے۔ واضح ہو کہ یہ بات جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ اور جسٹس وکاس مہاجن کی بنچ کے سامنے اس وقت کہی گئی جب عدالت اس معاملے میں مجرم قرار دیئے گئے ناظم اور قاسم کی جانب سے دائر اپیلوں کی سماعت کر رہی تھی۔ دونوں نے اپنی سزا اور عمر قید کو چیلنج کیا ہے۔ دہلی پولیس کے خصوصی وکیل رجت نائر نے عدالت کو بتایا کہ استغاثہ بری کیے گئے ۶؍ملزمین کے خلاف اپیل دائر کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ نائر نے عدالت سے کہا، ”ریاست ان ۶؍ بری کیے گئے ملزمین کے خلاف اپیل دائر کرے گی۔“ ہائی کورٹ نے ناظم اور قاسم کی اپیلوں پر نوٹس جاری کرتے ہوئے متعلقہ ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ بھی طلب کیا ہے۔ دونوں کی جانب سے عمر قید کی سزا معطل کرنے کی درخواستوں پر ۲؍دسمبر کو غور کیا جائے گا۔ ٹرائل کورٹ نے سابق عام آدمی پارٹی کے کونسلر طاہر حسین کے علاوہ جاوید، انس، ناظم اور قاسم کو انکت شرما قتل کیس میں مجرم قرار دیا تھا۔ پانچوں کو قتل، فساد برپا کرنے، غیر قانونی اجتماع اور مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے سمیت دیگر جرائم میں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ استغاثہ نے طاہر حسین سمیت ملزمین کیلئے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا اور دلیل دی تھی کہ شرما پر جس انداز میں حملہ کیا گیا، اس کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ سزا دی جانی چاہئے۔ تاہم ٹرائل کورٹ نے حسین، سمیر خان، فیروز، گلفام، شعیب عالم اور منتظم کو بری کر دیا تھا۔ دہلی پولیس کے تازہ بیان کے بعد اب ان ۶؍ملزمین کی رہائی کو بھی ہائی کورٹ میں چیلنج کیے جانے کا امکان ہے۔ بدھ کی سماعت کے دوران ناظم اور قاسم کے وکلا نے ان کے خلاف استعمال کیے گئے شواہد پر سوال اٹھایا۔ ان کے وکلا نے عدالت میں دلیل دی کہ ملزمین کی شناخت کیلئے کوئی ٹیسٹ آئیڈینٹی فکیشن پریڈ (شناخت پریڈ) نہیں کرائی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئی گواہی کو آزاد شواہد کی حمایت حاصل نہیں تھی۔ ہائی کورٹ نے دونوں ملزمین کی سزا اور عمر قید کے خلاف اپیلوں پر غور کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ طلب کیا ہے۔ یہ معاملہ ایف آئی آر نمبر ۶۵ / ۲۰۲۰ء سے متعلق ہے، جو شرما کے والد رویندر کمار کی شکایت پر دیال پور پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی۔ شکایت کے مطابق، انکت شرما ۲۵؍فروری ۲۰۲۰ء کو کام سے گھر واپس آئے تھے، لیکن اس کے بعد گھریلو سامان خریدنے کیلئے دوبارہ باہر گئے۔ جب وہ واپس نہیں لوٹے تو اہل خانہ نے ان کی تلاش شروع کی۔

بین الریاستی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک پر مشتمل

دو الگ الگ کارروائیوں میں چرس ٹرماڈول ادویات نشہ آور شے ضبط، ۲ گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مخصوص معلومات کی بنیاد پر، این سی بی ممبئی نے 108 کلوگرام وزنی کوڈین بیسڈ کف سرپ (سی بی سی ایس) کی 1080 بوتلیں ضبط کیں اور ۸ اگست کو ممبئی میں این شیخ کو گرفتار کیا۔ اس نے روپوشی کی کوشش کی تھی، ضبط شدہ سی بی سی ایس بوتلیں گجرات سے ممبئی کے درمیان چلنے والی مسافر بس کے ذریعے منتقل کی جارہی تھیں۔ ضبط شدہ منشیات کو ممبئی، بھیونڈی اور ملحقہ علاقوں میں فروخت کیا جانا تھا اسپاٹ تفتیش کے دوران گجرات میں مقیم ڈسٹری بیوٹر کی شناخت کی گئی۔ فوری طور پر فالو اپ ٹیم گجرات روانہ ہوئی اور وسیع فیلڈ نگرانی کے بعد، وڈودرا، گجرات میں ایک ڈسٹری بیوٹر اور اس کا گودام واقع تھا جہاں سے مزید CBCS13938 بوتلیں اور 240,12 ٹراماڈول گولیاں ضبط کی گئیں۔ سی بی سی ایس بوتلوں کے ڈائیورشن کے نشانات سے بچنے کی کوشش میں، متعدد سی بی سی ایس بوتلوں کے بیچ نمبروں میں چھیڑ چھاڑ پائی گئی۔ مزید برآں، جعلی رسیدوں سمیت متعدد مجرمانہ دستاویزات جو کہ NRx یعنی نارکوٹکس پر مبنی ادویات کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال کی گئی تھیں، بھی ضبط کی گئیں۔ تفتیش کے دوران، یہ نوٹ کیا گیا کہ این شیخ، جو بنیادی طور پر مہاراشٹر کے ضلع تھانے کے بھیونڈی علاقے سے کام کر رہا تھا، اس سے پہلے مہاراشٹر پولیس نے ایک اور NDPS کیس میں گرفتار کیا تھا۔ ان کے آپریشن کا علاقہ بھیونڈی تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ گجرات میں مقیم ڈسٹری بیوٹر پولیس کے ذریعے درج کیے گئے این ڈی پی ایس کیسوں میں مطلوب ہے۔ Tramadol اور CBCS سخت سے نسخے پر مبنی اوپیئڈ ادویات ہیں جن کا طبی استعمال جائز ہے۔ Tramadol مرکزی اعصابی نظام (CNS) کو تبدیل کرتا ہے اور درد کو سنبھالنے کے لیے سمجھتا ہے۔ اس کا غیر تجویز کردہ استعمال سانس لینے، تیز دل کی دھڑکن کی شرح کا سبب بنتا ہے جو مہلک نتائج کا باعث بنتا ہے۔ اس کے شدید انخلا کے اثرات ہیں جو اسے منشیات کے استعمال کے لیے خطرناک مادہ بناتا ہے۔ سی بی سی ایس عام طور پر عام کھانسی اور سردی کے علاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، کوڈین ایک اوپیئڈ ہونے کی وجہ سے نشہ آور اور سی این ایس کو متاثر کرنے والے اثرات رکھتا ہے جس کی زیادہ مقدار سانس کے شدید مسائل، جگر اور گردے کو مہلک نتائج کے ساتھ نقصان پہنچا سکتی ہے۔ مخصوص معلومات کی بنیاد پر، این سی بی ممبئی نے ۱۲ اگست کو گھاٹ کوپر، ممبئی میں اے جے شیخ نامی ایک خاتون کے گھر کی تلاشی کے دوران 1.060 کلوگرام چرس ضبط کی۔ ضبط شدہ چرس کو گھریلو سامان میں چھپایا گیا تھا اور اسے حال ہی میں ممبئی اور ملحقہ علاقوں میں فروخت کرنے کے لیے خریدا گیا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ منشیات کے نفاذ کے سخت اقدامات اور آئندہ تہواروں کے موسم کی وجہ سے چرس کی آمد کو کافی حد تک روک دیا گیا تھا جس کی وجہ سے پکڑی گئی چرس کو اے جے شیخ اور اس کے منشیات کے ساتھیوں نے مہنگے داموں فروخت کر کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے خریدا تھا۔ منشیات کے دیگر اہم ساتھیوں کی شناخت کر لی گئی ہے اور ان کی گرفتاری کے لیے ان کا سراغ لگایا جارہا ہے۔ چرس ایک قدرتی طور پر تیار کی جانے والی دوا ہے جس میں زیادہ طاقتور THC ہوتی ہے جو عام طور پر اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور جموں وکشمیر میں اگائے جانے والے بھنگ کے پودے سے حاصل کی جاتی ہے۔ چرس کا طویل استعمال یادداشت پر مضر اثرات کے ساتھ علمی اور اضطراری نشوونما کو متاثر کرتا ہے۔ دونوں کیسز کی تفتیش جاری ہے۔ دونوں آپریشن منشیات کے منظم گروہوں کو ختم کرنے اور منشیات کے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے والے عادی مجرموں کو نشانہ بنانے میں این سی بی کی مسلسل کوششوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بین الریاستی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک کے خلاف پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ دو الگ الگ آپریشنز میں بھاری مقدار میں چرس اور ٹراماڈول (نشہ آور گولیاں) ضبط کی گئی ہیں۔ اس معاملے میں ۲ ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مالیگاؤں: مسجد خانقاہِ برکتیہ اسلام پورہ کی نصف شب تلاشی سے سنسنی

افواہوں پر کان نہ دھریں، مالیگاؤں کی مساجد کے احترام اور تحفظ کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے: مفتی اسماعیل

مالیگاؤں: (نامہ نگار) اسلام پورہ کی قدیم مسجد وخانقاہِ برکتیہ میں رات گئے پولیس کی تلاشی کے واقعے نے شہر بھر میں تشویش کی لہر دوڑا دی۔ واقعے کے بعد مختلف قسم کی افواہیں اور قیاس آرائیاں سوشل میڈیا پر گردش کرنے لگیں، تاہم مالیگاؤں کے رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور کسی بھی غیر مصدقہ خبر کو آگے بڑھانے سے گریز کریں۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی نے بتایا کہ انہیں بھی رات کے آخری حصے میں مسجد میں پولیس کی تلاشی کی اطلاع ملی۔ فجر کی نماز کے بعد وہ خود خانقاہِ برکتیہ پہنچے اور مسجد کے ذمہ داران، نمازیوں اور آس پاس رہنے والے افراد سے ملاقات کر کے پورے معاملے کی تفصیلات معلوم کیں۔ بعد ازاں انہوں نے مالیگاؤں کے ڈی وائی ایس پی سٹی سدھارتھ بروال سے بھی ملاقات کی تاکہ حقیقت حال براہِ راست پولیس حکام سے معلوم کی جاسکے۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی کے مطابق ڈی وائی ایس پی سدھارتھ بروال نے بتایا کہ کسی شکایت یا اطلاع کی بنیاد پر معاملہ اعلیٰ پولیس حکام تک پہنچا تھا، جس کے بعد ناسک کے سی بی اور کرائم برانچ کی ٹیم مالیگاؤں پہنچی۔ مقامی پولیس کو بھی مکمل تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا، تاہم آنے والی ٹیم کو مقامی سطح پر ضروری تعاون فراہم کیا گیا اور لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے انتظامات بھی کیے گئے۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ مالیگاؤں کی تاریخ میں کسی مسجد کی اس طرح رات گئے تلاشی کا واقعہ انتہائی حساس نوعیت کا ہے، اس لیے انہوں نے پولیس حکام سے بھی واضح طور پر کہا کہ مسجد کے تقدس اور احترام کا مکمل خیال رکھا جائے تاکہ سماج میں کوئی منفی یا اشتعال انگیز پیغام نہ جائے۔ ان کے مطابق تلاشی لینے والی ٹیم نے بھی مسجد کے تقدس کا لحاظ رکھا، جوتے باہر اتارے، مسجد کے قالین وغیرہ کو ہٹانے کے لیے مقامی افراد کی مدد لی اور مسجد کے سامان کو خود ہاتھ لگانے سے گریز کیا۔ پولیس ٹیم نے مسجد کے علاوہ اس سے متصل دکان، کمرے اور دیگر متعلقہ مقامات کی بھی تلاشی لی، تاہم تلاشی کا اصل مقصد کیا تھا، اس بارے میں مسجد کے ذمہ داران یا مقامی افراد کو کوئی واضح اطلاع نہیں دی گئی۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی کے مطابق سب سے اہم بات یہ ہے کہ تلاشی کے دوران کوئی ایسی قابلِ اعتراض یا قابلِ گرفت چیز برآمد نہیں ہوئی جس پر قانونی کارروائی کی جاسکے۔ مسجد کے ذمہ داران اور تلاشی کے دوران پولیس کے ساتھ موجود افراد نے بھی یہی بتایا، جبکہ تیار کیے گئے پنچنامے میں بھی ایسی کسی قابلِ اعتراض چیز کا ذکر نہیں ہے۔ ڈی وائی ایس پی سدھارتھ بروال سے ملاقات میں بھی یہی بات سامنے آئی کہ تلاشی کے دوران کوئی قابل گرفت چیز نہیں ملی۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ تلاشی ہونا اپنی جگہ ایک حساس معاملہ ہے، لیکن تلاشی کے بعد کچھ بھی قابلِ گرفت نہ ملنا بھی عوام کے لیے ایک اہم حقیقت ہے۔ لہٰذا کسی بھی قسم کی سنسنی خیز بات، افواہ یا غیر مصدقہ الزام کو حقیقت سمجھ کر آگے بڑھانا مناسب نہیں۔

ممبئی گوریگاؤں ہوٹل بل کی ادائیگی پر تنازع قتل سے سنسنی دو گرفتار

ممبئی پولس کی بڑی کارروائی ۲۴ گھنٹے میں قتل کا معمہ حل، دونوں ملزمین کا اعتراف جرم: ڈی سی پی پرشوتم کراڈ

ممبئی میں ایک ہوٹل میں بل کی ادائیگی کے تنازع کے بعد ایک نوجوان کے قتل کا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جس کے بعد یہاں کشیدگی پھیل گئی جبکہ پولس نے ۲۴ گھنٹے کے اندر ہی ملزمین کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ گوریگاؤں پولس اسٹیشن کی حدود میں ۱۱ اگست کو رات میں سلمان ہوٹل کے قریب ایک شخص کو شدید طور سے زدوکوب کیا گیا عزیز محمد عتیق خان ۳۰ سالہ کو اسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ پولس نے اس قتل کی انکوائری شروع کردی۔ پولس میں مقتول کے بھائی کے بتایا کہ عزیز خان نے سلمان ہوٹل کے مالک دانش خان کو دو افراد کو ہوٹل کے بل کی ادائیگی کرنے کو کہا اس دوران مقتول سے اس دونوں نے حجت کی اور کہا کہ اس سے تیرا کیا تعلق ہے تو ہم کو نہیں جانتا۔۔ تیرے کو دیکھ لیں گے۔۔۔ پھر ان دونوں نے متاثرہ پر حملہ کردیا عزیز خان کے سر پر لکڑی کا باکس ماردیا جس سے وہ شدید طور سے زخمی ہوگیا اور ڈاکٹروں نے اسے علاج کے دوران مردہ قرار دیا۔ پولس نے قتل کا معاملہ درج کرکے ملزمین کی تلاش شروع کردیا ملزمین کی گرفتاری کے لئے ۶ ٹیمیں تشکیل دی گئی اس کے بعد پولس کو خفیہ اطلاع ملی اور پولس نے ملزمین کو گرفتار کرلیا اور انہوں نے اعتراف جرم بھی کرلیا ہے۔ ملزمین کی شناخت اجئے منی اپادھیائے ۳۹ سالہ اور وکاس دیوراج پاسوان ۳۲ آفس بوائے کے طور پر ہوئی ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر ہی پولس نے اس قتل کے معمہ کو حل کرکے ملزمین کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی پرشوتم کراڈ نے انجام دی ہے۔ ممبئی کے گوریگاؤں ویسٹ علاقے میں ہوٹل کے بل پر ہونے والے محض 60 روپے کے تنازع میں ایک 29 سالہ نوجوان کو پیٹ پیٹ کر قتل کردیا گیا ہے۔ گوریگاؤں پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے چوبیس گھنٹوں کے اندر دونوں ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی جانب سے 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کے تحت سخت کارروائی

دادر اور سانتا کروز علاقوں میں ۱۵ دکانیں ہٹادی گئیں، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایف ساؤتھ اور ایچ۔ایسٹ وارڈوں کی طرف سے کی گئی کارروائی

ممبئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کی 'پیڈسٹرین فرسٹ' راہگیر پہلے مہم کے ایک حصے کے طور پر سخت کارروائی کی جارہی ہے، جس کا مقصد فٹ پاتھوں سے رکاوٹیں ہٹانا اور پیدل چلنے والوں کے لیے چلنے کے قابل بنانا ہے۔ اس اقدام کے تحت، دادر کے علاقے (ایف۔ساؤتھ وارڈ کی طرف سے) اور سانتا کروز کے علاقے (ایچ۔ایسٹ وارڈ کی طرف سے) میں فٹ پاتھ پر رکاوٹیں کھڑی کرنے والی 15 غیر مجاز دکانوں اور 15 غیر مجاز ہاکروں کو آج (13 اگست 2026) ہٹادیا گیا۔ ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) کی قیادت پراجکتا ورمالاوگیرے، ممبئی میونسپل کارپوریشن غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کو نافذ کررہی ہے، اس طرح رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھوں کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر (زون- 2) پرشانت ساپکلے کی رہنمائی اور اسسٹنٹ کمشنر (ایف-ساؤتھ وارڈ) کی قیادت میں ایف۔ساؤتھ وارڈ کے ذریعہ دادر (مشرق) علاقے میں کارروائی کی گئی اس مہم کے دوران، دادر (مشرق) میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر روڈ کے ساتھ فٹ پاتھ پر رکاوٹیں کھڑی کرنے والے 04 غیر مجاز دکانوں، 12 عارضی ترپالوں کے شیڈ، 06 غیر مجاز پلیٹ فارم (کٹے) اور 15 ہاکروں کو ہٹادیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر (زون- 3) وشواس موٹے کی رہنمائی اور اسسٹنٹ کمشنر (ایچ۔ایسٹ) کی قیادت میں۔ مردولا اینڈے، ایچ۔ایسٹ وارڈ نے آج سانتا کروز (ایسٹ) کے علاقے میں تجاوزات ہٹانے کی مہم چلائی۔ اس کارروائی میں TPS-3 علاقے میں سڑک 6، 7 اور 11 کے ساتھ واقع چھ غیر مجاز دکانوں کے ساتھ ساتھ نانا صاحب دھرمادھیکاری مارگ کے ساتھ فٹ پاتھ پر واقع پانچ غیر مجاز دکانوں کو مسمار کرنا شامل ہے۔ اس آپریشن میں ایک فوڈ وین بھی شامل تھی۔ اس ڈرائیو نے تقریباً 500 میٹر فٹ پاتھ کی جگہ صاف کردی ہے، جس سے پیدل چلنے والوں کے لیے پیدل چلنا آسان ہوگیا ہے۔ دریں اثنا، میونسپل کارپوریشن پیدل چلنے والوں کے لیے صاف اور قابل رسائی فٹ پاتھوں کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کررہی ہے۔ نتیجتاً، انتظامیہ نے فٹ پاتھوں میں رکاوٹ بننے والی غیر مجاز تعمیرات یا ان پر کوئی مواد رکھنے کے خلاف خبردار کیا ہے۔ ایسی خلاف ورزیاں دیکھنے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی جانب سے شہر کے پیدل چلنے والوں کو رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھ فراہم کرنے کیلئے 'پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے تحت سخت کارروائی کا آغاز کیا گیا ہے۔

قبائلی طلبہ یونین کا وزیر برائے قبائلی ترقی اشوک اوئیکے کے استعفے کا مطالبہ

گڈچرولی میں سانپ کے کاٹنے سے ہوئی لڑکیوں کی موت کے بعد قبائلی برادری میں ناراضگی، وزیر کی پلہ جھاڑنے کی کوشش۔ گڈچرولی کے ایک آشرم اسکول کی تین طالبات کی سانپ کے کاٹنے سے موت نے قبائلی ترقی کے محکمے پر سوال کھڑے کردیئے ہیں۔ قبائلی طلبہ یونین نے وزیر برائے قبائلی ترقی اشوک اوئیکے کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے ۲۵ اگست کو گڈچرولی ضلع میں تمام آشرم اسکول بند کرکے احتجاج کا انتباہ دیا ہے۔ جبکہ وزیر اشوک اوئیکے نے اس واقعے کیلئے آشرم اسکول کے منتظمین کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ 'میرے خلاف احتجاج کرنے کے بجائے ادارے کے صدر کے خلاف احتجاج کریں اور ان کے استعفے کا مطالبہ کریں۔' یاد رہے کہ گڈچرولی ضلع کے دھانورا تعلقہ میں واقع چپ تلائی گاؤں میں ایک سرکاری آشرم اسکول میں سانپ کے کاٹنے سے تین طالبات کی موت ہوگئی تھی۔ اس معاملے کے اثرات اب ریاست بھر میں محسوس کئے جارہے ہیں۔ اسی پس منظر میں قبائلی طلبہ یونین نے براہ راست قبائلی ترقی کے وزیر اشوک اوئیکے سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ قبائلی طلبہ یونین کے نندو نروٹے نے الزام لگایا ہے کہ آشرم اسکولوں میں طلبہ کی حفاظت سمیت لڑکیوں کے مختلف مسائل زیر التوا ہیں۔ اس صورتحال کیلئے وزیر برائے قبائلی ترقی ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اشوک اوئیکے کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدینا چاہئے اگر وہ ایسا نہیں کرتے ہیں تو گڈچرولی ضلع کے تمام قبائلی آشرم اسکول ۲۵ اگست کو بند رکھے جائیں گے اور وزیر کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آشرم اسکولوں میں طلبہ سہولیات نہیں مل رہی ہیں، ان کی حفاظت کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور ایسے واقعات کے بعد بھی کوئی ذمہ داری لینے کیلئے تیار نہیں ہے، تو بحیثیت وزیر اشوک اوئیکے کو اپنی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دینا چاہئے۔ اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اشوک اوئیکے نے کہا ''وہ ہمارے اچھے دوست ہیں۔ وہ قبائلی برادری کیلئے بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ امداد یافتہ آشرم اسکول چلانے والے ہمارے ہیں اور ان کی رہنمائی کرنے والے بھی ہمارے ہیں۔ میں ان سے بات کروں گا۔'' تاہم انہوں نے کہا، ''اس معاملے میں ادارے کے صدر سے براہ راست بات کریں۔ احتجاجی مورچہ میرے پاس لانے کے بجائے اُن کے پاس لے جائیں اور اُن کے استعفیٰ کا مطالبہ کریں۔''

۵۸ لاکھ کنبی ریکارڈ میں ۳۷ لاکھ

پرانے ہیں جن کے سرٹیفکیٹ جاری ہوچکے ہیں

او بی سی لیڈر بھن راؤ تائیواڑے نے کہا کہ منوج جرنگے کے احتجاج کا کوئی مطلب نہیں ہے، کنبی سماج کے بہت کم نئے ریکارڈ ملے ہیں۔ مراٹھا ریزرویشن کے معاملے پر ریاست میں سیاسی اور سماجی ماحول ایک بار پھر گرم ہے۔ کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ ہونے سے منوج جرانگے ناراض ہیں۔ انہوں نے مغربی مہاراشٹر میں اپنا دورہ شروع کردیا ہے اور وہ وزیر اعلیٰ فڑنویس اور وزیر محصولات باونکولے کو بار بار نشانہ بنارہے ہیں۔ دوسری طرف او بی سی لیڈران بھی منوج جرنگے کا سختی سے جواب دے رہے ہیں۔ او بی سی لیڈر لکشمن ہاکے نے جرنگے پر نکتہ چینی کی ہے۔ اب نیشنل او بی سی فیڈریشن کے صدر بھن راؤ تائیواڑے نے بھی انہیں نشانہ بنایا ہے۔ یاد رہے کہ شندے کمیٹی جو مراٹھا ریزرویشن کے ریکارڈ تلاش کرنے کیلئے بنائی گئی تھی، اب تک ریاست میں کنبی، کنبی۔ مراٹھا اور مراٹھا۔ کنبی کے کل ۵۸ لاکھ ۹۰ ہزار ۱۵۵ ریکارڈ تلاش کرچکی ہے۔ تاہم نیشنل او بی سی فیڈریشن کے صدر بھن راؤ تائیواڑے کا کہنا ہے کہ ان ریکارڈوں میں سے ۳۷ لاکھ ۴۷ ہزار ۱۴۲ ریکارڈ پرانے ہیں، جو ۱۹۸۶ء سے ۲۰۲۳ء کے درمیان کے ہیں۔ اور اس کی بنیاد پر، متعلقہ افراد پہلے ہی او بی سی سرٹیفکیٹ حاصل کرچکے ہیں۔ تائیواڑے نے واضح کیا ہے کہ ان پرانے ریکارڈ پر، جو لوگ پہلے ہی فائدہ اٹھا چکے ہیں، اور منوج جرنگے پاٹل کی موجودہ احتجاج کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔ بھن راؤ تائیواڑے نے واضح کیا کہ منوج جرانگے کی تحریک کے بعد جسٹس شندے کمیٹی کو مراٹھواڑہ میں ۴۹ ہزار ۳۵۸ کنبی ریکارڈ ملے، جن میں سے صرف ۲۰ ہزار ۱۴۳ لوگوں نے ذات کی تصدیق کیلئے درخواست دی اور ۱۵ ہزار ۵۹۷ لوگوں نے او بی سی سرٹیفکیٹ بطور کنبی حاصل کئے، جو کہ جرنگے کی حقیقی کامیابی ہے۔ تاہم حکومتی اعداد وشمار کے مطابق اگرچہ شندے کمیٹی کے قیام کے بعد کل ۳ لاکھ ۱۱ ہزار ۲۸۷ افراد کو کنبی، مراٹھا۔ کنبی یا کنبی۔ مراٹھا ذات کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے ہیں، لیکن اب نیشنل او بی سی فیڈریشن کی جانب سے ایک اہم سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ ۲ لاکھ ۹۱ ہزار ۱۴ افراد نے ابھی تک ذات پات کے سرٹیفکیٹ کیلئے درخواست کیوں نہیں دی؟ بھن راؤ تائیواڑے نے کہا، ''یہ قومی او بی سی فیڈریشن کا موقف ہے کہ جن کے پاس کنبی رجسٹریشن دستاویز ہے انہیں ذات کی تصدیق کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ جن لوگوں نے او بی سی سرٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں، ان کا قومی او بی سی فیڈریشن میں خیر مقدم ہے۔ تاہم، ہم جعلی دستاویزات پر ذات پات کے جواز کے سرٹیفکیٹ کو برداشت نہیں کریں گے۔

گنگا جمنی تہذیب اور جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ!

محمد رضا نوری (ناسک سٹی) یومِ آزادی محض ایک جشن کا دن نہیں، بلکہ یہ ان تمام سرفروشوں کو یاد کرنے کا دن ہے جنہوں نے اپنی جوانیوں کو ہمارے روشن مستقبل کے لئے قربان کر دیا۔ آج جب ملک ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہے، تو ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ اس چمن کی بہار تب ہی قائم رہ سکتی ہے جب اس کے ہر طبقے کو برابر کا احترام، حقوق اور تحفظ ملے۔ تحریکِ آزادی میں مسلمانوں، بالخصوص علمائے کرام اور مجاہدین کی قربانیاں تاریخ کا ایک ایسا روشن اور ناقابلِ تردید حصہ ہیں جنہیں کسی بھی دور میں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ٹیپو سلطان کی شہادت سے لے کر، 1857ء کی جنگِ آزادی میں ہزاروں علماء کی پھانسیوں، اور ریشمی رومال تحریک سے لے کر ملک کی تقسیم اور آزادی تک، مسلمانوں کا خون اس مٹی میں شامل ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے لئے دی جانے والی سب سے بڑی قربانیوں میں سے ایک ہے۔ 1857ء کی جنگِ آزادی (غدر) کے ناکام ہونے کے بعد، انگریز حکومت نے چن چن کر ان مسلم رہنماؤں اور علماء کو نشانہ بنایا جنہوں نے ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا یا عوامی سطح پر لوگوں کو بیدار کیا تھا۔ درختوں کو پھانسی گھاٹ بنانا: دہلی کے چاندنی چوک سے لے کر لاہور اور پشاور تک، سڑکوں کے کنارے موجود درختوں (بالخصوص نیم اور پیپل کے درختوں) پر علماء کو سرعام پھانسی دی گئی تاکہ عوام میں خوف پیدا کیا جاسکے۔ کئی دنوں تک لاشوں کو درختوں پر لٹکا رہنے دیا گیا تاکہ عام لوگ انہیں دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ جامع مسجد دہلی کو کئی سالوں تک فوج کا اصطبل بنا کر رکھا گیا اور اس کے صحن میں مجاہدین کو سزائیں دی گئیں۔ جزیرہ انڈمان منتقلی: جو علماء پھانسی سے بچ گئے، انہیں کالا پانی (جزیرہ انڈمان ونکوبار) کی سیلولر جیل بھیج دیا گیا، جہاں ان سے سخت مشقت لی گئی اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ملک کسی ایک طبقے کی جاگیر نہیں، بلکہ اس کی مٹی میں ہر اس شہید کا خون شامل ہے جس نے پھانسی کے فندے کو چوما اور قید وبند کی صعوبتیں اٹھائیں۔ ملک کی تعمیر وترقی، ثقافت اور آزادی میں ہر طبقے کا حصہ ہے، آزادی کی جدوجہد میں امیر، غریب، مرد، خواتین اور ہر مذہب کے لوگوں نے مل کر جانیں قربان کیں۔ جسے کوئی بھی سیاسی بیان تاریخ کے صفحات سے مٹا نہیں سکتا۔ سیاسی بیانات سے ہٹ کر، ملک کا آئین اور قانون ہی حتمی اتھارٹی ہیں جو ہر شہری کے حقِ ملکیت اور شناخت کا ضامن ہیں۔ اس تاریخی اور پروقار دن پر ہم تحریکِ آزادی کے ان تمام عظیم مسلم مجاہدین اور شہداء کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنے لہو سے آزادی کا چراغ جلایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایک مخلص، متحد اور مضبوط قوم بننے کی توفیق دے اور ہمارے ملک کو ترقی کی نئی بلندیوں پر گامزن کرے۔ آمین۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کے عہدے داران واراکین کی اہم میٹنگ

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کا اہم اجلاس 30 اگست کو، ضلع سطح پر منعقد کیا جائے گا

جلگاؤں۔ 13 اگست 2026 (پریس ریلیز) آج جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کے تحت دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کے اراکین کی ایک اہم مشاورتی میٹنگ اقصیٰ مسجد ورن گاؤں تعلقہ بھساول ضلع جلگاؤں میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عمران مظاہری صاحب، نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں نے فرمائی۔ میٹنگ کا آغاز مولانا شفیق صاحب، سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ، بورگاؤں کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ حافظ انس صاحب، صدر جمعیۃ علماء فیض پور نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کرکے مجلس کے روحانی ماحول کو مزید پُرنور بنا دیا۔ اس موقع پر دینی تعلیمی بورڈ کے ذمہ داران اور اراکین نے ممبئی میں منعقدہ امارت شرعیہ کے اجلاس، ناگپور میں منعقدہ اراکین منتظمہ کے اجلاس کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے فروغ، مکاتبِ اسلامیہ کے قیام واستحکام، بچوں اور نئی نسل کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کرنے اور موجودہ حالات میں دینی واخلاقی تربیت کو مؤثر بنانے کے حوالے سے تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ اجلاس میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کے اراکین کی اہم میٹنگ میں باہمی مشاورت اور تمام اراکین کے اتفاقِ رائے سے 30 اگست 2026ء کو شہر جلگاؤں میں ضلع سطح کا اہم اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب، دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب اور جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے جنرل سکریٹری مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب کی خصوصی شرکت متوقع ہے۔ مفتی مسعود اختر قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں) نے کہا کہ دینی تعلیم امت کی بنیادی ضرورت ہے اور مکاتبِ اسلامیہ نئی نسل کے ایمان، عقیدہ، عبادات اور اخلاق وکردار کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہیں۔ انہوں نے ذمہ داران پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بچوں کو دینی تعلیم سے جوڑنے کے لیے منظم اور مسلسل جدوجہد کریں۔ میٹنگ میں دینی تعلیمی بورڈ کی سرگرمیوں کو مزید وسعت دینے، مکاتب کے اساتذہ کی رہنمائی وتربیت، نئے مکاتب کے قیام اور موجودہ مکاتب کے معیار کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ اراکین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلع جلگاؤں کے مختلف علاقوں میں دینی تعلیم کی بیداری پیدا کرنے اور مکاتبِ اسلامیہ کے نظام کو مستحکم کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کی جائیں گی۔ میٹنگ کے دوران ایس آئی آر مہم کے حوالے سے بھی تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اراکین نے اس مہم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے عوام میں بیداری پیدا کرنے، ووٹر لسٹ سے متعلق ضروری کارروائیوں میں رہنمائی فراہم کرنے اور اہلِ افراد کے نام ووٹر فہرست میں درست طور پر شامل رہنے کو یقینی بنانے کے لیے باہمی تعاون کے ساتھ مؤثر اقدامات کرنے پر زور دیا۔ اسی طرح آسام کے سیلاب متاثرین کی امداد وراحت رسانی کے سلسلے میں بھی تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اراکین نے سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثرہ خاندانوں کی فوری ضروریات اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی حتی المقدور مدد کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء کے ذمہ داران اور کارکنان اپنے اپنے علاقوں میں اہلِ خیر حضرات سے رابطہ کرکے آسام سیلاب زدگان کے لیے امدادی رقم جمع کریں گے، تاکہ متاثرین کو خوراک، ضروری اشیاء اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی میں تعاون کیا جاسکے۔ آخر میں شرکائے اجلاس نے دینی تعلیمی بورڈ کی اس مہم کو کامیاب بنانے اور ضلع بھر میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے باہمی تعاون، مشاورت اور عملی جدوجہد کو جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

مارک رُفالو، هاویئر بارڈیم سمیت دیگر فنکاروں نے

غزہ میں اسرائیلی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز بلند کی

’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ کے حالیہ بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ جنگ بندی، فلسطینیوں کی اموات کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ بیان میں ”ایک مستقل بندی، اہم امداد کی بلاتعطل فراہمی اور فلسطینیوں کے انسانی حقوق کی دہائیوں سے جاری نفی کے خاتمے“ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مقبوضہ فلسطینی علاقے کے بارے میں فنکاروں نے کہا ہے کہ وہاں کے فلسطینیوں کو ”ہر روز اسرائیلی آباد کاروں اور اسرائیلی فوجیوں کی طرف سے دہشت زدہ اور قتل کیا جا رہا ہے۔“ ’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ نے غزہ میں فلسطینی کے خلاف جاری اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کی مذمت میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ اس میں انہوں نے زور دیا کہ ”غزہ میں کوئی بندی نہیں ہے۔“ اس بیان میں معروف ہسپانوی اداکار ہاویئر بارڈیم، ہالی ووڈ کے مشہور اداکار مارک رفالو اور اینی لینکس جیسی نامور شخصیات نے محصور فلسطینی علاقے میں مستقل جنگ بندی اور بغیر کسی رکاوٹ کے انسانی امداد کی فراہمی کے مطالبات کا اعادہ کیا ہے۔ اس بیان سے ملیسا باریرا، ہنہ اینبا ٹنڈر، الانا گلیزر، یوپی لیو، سنتھیا نکسن، سوزن سارنڈن اور مارگن اسپیکٹر جیسی معروف شخصیات کا نام بھی منسلک کیا گیا ہے۔ ’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ کی جانب سے یہ بیان اکتوبر ۲۰۲۵ء میں امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور حماس کے درمیان طے پانے والی جنگ بندی کے نفاذ کے تقریباً ۱۰ ماہ بعد سامنے آیا ہے۔ جنگ بندی کے اعلان کے باوجود، اسرائیل

نے تب سے غزہ پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں اور حماس پر دوبارہ مسلح ہونے، جنگجوؤں کی بھرتی کرنے اور سرنگوں کو دوبارہ تعمیر کر کے معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔ انسٹاگرام پر شیئر کئے گئے ایک بیان میں فنکاروں کے گروپ نے کہا کہ ”غزہ میں کوئی جنگ بندی نہیں ہے۔ ہر روز، فلسطینی خوفناک مظالم کا سامنا کر رہے ہیں۔“ اس میں مزید کہا گیا کہ جنگ بندی کے اعلان

کے بعد سے ۱۲۰۰ سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور ۴۰۰۰ سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ یونیسف نے گزشتہ ہفتے بتایا تھا کہ جنگ بندی کے معاہدے کے بعد سے ۳۰۰ دنوں کے دوران غزہ میں کم از کم ۳۰۰ بچوں کے شہید ہونے کی رپورٹس سامنے آئی ہیں جبکہ سیکڑوں دیگر بچے زخمی ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی نے مزید بتایا کہ ہزاروں فلسطینی خاندان اب بھی غزہ پٹی کے تقریباً ایک تہائی حصے میں محصور ہیں اور مسلسل غذائی قلت، بیماریوں، ناپاک پانی اور تباہ شدہ صفائی کے نظام کا سامنا کر رہے ہیں۔ ’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ کے بیان میں مقبوضہ مغربی کنارے کو فراموش نہیں کیا گیا ہے۔ مقبوضہ فلسطینی علاقے کے بارے میں فنکاروں نے کہا ہے کہ وہاں کے فلسطینیوں کو ”ہر روز اسرائیلی آباد کاروں اور اسرائیلی فوجیوں کی طرف سے دہشت زدہ اور قتل کیا جا رہا ہے۔“ بیان میں اسرائیلی حکومت کو فلسطینیوں کی زمین پر انہی کی ”نسلی صفائی“ جاری رکھنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ ’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ کے حالیہ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ موجودہ جنگ بندی، فلسطینیوں کی اموات کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ بیان میں ”ایک مستقل بندی، اہم امداد کی بلاتعطل فراہمی اور فلسطینیوں کے انسانی حقوق کی دہائیوں سے جاری نفی کے خاتمے“ کا مطالبہ کیا گیا ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دیرپا امن کیلئے ضروری ہے کہ فلسطینی اور اسرائیلی دونوں ”آزادی، انصاف اور مساوات کے ساتھ“ رہیں۔ ’آرٹسٹس فار سیز فائر‘ کو اس سے قبل بھی بیلی ایلش، کیٹ بلانشٹ، ہواکوئن فینکس اور اریانا گرانڈے جیسی فنکار شخصیات کی حمایت حاصل رہی ہے۔ گروپ کا یہ بیان مداخلت ۶ اگست کو متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، مصر، قطر، اردن، ترکی، پاکستان اور انڈونیشیا کی جانب سے غزہ میں شہریوں کی مسلسل ہلاکتوں کی مذمت میں جاری کئے گئے مشترکہ بیان کے چند دنوں بعد جاری کیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش میں تجارتی خسارہ

تین سال کی بلند ترین سطح 27.3 بلین ڈالر تک پہنچ گیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کا تجارتی خسارہ مالی سال 2025-26 میں تین سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا، جیسا کہ بنگلہ دیش بینک کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق، برآمدی آمدنی رک جانے کے باوجود درآمدی بل بڑھ گئے۔ مرکزی بینک نے کہا کہ خسارہ سال کے لیے 28.27 بلین ڈالر رہا، جو مالی سال 25 سے 34 فیصد زیادہ ہے۔ ملک نے مالی سال 26 میں 85.43 بلین ڈالر مالیت کی اشیا برآمد کیں، جو پچھلے سال سے تقریباً کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دریں اثنا، درآمدات سال بہ سال 5.10 فیصد بڑھ کر 14.71 بلین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو مالی سال 22 کے بعد سب سے بڑا سالانہ درآمدی اضافہ ہے۔ سینٹر فار پالیسی ڈائیلاگ (CPD) کے ریسرچ ڈائریکٹر، خوندکر غلام معظم نے کہا، ”یقینی طور پر، یہ کمزور بیرونی کارکردگی کی نشاندہی کرتا ہے، اور عالمی عوامل اس کے لیے ملکی عوامل سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔“ انہوں نے کہا کہ درآمدات میں بنیادی طور پر افراط زر کی وجہ سے اضافہ ہوا، خاص طور پر پیٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ، جب کہ ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے عائد کردہ محصولات، مغرب میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، اور جنگ سے متعلقہ سپلائی میں رکاوٹوں نے بین الاقوامی خریداروں کے آرڈرز کو کم کر دیا ہے۔ ”لہٰذا، یہ وسیع ہوتا ہوا تجارتی عدم توازن عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال سے پیدا ہونے والے اتار چڑھاؤ کی عکاسی کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا۔ ریسرچ اینڈ پالیسی انٹیگریشن فار ڈیولپمنٹ کے چیئرمین عبدالرزاق نے مضبوط سرمایہ کاری یا گھریلو سرگرمی کی علامت کے طور پر زیادہ درآمدی بل پڑھنے سے خبردار کیا۔ بنگلہ دیش بینک کے درآمدی اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ کیپٹل مشینری کی درآمدات کمزور رہی ہیں، جبکہ صنعتی خام مال کی درآمدات میں بھی کمی آئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی درآمدات میں اضافہ ابھی تک پیداواری سرمایہ کاری میں وسیع البنیاد بحالی کے ساتھ نہیں ہوا۔ رپیڈ کے چیئرمین نے، تاہم، نوٹ کیا کہ درآمدات میں کچھ وصولی ضروری نہیں ہے کہ مسلسل مہنگائی کے درمیان کئی سالوں کے درآمدی دباؤ کے بعد کوئی بری علامت ہو۔ ان کے مطابق خوراک، ایندھن، اشیائے ضروریہ اور پیداواری اشیاء کی زیادہ دستیابی گھریلو رسد کی رکاوٹوں کو کم کرنے، مسابقت کو بہتر بنانے اور قیمتوں کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ سنگین تشویش یہ ہے کہ بنگلہ دیش کیا درآمد کر رہا ہے، اور ایک ہی وقت میں سرمایہ کاری اور برآمدات میں کیا ہو رہا ہے۔ اگر درآمدات ٹھیک ہو جاتی ہیں جب کہ کیپٹل مشینری افسردہ رہتی ہے اور برآمدات جمود کا شکار رہتی ہیں، تو وسیع تر تجارتی خسارہ اس سے کم اضافی پیداواری صلاحیت پیدا کر رہا ہے جو عام طور پر دیکھنے کی امید کرے گا۔

چینی ہیکرز نے تائیوان کی حکومت پر قریب قریب خود مختار حملہ کرنے کے لیے اوپن سورس AI کا استعمال کیا۔ رپورٹ

تائی پے: نفیس سائبر حملوں کے لیے AI کے بڑھتے ہوئے استعمال نے تازہ خدشات کو جنم دیا ہے جب چینی ہیکرز کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر سرکاری ایجنسیوں کو نشانہ بنانے والے قریب خود مختار“ حملے کے لیے اوپن سورس AI ایجنٹوں کا استعمال کیا۔ اسرائیلی سائبر سیکیورٹی فراہم کرنے والے ڈریم کے مطابق، یہ آپریشن اتنا موثر تھا کہ پاس ورڈ کا اندازہ لگانے کے ذریعے ایک گھنٹے کے اندر 85 سرکاری اکاؤنٹس کو کریک کیا جا سکتا تھا، ہزاروں ریکارڈ چوری کیے جاتے تھے اور سرکاری ویب ایپلیکیشن میں خطرات کی نشاندہی کی جاتی تھی۔ یہ حملہ ایک ہیکر کے تیار کردہ سافٹ ویئر فریم ورک کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا جس میں مفت اور اوپن سورس اے آئی ایجنٹس، ہرمیس اور اوپن کلاؤ کا استعمال کیا گیا، جو کمپیوٹر پر خود مختار طور پر کام کر سکتے ہیں۔ فریم ورک میں کم از کم آٹھ ”سب ایجنٹس“ کا استعمال کیا گیا، ہر ایک کو مخصوص کام اور اہداف تفویض کیے گئے۔ AI ایجنٹوں نے مبینہ طور پر اپنے حفاظتی محافظوں کو نظر انداز کیا کیونکہ ہدایات کو ”مجاز دخول ٹیسٹنگ“ کے طور پر تیار کیا گیا تھا، جو کہ سیکیورٹی ٹیسٹنگ کی ایک شکل ہے جو عام طور پر سائبر سیکیورٹی پروفیشنلز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ڈریم کے محققین نے پچھلے مہینے ایک خود مختار AI حملے کے فریم ورک کی ورک اسپیس کو دریافت کرنے کے بعد اس خطرے کا پردہ فاش کیا جو ایشیا میں سرکاری اداروں کے خلاف مداخلت کی مہمات کو فعال طور پر چلا رہا تھا۔ فنانشل ٹائمز کے مطابق، حملوں کو خاص طور پر تائیوان میں سرکاری ایجنسیوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

امریکہ نے چینی شہریوں کیلئے دھوکہ دھی کی

شادیوں کا اہتمام کرانے کیلئے ۱۱/افراد پر الزامات عائد کئے

واشنگٹن ڈی سی: امریکی استغاثہ نے 11 افراد پر الزام عائد کیا ہے کہ ایک دہائی طویل نیٹ ورک جس نے 000,1 سے زیادہ دھوکہ دہی کی شادیوں کا اہتمام کیا، بنیادی طور پر چینی شہریوں کے لیے جو گرین کارڈ کے خواہاں تھے، بشمول کم از کم 14 فعال ڈیوٹی والے امریکی فوجیوں کے ساتھ میچ۔ نیو یارک کی وفاقی عدالت میں بدھ کے روز 21 صفحات پر مشتمل فرد جرم کے بغیر سیل کیے گئے تقریبا 11 فوجی، جو کینٹکی میں امریکی فوج کے اڈے پر تعینات تھے، کو مئی 2023 سے اگست 2025 کے درمیان چینی شہریوں کے ساتھ جوڑا بنایا گیا تھا۔ فرد جرم میں فوجی تنصیب یا فوجیوں کی شناخت نہیں کی گئی، جنہیں مبینہ طور پر ایک نامعلوم شریک سازشی نے بھرتی کیا تھا۔ پراسیکیوٹرز نے بتایا کہ کم از کم چھ سروس ممبران نے دھوکہ دہی کی شادیوں میں شرکت کے لیے نیویارک شہر کا سفر کیا، جبکہ ایک مبینہ سہولت کار اور بھرتی کرنے والے نے نیو یارک سے کینٹکی اور ٹینیسی کا سفر کیا تا کہ دو دیگر کا

بندوبست کیا جا سکے۔ بدھ کے روز ایک پریس کانفرنس میں یہ پوچھے جانے پر کہ کیا اس کیس میں جاسوسی کے الزامات شامل ہیں، امریکی اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانچ نے جواب دیا: ”ایسا نہیں جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے۔ نہیں۔ لیکن انہوں نے زور دے کر کہا کہ وسیع تر تفتیش ختم نہیں ہوئی، یہ کہتے ہوئے کہ مزید پیش رفت کا اعلان کیا جائے گا۔ امریکی فوج کا کرمنل انویسٹی گیشن ڈویژن اس کیس کی تحقیقات کرنے والی ایجنسیوں میں شامل ہے۔ مدعا علیہان نے مبینہ طور پر ایک ملک گیر اور بین الاقوامی نیٹ ورک چلایا جو غیر ملکی شہریوں، بنیادی طور پر چین کے شہری - امریکیوں کے ساتھ رقم کے بدلے میں ان سے شادی کرنے کو تیار تھا۔ غیر ملکی شہریوں نے مبینہ طور پر دھوکہ دہی کی شادی اور قانونی مستقل رہائش کے حصول میں مدد کے لیے 000,100 امریکی ڈالر ادا کیے، جس سے نیٹ ورک کو 2016 اور اس سال جولائی کے درمیان دسیوں ملین ڈالر جمع کرنے کا موقع ملا۔“ یہ ریاستہائے متحدہ کی تاریخ میں شادی کے دھوکہ دہی کے سب سے بڑے مقدمات میں سے ایک ہے۔ یہ اسکیم ایک تیز فلائی بائی نائٹ آپریشن نہیں تھا، بلکہ ایک برسوں پر محیط، ملٹی ملین ڈالر کی کاٹیج انڈسٹری تھی جو مجرمانہ طور پر ایسے لوگوں کی مدد کرتی تھی جو قانونی طور پر ریاستہائے متحدہ کے شہری نہیں بن سکتے تھے۔ الزامات شہریت کے بجائے قانونی طور پر مستقل رہائش حاصل کرنے کی کوششوں سے متعلق ہیں، جسے عام طور پر گرین کارڈ کہا جاتا ہے۔ گرین کارڈ ہولڈرز بعد میں امریکی شہریت کے لیے درخواست دینے کے اہل ہو سکتے ہیں اگر وہ اضافی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

پاکستان کے خفیہ فوجی اور انٹیلی جنس اخراجات پر امریکا کا اظہارِ تشویش

واشنگٹن: امریکا نے پاکستان کے فوجی اور انٹیلی جنس اخراجات میں شفافیت کی کمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسلام آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ ان بجٹوں کو پارلیمانی اور سول نگرانی کے دائرے میں لایا جائے۔ امریکی محکمہ خارجہ کی 2026 فسکل ٹرانسپیرنسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے منظور شدہ بجٹ اور سالانہ مالیاتی بیانات عوامی طور پر دستیاب ہیں، تاہم فوج اور انٹیلی جنس اداروں کے اخراجات پر مناسب پارلیمانی یا عوامی نگرانی موجود نہیں۔ رپورٹ میں پاکستان سے کہا گیا ہے کہ فوجی اور انٹیلی جنس بجٹ پر قانونی اور پارلیمانی نگرانی مضبوط کی جائے، حکومتی قرضوں اور سرکاری اداروں کی مالی ذمہ داریوں کی مکمل تفصیلات سامنے لائی جائیں اور ایگزیکٹو بجٹ تجاویز بروقت شائع کی جائیں۔ یہ امریکی تشویش ایسے وقت سامنے آئی ہے جب پاکستان نے مالی سال 2026-27 کے لیے تقریباً 3 ٹریلین پاکستانی روپے کے دفاعی اخراجات مختص کیے ہیں۔ واشنگٹن کا مؤقف ہے کہ مالیاتی نظم ونسق اور جوابدہی بہتر بنانے کے لیے دفاعی اخراجات سمیت سرکاری مالی معاملات میں زیادہ شفافیت ضروری ہے۔

چین کی عالمی ٹیکس مہم سے بیرونِ

ملک مقیم شہریوں اور سرمایہ کاروں میں بے چینی

بیجنگ: چین نے بیرونِ ملک مقیم اپنے شہریوں اور ان کی عالمی آمدنی پر ٹیکس وصولی کی کوششیں تیز کر دی ہیں، جس سے مختلف ممالک میں رہنے والے چینی شہریوں، سرمایہ کاروں اور کاروباری افراد میں الجھن اور تشویش بڑھ رہی ہے۔ حالیہ کارروائیوں میں بعض معاملات میں کئی سال پرانی آمدنی اور سرمایہ کاری کی تفصیلات بھی طلب کی جا رہی ہیں۔ چینی ٹیکس حکام بیرونِ ملک مالیاتی کھاتوں اور سرمایہ کاری سے متعلق دستیاب معلومات کا استعمال کرتے ہوئے ایسے افراد سے رابطہ کر رہے ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ ان کی غیر ملکی آمدنی پر چین میں ٹیکس واجب الادا ہو سکتا ہے۔ اس مہم نے اس سوال کو بھی نمایاں کیا ہے کہ طویل عرصے سے بیرونِ ملک رہنے والے چینی شہری کس صورت میں چین کے ٹیکس ریذیڈنٹ تصور کیے جائیں گے۔ نئی مہم کے باعث ہانگ کانگ، سنگاپور اور دیگر عالمی مالیاتی مراکز میں موجود چینی شہریوں اور سرمایہ کاروں کے لیے ٹیکس ذمہ داریوں کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ ماضی میں بیرونِ ملک آمدنی سے متعلق کئی قوانین پر عملدرآمد نسبتاً محدود تھا، لیکن اب بیجنگ ان ضوابط کو زیادہ سختی سے نافذ کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ اقدام ایسے وقت سامنے آیا ہے جب چین معاشی دباؤ، کمزور گھریلو طلب اور سرکاری مالی ضروریات کے درمیان محصولات کے نئے ذرائع تلاش کر رہا ہے۔ تاہم عالمی سطح پر ٹیکس وصولی کی اس مہم کی پیچیدگی اور مختلف قوانین کی تشریح نے متاثرہ افراد کے لیے قانونی اور مالی مشکلات بڑھا دی ہیں۔

مکہ معاہدہ اور پاکستان

امریکا کی سرد جنگ کی پالیسی کے اثرات ایک بار پھر نمایاں

اسلام آباد: پاکستان کی مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی دفاعی اور اسٹریٹجک سرگرمیوں نے ایک بار پھر اس تاریخی امریکی پالیسی پر بحث چھیڑ دی ہے جس کے تحت واشنگٹن نے سرد جنگ کے دوران پاکستان کو خطے میں اپنے اہم فوجی شراکت دار کے طور پر استعمال کیا تھا۔ پاکستان 1950 کی دہائی میں SEATO اور CENTO جیسے امریکی حمایت یافتہ اتحادوں کا حصہ بنا اور بعد میں افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف جنگ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا رہا۔ اس تناظر میں حالیہ مکہ معاہدے کو پاکستان کی مشرقِ وسطیٰ میں ایک بڑے سکیورٹی کردار کی جانب پیش قدمی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پاکستان طویل عرصے سے سعودی عرب کو فوجی تربیت اور سکیورٹی تعاون فراہم کرتا آیا ہے، تاہم حالیہ دفاعی بندوبست نے اس تعلق کو زیادہ اسٹریٹجک شکل دی ہے۔ تجزیے کے مطابق امریکا ماضی کی طرح ایک مرتبہ پھر پاکستان کی بڑی فوج، جغرافیائی محل وقوع اور خلیجی ممالک کے ساتھ قریبی روابط کو اپنے علاقائی مفادات کے لیے اہم سمجھ رہا ہے۔ واشنگٹن کی خلیج میں براہِ راست فوجی ذمہ داریاں کم کرنے کی کوششوں کے درمیان پاکستان مستقبل کے علاقائی سکیورٹی ڈھانچے میں زیادہ اہم کردار حاصل کر سکتا ہے۔ پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی تاریخ میں بھی بار بار یہی رجحان نظر آیا ہے۔

سوراب میں پاکستانی بمباری کے خلاف

۱۶/اگست کو بلوچستان بھر میں احتجاج کا اعلان: بی این پی

بلوچستان: بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) کے مرکزی سینئر نائب صدر ساجد ترین ایڈووکیٹ نے پارٹی کے دیگر مرکزی رہنماؤں کے ہمراہ کوئٹہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے سوراب میں فضائی حملے میں خواتین اور بچوں سمیت درجنوں افراد کی ہلاکت کی مذمت کی اور واقعے کے خلاف 16 اگست کو بلوچستان بھر میں احتجاج اور مظاہروں کا اعلان کیا۔ ساجد ترین ایڈووکیٹ نے کہا کہ سوراب میں فضائی حملے میں خواتین اور بچوں سمیت درجنوں افراد کی ہلاکت ظلم کی انتہا ہے، بلوچستان نیشنل پارٹی واقعے کی شدید مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوراب واقعے کے خلاف جاری دھرنے کی بھی مکمل حمایت کرتے ہیں اور خضدار، سوراب، قلات اور گردونواح کے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں کو دھرنے میں شرکت کی ہدایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی این پی سوراب واقعے، لاپتہ افراد اور بلوچستان کے دیگر مسائل کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں فیکٹ فائنڈنگ کمیشن کے قیام کا مطالبہ کرتی ہے۔ ساجد ترین نے موجودہ سیاسی وعدالتی صورتحال پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 26ویں آئینی ترمیم کے بعد موجودہ ججز محض موجودہ حکومت کے ملازم بن کر رہ گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے مسائل کا حل طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ سیاسی مذاکرات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں صورتحال مستحکم ہونے کے حکومتی دعوے کیے جاتے ہیں، تاہم مختلف علاقوں میں کرفیو اور پابندیاں عائد ہیں، اس صورتحال کی وضاحت ضروری ہے۔ ان کے بقول طاقت کے استعمال سے بلوچستان میں نفرت میں مزید اضافہ ہوگا۔ بی این پی رہنما نے کہا کہ وڈھ اور مستونگ میں پیش آنے والے واقعات سمیت بلوچستان میں ہونے والے دیگر واقعات کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اقدامات کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بلوچستان کی صورتحال مسلسل کیوں خراب ہو رہی ہے۔ ساجد ترین نے کہا کہ 16 اگست کے احتجاج کے بعد پارٹی کا مرکزی اجلاس طلب کیا جائے گا، جس میں آئندہ کے احتجاجی لائحہ عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سردار اختر جان مینگل کی قیادت میں بی این پی ہر قسم کے جبر اور غیر آئینی اقدامات کے خلاف اپنی سیاسی، جمہوری اور آئینی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد کی جانب سے بلوچستان کے ساتھ طویل عرصے سے کالونی جیسا سلوک کیا جاتا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے عوام اپنی سرزمین چھوڑنے کے بجائے مشکلات اور موت کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

پاکستان کا قرضہ اور واجبات ۱۰۰/ٹریلین کے قریب پہنچ گیا

نے گزشتہ مالی سال میں سروسنگ لاگت میں 12 ٹریلین روپے کا اضافہ کیا۔

اسلام آباد: پاکستان کے کل قرضے اور واجبات جون 2026 تک تقریباً 100 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، جس نے گزشتہ مالی سال میں سروسنگ لاگت میں 12 ٹریلین روپے کا اضافہ کیا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) نے بدھ کے روز اطلاع دی ہے کہ مالی سال 2025-26 کے دوران ملک کے کل قرضے اور واجبات، جن میں سے 87 فیصد عوامی قرضے تھے، بڑھ کر 6.99 ٹریلین روپے ہو گئے۔ قرض کے بلیٹن سے ظاہر ہوا کہ ایک سال کے اندر قرضوں کا بوجھ 2.5 ٹریلین روپے یا 5.5 فیصد بڑھ گیا۔ ملک کے کل قرضوں میں وفاقی حکومت اور مرکزی بینک کی بالواسطہ اور بالواسطہ ذمہ داریاں شامل ہیں، جو مرکزی بینک اور ٹیکس دہندگان وزارت خزانہ کے ذریعے ادا کرتے ہیں۔ معیشت کے حجم کے لحاظ سے، کل قرض اور واجبات مجموعی گھریلو پیداوار کے 5.78 فیصد تک سکڑ گئے، جو کہ ایک سال کے اندر 2.4 فیصد کی بہتری کی نشاندہی کرتا ہے۔ تاہم، یہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لیے قابل عمل سمجھی جانے والی سطح سے کہیں زیادہ تھا جس کے پاس اتنے بھاری بوجھ کو برداشت کرنے کے لیے کم سے کم وسائل ہیں۔ مرکزی بینک نے رپورٹ کیا کہ واجبات کو چھوڑ کر کل قرضہ گزشتہ مالی سال کے اختتام تک 9.97 ٹریلین روپے رہا، جو 6.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کا قرضہ 17 فیصد اضافے سے 1.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ عالمی قرض دہندہ نے تین سالہ توسیعی فنڈ سہولت کے تحت 2.2 بلین ڈالر کے قرض کی دو قسطیں تقسیم کیں۔ آئی ایم ایف کے کلائمیٹ سپورٹ لون کے حصے کے طور پر تقریبا 450 ملین ڈالر بھی جاری کیے گئے ہیں۔ پاکستان نے گزشتہ مالی سال کے دوران قرضوں اور واجبات کی ادائیگی میں 12 کھرب روپے

خرچ کئے۔ ڈالر کے لحاظ سے یہ 43 بلین ڈالر کے برابر تھا۔ تاہم، شرح سود میں کمی کی وجہ سے یہ رقم گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 2.1 ٹریلین روپے یا 9 فیصد کم تھی۔ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے تازہ قرض حاصل کر کے 5.4 ٹریلین روپے کا اصل قرض ادا کیا، جو کہ ایک سال میں 29 فیصد اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ لیکن سود کا خرچ 5.9 ٹریلین روپے سے کم ہو کر 3.7 ٹریلین روپے رہ گیا، جو تقریباً ایک چوتھائی کی کمی ہے۔ بجٹ میں یہ سب سے بڑا خرچ ہے جس میں رواں مالی سال میں 8 کھرب روپے خرچ ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مجموعی سرکاری قرضہ، جو وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے، گزشتہ مالی سال میں بڑھ کر 7.86 ٹریلین روپے ہو گیا۔

کیا بنگلہ دیش کو پاکستانی گاڑیوں کیلئے آزمائشی منڈی بننا چاہیے؟

ڈھاکہ: پاکستان کی ایم جی جے ڈبلیو آٹو موبائل اور بنگلہ دیش کی ایک کمپنی کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط کے بعد بنگلہ دیش میں پاکستانی گاڑیوں کی ممکنہ آمد پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ اس پیش رفت نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا بنگلہ دیش کو پاکستانی آٹو موبائل صنعت کے لیے ایک نئی آزمائشی منڈی بننا چاہیے۔ پاکستانی کمپنی بنگلہ دیش کی مارکیٹ میں گاڑیوں کی فروخت اور کاروباری امکانات تلاش کرنا چاہتی ہے۔ تاہم اس منصوبے کی کامیابی کا انحصار قیمت، معیار، فروخت کے بعد خدمات، اسپیئر پارٹس کی دستیابی اور بنگلہ دیشی صارفین کے اعتماد پر ہوگا۔ بنگلہ دیش کی آٹو مارکیٹ میں پہلے ہی جاپانی، کوریائی، چینی اور بھارتی برانڈز کی مضبوط موجودگی ہے۔ ایسے میں پاکستانی گاڑیوں کو اپنی جگہ بنانے کے لیے نہ صرف مسابقتی قیمتیں پیش کرنا ہوں گی بلکہ معیار اور قابل اعتماد سروس نیٹ ورک بھی یقینی بنانا ہوگا۔ اس پیش رفت کو پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان بڑھتے ہوئے تجارتی روابط کے تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے۔ تاہم حتمی فیصلہ بنگلہ دیشی صارفین کریں گے کہ پاکستانی گاڑیاں مقامی مارکیٹ میں موجود متبادل کا حقیقی مقابلہ کر سکتی ہیں یا نہیں۔

بلجیم میں تارکین وطن کشمیریوں نے احتجاجی مارچ کیا

پی او کے میں پاک افواج کے مظالم کی مذمت کی

برسلز، 13 اگست۔ ایم این این۔ بیلجیئم میں مقیم کشمیریوں کے متعدد ارکان نے یورپی پارلیمنٹ سے برسلز میں اقوام متحدہ کے دفتر تک احتجاجی مارچ کیا، جس میں خطے میں بڑھتی ہوئی بدامنی کے درمیان پاکستانی فورسز کے ہاتھوں بے گناہ شہریوں کی ہلاکتوں کی مذمت کی گئی۔ مظاہرین نے بدھ کے روز پاکستانی افواج کے خلاف نعرے لگائے اور مقبوضہ علاقے میں بدامنی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی پی او کے میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بین الاقوامی توجہ دینے کا مطالبہ کیا۔ یہ احتجاجی مارچ دنیا بھر میں کشمیری تارکین وطن گروپوں کے بڑھتے ہوئے مظاہروں کے درمیان سامنے آیا، مظاہرین نے اس پر بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ کیا جسے انہوں نے پی او کے میں پاکستانی حکام کے وحشیانہ کریک ڈاؤن کے طور پر بیان کیا۔ اس ہفتے کے شروع میں، پی او کے میں قائم انسانی حقوق کی دستاویزات اور نگرانی کرنے والے ادارے، جموں

کشمیر ہیومن رائٹس آبزرویٹری (جے کے ایچ آر او) نے 5 جون سے 5 اگست کے درمیان مقبوضہ علاقے میں بڑھتی ہوئی بدامنی کے دوران 93 شہری ہلاکتیں ریکارڈ کیں۔ گزشتہ ہفتے، ہزاروں کشمیری تارکین وطن نے اٹلی کے شہر بولوگنا میں ایک احتجاجی مارچ نکالا، جس میں پی او کے میں پرامن مظاہرین کے خلاف پاکستانی فورسز کے مظالم کی مذمت کی۔ مظاہرین نے سول سوسائٹی گروپ جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور خطے میں پاکستانی سیکیورٹی فورسز کی کارروائیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جا کر، جے اے اے سی نے کہا کہ اٹلی میں کشمیریوں نے زبردست احتجاج کیا اور عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ پاکستانی افواج کے ہاتھوں نہتے شہریوں کی ’نسل کشی‘ کے خلاف آواز اٹھائے۔ اس نے مزید کہا،“ پرامن مظاہرین صرف اپنے بنیادی حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں، متعدد برطانوی پارلیمنٹیرینز نے حکومت مخالف مظاہروں کے دوران پی او کے میں شہریوں کے خلاف پاکستانی فورسز کی طرف سے مظالم پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ برطانوی لیبر پارٹی کے رکن پارلیمنٹ لیام برن نے کہا کہ پی او کے میں پرامن مظاہرین کے خلاف لائیو فائر کے استعمال کی اطلاعات انتہائی تشویشناک ہیں۔ پی او کے میں شہریوں کی ہلاکت کو ایک المیہ قرار دیتے ہوئے، ایک اور برطانوی رکن پارلیمنٹ عدنان حسین نے کہا کہ پاکستانی حکام کی طرف سے کسی بھی طرح کی ضرورت سے زیادہ یا غیر قانونی طاقت کے استعمال کی مکمل، آزاد اور شفاف تحقیقات ہونی چاہیے

جنوبی کوریا میں مبینہ جاسوسی کے الزام میں چین کا سابق فوجی اہلکار گرفتار

بیجنگ: پولیس نے منگل کو بتایا کہ جنوبی کوریا میں مبینہ جاسوسی کے الزام میں دو سابق چینی فوجی اہلکاروں کو گرفتار کیا گیا، جن پر لڑاکا طیاروں اور زمینی کنٹرول کے درمیان مواصلات کو روکنے اور امریکی ہتھیاروں کی نقل و حرکت کے بارے میں معلومات جمع کرنے سمیت کارروائیوں کا الزام ہے۔ پولیس نے ایک بیان میں کہا کہ مشتبہ افراد میں سے ایک، جس کی عمر 60 کی دہائی کا ایک چینی شہری ہے، نے جنوبی کوریا میں جنوبی کوریا اور امریکی فضائیہ کے زیر استعمال ایئربیس کے قریب ایک ہوٹل میں سافٹ ویئر سے طے شدہ ریڈیو ریسیور، ایک اینٹینا اور ایک لیپ ٹاپ پر مشتمل ایک انٹرسیپشن ڈیوائس ترتیب دی۔ پولیس نے کہا کہ اس شخص پر الزام ہے کہ اس نے 2024 سے کئی بار اڈے پر جنوبی کوریا اور امریکی پائلٹوں اور ایئر ٹریفک کنٹرولرز کی طرف سے اڑائے گئے لڑاکا طیاروں کے درمیان مواصلات کو روکا۔ پولیس نے بتایا کہ اس نے پہلے چینی فوج میں خدمات انجام دی تھیں، لیکن اس نے اپنی شناخت کے بارے میں مزید تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس شخص کو پیر کو دشمن کی مدد کرنے اور مواصلاتی رازوں کی حفاظت سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس نے کہا کہ وہ اس کے لیپ ٹاپ کا فرانزک معائنہ کر رہے ہیں تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا اس نے چینی حکام کو کوئی مداخلت کی گئی بات چیت کی ہے۔ اس شخص نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ شہری طیاروں اور ایئر ٹریفک کنٹرولرز کے درمیان ہونے والی بات چیت کو سننا اس کا مشغلہ تھا اور وہ لڑاکا طیاروں سے متعلق مواصلات کو بھی سننا چاہتا تھا۔ پولیس نے کہا کہ انہوں نے پیر کو 40 سال کے ایک اور چینی شخص کو بھی گرفتار کیا جس میں سیئول کے قریب امریکی فوجی ہیڈکوارٹر سے غیر قانونی طور پر معلومات اکٹھی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، جس میں امریکہ-جنوبی کوریا کی فوجی مشقوں کی معلومات، ہیڈکوارٹر میں ہتھیاروں کی نقل وحرکت اور اعلیٰ امریکی فوجی افسران کے اہلکاروں کی تبدیلیوں کی تصاویر شامل ہیں۔ اس نے امریکی کمانڈ میں کام کرنے والی جنوبی کوریائی خاتون سے کچھ معلومات حاصل کیں، پولیس نے بتایا کہ اس نے معلومات کے بدلے اسے رقم دی اور انہیں شبہ ہے کہ اس جوڑے کے درمیان رومانوی تعلقات تھے۔ امریکی کمانڈ کے قریب ملٹری سپلائی سٹور چلانے والے اس شخص نے پوچھ گچھ کے دوران کہا کہ اس نے معلومات حاصل کیں اس یقین سے کہ اس سے اس کے کاروبار میں مدد ملے گی۔ پولیس نے کہا کہ یہ شخص، جو پہلے چینی فوج میں بھی خدمات انجام دے چکا ہے، نے دشمن کی مدد کرنے اور جنوبی کوریا میں فوجی تنصیبات کی حفاظت سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کی۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ ... نبی ﷺ

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

۱۵/اگست: صرف جشن نہیں نسل نو کو جگانے کا دن

15 اگست آتا ہے تو گلیاں، بازار، اسکول اور سرکاری عمارتیں ترنگے کے رنگوں سے سج جاتی ہیں۔ کہیں پرچم کشائی ہوتی ہے، کہیں قومی ترانہ گونجتا ہے، کہیں بچے تقریریں کرتے ہیں، کہیں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں اور کہیں آزادی کے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب ہماری قومی خوشی کا اظہار ہے، لیکن کیا آزادی صرف جشن منانے کا نام ہے؟ نہیں! آزادی صرف ایک دن نہیں، ایک احساس ہے۔ صرف ایک تاریخ نہیں، ایک تاریخ ساز سفر ہے۔ صرف پرچم نہیں، اس پرچم کی حرمت کا تقاضا بھی ہے۔ صرف خوشی نہیں، اُن لوگوں کو یاد کرنے کا موقع بھی ہے جنہوں نے اس ملک کی آزادی کے لیے اپنا آج قربان کیا تا کہ آنے والی نسلیں اپنا کل آزادی کے ساتھ گزار سکیں۔ اس لیے 15 اگست ہمیں صرف جشن کی تیاری نہیں، یاد اور شعور کی تیاری بھی کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں کو بتانا چاہیے کہ آزادی کسی ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی۔

مولانا قاری اسحاق گورا

15 اگست آتا ہے تو گلیاں، بازار، اسکول اور سرکاری عمارتیں ترنگے کے رنگوں سے سج جاتی ہیں۔ کہیں پرچم کشائی ہوتی ہے، کہیں قومی ترانہ گونجتا ہے، کہیں بچے تقریریں کرتے ہیں، کہیں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں اور کہیں آزادی کے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب ہماری قومی خوشی کا اظہار ہے، لیکن کیا آزادی صرف جشن منانے کا نام ہے؟ نہیں! آزادی صرف ایک دن نہیں، ایک احساس ہے۔ صرف ایک تاریخ نہیں، ایک تاریخ ساز سفر ہے۔ صرف پرچم نہیں، اس پرچم کی حرمت کا تقاضا بھی ہے۔ صرف خوشی نہیں، اُن لوگوں کو یاد کرنے کا موقع بھی ہے جنہوں نے اس ملک کی آزادی کے لیے اپنا آج قربان کیا تا کہ آنے والی نسلیں اپنا کل آزادی کے ساتھ گزار سکیں۔ اس لیے 15 اگست ہمیں صرف جشن کی تیاری نہیں، یاد اور شعور کی تیاری بھی کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں کو بتانا چاہیے کہ آزادی کسی ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک طویل جدوجہد ہے، ایک ایسا سفر ہے جس میں بے شمار لوگوں نے اپنا سکون، اپنا مال، اپنی عزت، اپنی جوانی اور اپنی زندگی تک قربان کر دی۔ اور ان قربانیوں کی داستان میں ہمارے علماء، صوفیاء، مجاہدین، دانشوروں، کسانوں، مزدوروں، طلبہ اور عام ہندوستانیوں کی قربانیاں بھی شامل ہیں۔ آج کا بچہ دنیا کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ اسے دنیا کے بڑے بڑے کھلاڑیوں کے نام معلوم ہیں، فلمی دنیا کی شخصیات کا علم ہے، سوشل میڈیا کے مشہور چہروں سے واقفیت ہے، لیکن افسوس کہ کبھی کبھی اسے اپنے ہی ملک کی تاریخ اور اپنے بزرگوں کی جدوجہد کا علم نہیں ہوتا۔ یہ صرف بچے کی غلطی نہیں، ہماری ذمہ داری کا سوال ہے۔ ہم نے اسے جدید دنیا سے تو جوڑ دیا، مگر اپنے ماضی سے جوڑنا بھول گئے۔ ہمیں اپنے گھروں میں تاریخ کے چراغ روشن کرنے ہوں گے۔ 15 اگست کے موقع پر اپنے بچوں کو ایک جگہ بٹھائیے۔ انہیں بتائیے کہ آج جس ملک میں وہ آزادانہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کاروبار کر رہے ہیں، مسجد میں عبادت کر رہے ہیں، اپنی زبان بول رہے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں، اس آزادی کے پیچھے کتنی نسلوں کی محنت اور قربانی ہے۔ انہیں بتائیے کہ قومیں صرف مستقبل سے نہیں بنتیں؛ قومیں اپنے ماضی کو یاد رکھ کر مستقبل تعمیر کرتی ہیں۔ جس نسل کو اپنی تاریخ یاد نہیں رہتی، اس کے ہاتھ میں مستقبل تو ہوتا ہے، مگر سمت نہیں ہوتی۔

ہندوستان کی آزادی کی تاریخ بہت وسیع ہے۔ اس میں مختلف مذاہب، طبقات، علاقوں اور قوموں کے لوگوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ ہندوستان کی آزادی کسی ایک طبقے کی قربانی کا نتیجہ نہیں بلکہ مختلف طبقات کی مشترکہ جدوجہد کا ثمر ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ کا ذکر آئے تو یہ حقیقت بھی سامنے رکھنی چاہیے کہ برصغیر کے بہت سے علماء نے انگریزی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی اور آزادی کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خصوصاً علمائے دیوبند کی جدوجہد ہندوستان کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے اپنے قیام کے بعد دینی تعلیم کے میدان میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا، لیکن اس سے وابستہ متعدد علماء نے اپنے زمانے کے سیاسی اور سماجی حالات میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ 1857 کی جدوجہد آزادی کے زمانے میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے اکابر کا نام تاریخ میں آتا ہے۔ بعد کے ادوار میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے آزادی کی جدوجہد کو منظم کرنے کے لیے کوششیں کیں۔ ان کی جدوجہد اور مالٹا کی قید اس بات کی علامت ہے کہ آزادی کا راستہ صرف تقریروں اور نعروں سے نہیں، قربانی اور استقامت سے بھی گزرتا ہے۔ اسی سلسلے میں ریشمی رومال تحریک بھی تاریخ کا ایک اہم باب ہے، جس کا مقصد برطانوی اقتدار کے خلاف جدوجہد کو منظم کرنا تھا۔ یہ واقعات ہماری نئی نسل کے لیے محض ماضی کے قصے نہیں ہونے چاہئیں، بلکہ عزم، قربانی، استقامت اور قومی ذمہ داری کے اسباق ہونے چاہئیں۔ یہ بات بھی ہمیں اپنے بچوں کو ضرور سمجھانی چاہیے کہ ہندوستان کی آزادی ایک مشترکہ قومی جدوجہد تھی۔ اس ملک کے مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے آزادی کے لیے قربانیاں دیں۔ کسی نے جیل کاٹی، کسی نے مال قربان کیا، کسی نے جان دی، کسی نے قلم کے ذریعے آواز اٹھائی اور کسی نے میدانِ عمل میں جدوجہد کی۔ اس لیے آزادی کی تاریخ کو کسی ایک مذہب، طبقے یا جماعت تک محدود کرنا درست نہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کی گونا گونی میں ہے۔ یہاں مختلف زبانیں ہیں، مختلف تہذیبیں ہیں، مختلف مذاہب ہیں، لیکن ملک سب کا ہے اور اس کی تعمیر میں حصہ بھی سب کا ہے۔ ہم اکثر آزادی کو صرف اپنے حقوق کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں بولنے کی آزادی ہے، تعلیم کا حق ہے، مذہبی آزادی ہے، ووٹ کا حق ہے، ترقی کا حق ہے۔ یقیناً یہ سب اہم ہیں۔ لیکن آزادی کا دوسرا رخ بھی ہے: فرائض۔ جس طرح ملک سے حقوق لینا ہمارا حق ہے، اسی طرح ملک کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ ایک اچھا شہری وہ نہیں جو صرف یہ پوچھے کہ ملک نے میرے لیے کیا کیا؟ بلکہ وہ یہ بھی پوچھے: میں نے اپنے ملک کے لیے کیا کیا؟ کیا میں قانون کی پابندی کرتا ہوں؟ کیا میں ٹریفک قوانین کا احترام کرتا ہوں؟ کیا میں سڑک پر گندگی نہیں پھینکتا؟ کیا میں اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھتا ہوں؟ کیا میں کمزور اور ضرورت مند کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں؟ کیا میں اپنے کاروبار میں دیانت دار ہوں؟ کیا میں اپنی ذمہ داری ایمانداری سے ادا کرتا ہوں؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں ہے تو یہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ وطن سے محبت صرف زبان سے کہے گئے چند الفاظ نہیں، روزمرہ کے کردار میں نظر آنے والی حقیقت ہے۔

15 اگست کے دن ہم اپنے گھروں اور اداروں پر پرچم لہراتے ہیں۔ یہ خوبصورت روایت ہے۔ لیکن ہمیں سوچنا چاہیے کہ پرچم صرف عمارت کی بلندی پر نہیں، ہمارے کردار کی بلندی پر بھی ہونا چاہیے۔ اگر ہاتھ میں پرچم ہو لیکن دل میں نفرت ہو تو جشن ادھورا ہے۔ اگر زبان پر وطن کی محبت ہو لیکن عمل میں بددیانتی ہو تو دعویٰ کمزور ہے۔ اگر ہم آزادی کی خوشی منائیں لیکن کسی دوسرے شہری کے حقوق پامال کریں تو ہمیں آزادی کے اصل مفہوم پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ میں جو چاہوں کروں؛ آزادی کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے حق کے ساتھ دوسرے کے حق کا بھی احترام کروں۔ یہی وہ سبق ہے جو ہمیں اپنی نئی نسل کو دینا ہوگا۔ اس مرتبہ 15 اگست کو ایک چھوٹی سی تبدیلی کیجیے۔ صرف بچوں کو تقریب میں لے جانے کے بجائے انہیں تاریخ بھی پڑھائیے۔ انہیں آزادی کی تحریک کے واقعات سنائیے۔ انہیں اپنے بزرگوں کے حالات بتائیے۔ انہیں علمائے دیوبند کی جدوجہد کے بارے میں بتائیے۔ انہیں بتائیے کہ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ صرف درس و تدریس کی تاریخ نہیں، بلکہ اس سے وابستہ متعدد اکابر کی دینی، علمی اور قومی جدوجہد کی تاریخ بھی ہے۔ انہیں بتائیے کہ آزادی کی قدر وہی جان سکتا ہے جو غلامی کی تاریخ کو سمجھتا ہو۔ اور قربانی کی قدر وہی جان سکتا ہے جو قربانی کی قیمت جانتا ہو۔ بچوں کو صرف یہ نہ بتائیں کہ آزادی کب ملی؛ انہیں یہ بھی بتائیں کہ آزادی حاصل کرنے کے لیے کیا کچھ کھونا پڑا۔

آج ہمارے معاشرے میں شکایت بہت ہے۔ ہم کہتے ہیں حکومت یہ کرے، ادارے وہ کریں، سڑکیں ایسی ہوں، تعلیم ایسی ہو، نظام ایسا ہو۔ حکومت اور اداروں سے سوال کرنا شہری حق ہے، لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنے حصے کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہوگی۔ اگر ملک کو صاف دیکھنا چاہتے ہیں تو خود گندگی نہ پھیلائیں۔ اگر معاشرے میں دیانت چاہتے ہیں تو خود دیانت دار بنیں۔ اگر امن چاہتے ہیں تو خود نفرت کے الفاظ سے بچیں۔ اگر تعلیم چاہتے ہیں تو اپنے گھر کے بچوں کو تعلیم دیں۔ اگر انصاف چاہتے ہیں تو اپنے معاملات میں انصاف کریں۔ تبدیلی ہمیشہ کسی دوسرے سے شروع ہونے کا انتظار نہیں کرتی؛ کبھی کبھی تبدیلی کا پہلا قدم خود اٹھانا پڑتا ہے۔ 15 اگست کا اصل حسن یہ ہے کہ یہ ہمیں ماضی اور مستقبل کے درمیان کھڑا کر دیتا ہے۔ ایک طرف ہمارے بزرگ ہیں، جنہوں نے قربانیاں دیں۔ دوسری طرف ہماری آنے والی نسل ہے، جو ہم سے ایک بہتر ہندوستان کی امید رکھتی ہے۔ اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم اپنی نسل کو کیا دیں گے؟ صرف جشن کی تصاویر؟ یا تاریخ کا شعور؟ صرف ترنگا؟ یا ترنگے کی حرمت کا احساس؟ صرف آزادی کی مبارکباد؟ یا آزادی کی ذمہ داری؟ ہمیں اپنی نسل کو یہ امانت منتقل کرنی ہے کہ وطن محبت سے بنتا ہے، نفرت سے نہیں؛ خدمت سے مضبوط ہوتا ہے، شکایت سے نہیں؛ اتحاد سے آگے بڑھتا ہے، تقسیم سے نہیں۔ آئیے اس مرتبہ 15 اگست پر صرف یہ نہ کہیں کہ ہمیں آزادی مبارک ہو۔ بلکہ یہ بھی کہیں: ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو سلام کرتے ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی۔ ہم علمائے ہند اور علمائے دیوبند کی تاریخی خدمات کو نئی نسل تک پہنچانے کا عہد کرتے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو اپنی تاریخ پڑھائیں گے۔ ہم انہیں حقوق کے ساتھ فرائض بھی سمجھائیں گے۔ ہم نفرت کے بجائے محبت، تعصب کے بجائے انصاف اور اختلاف کے باوجود احترام کا راستہ اختیار کریں گے۔ اور ہم اس ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ کیونکہ آزادی صرف ماضی کی کامیابی نہیں، حال کی ذمہ داری اور مستقبل کی امانت ہے۔ 15 اگست ہمیں صرف یہ یاد نہیں دلاتا کہ ہم کب آزاد ہوئے؛ یہ ہم سے یہ سوال بھی کرتا ہے کہ ہم آزادی کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟۔

یاد رکھیے! قومیں صرف اپنے شہیدوں کو یاد کرنے سے زندہ نہیں رہتیں، بلکہ ان کے مقصد کو اپنے کردار میں زندہ رکھنے سے زندہ رہتی ہیں۔ اس لیے اپنے بچوں کو صرف 15 اگست کا جشن نہ سکھائیے؛ انہیں 15 اگست کا مفہوم سکھائیے۔ انہیں صرف پرچم تھمانے سے پہلے تاریخ تھمائیے۔ انہیں صرف آزادی کا نعرہ دینے سے پہلے آزادی کی قیمت بتائیے۔ اور انہیں صرف اپنے حقوق بتانے سے پہلے یہ سکھائیے کہ دوسروں کے حقوق کی حفاظت بھی ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ یہی 15 اگست کا حقیقی پیغام ہے، یہی آزادی کا حقیقی احترام ہے، اور یہی اُن بزرگوں کی قربانیوں کا بہترین خراج ہے جنہوں نے آنے والی نسلوں کے لیے آزادی کی صبح دیکھی تھی۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۱۴/اگست ۲۰۲۶

دستوری اداروں کی توہین

رافیل معاہدہ تنازعہ اور سی بی آئی کا معاملہ شائد نریندر مودی کے لیے سیاست کی آخری ہچکی ہے جس کے بعد سکوت مرگ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ صدر کانگریس راہول گاندھی نے سی بی آئی اور رافیل معاملے پر وزیر اعظم مودی سے جو بھی سوال کئے ہیں ان پر اب تک واضح جواب نہیں دیا گیا۔ سی بی آئی سربراہ کے ساتھ مودی حکومت نے جو کچھ کیا ہے اس پر کانگریس نے چیف ویجلنس کمشنر کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا۔ حکومت پر الزام ہے کہ اس نے سی وی سی کو اپنا غلام بنالیا ہے تا کہ وہ رافیل معاہدہ کی تحقیقات سے راہ فرار اختیار کرلیں۔ کانگریس کے ان الزامات کا ہنوز سی وی سی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ بات شدت سے نوٹ کی جارہی ہے کہ مودی حکومت نے ملک کے اہم اداروں اور دستوری اختیارات کی حامل ایجنسیوں کے ساتھ کھلواڑ کرنا شروع کیا ہے بلکہ ان اداروں سے وابستہ اہم عہدیداروں کو اپنے اشاروں پر نچایا ہے۔ سی وی سی کے وی چودھری کے بارے میں یہ بات شدت سے گشت ہورہی ہے کہ وہ مودی حکومت کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن گئے ہیں اب تک صرف سی بی آئی ہی کو 'پنجرے کا طوطا' قرار دیا جاتا تھا لیکن اب ویجلنس سرویس بھی حکومت کی غلام بن چکی ہے۔ حکومت نے اہم اداروں کے اصول، قاعدے، ضابطے اور معیار کو ملیا میٹ کردیا ہے۔ اپوزیشن کی الزام تراشیوں کا جواب نہ دیا جانا کئی شبہات کو تقویت پہونچاتا ہے۔ مودی حکومت میں کرپشن کی قسمیں اور تعریفیں بدل دی گئی ہیں۔ جس حکومت نے تاریخی ناموں کو بدلنا شروع کیا ہے اس طرح وہ بدعنوانیوں اور خرابیوں کو اپنے لیے اچھائیوں میں تبدیل کردیا ہے۔ کانگریس کے دور حکومت میں ہوئے بوفورس اسکام کو بی جے پی نے کرپشن قرار دیا ہے تو اپنے دور حکومت کے دفاعی سودے بازی کو خالص نیک نیتی سے کیا گیا معاہدہ بتانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہے۔ بدعنوانیوں کے الزامات اور جوابی الزامات کا یہ سلسلہ اس طرح چلایا جارہا ہے کہ جیسے یہ ایک لاجواب قسم کا ڈرامہ ہے۔ ملک کی سلامتی کا سودا کرنے والے اور اس کی عظمتوں کو ڈسنے والے اس ملک کی آستین میں پل رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر یہ لوگ کب تک یوں ہی اپنی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے دستوری اداروں کے ساتھ کھلواڑ کرتے رہیں گے۔ اپوزیشن کو خاطر میں لائے بغیر اپنی من مانی کب تک جاری رکھیں گے۔ مودی حکومت ایک طرف ہندوستانیوں کے لیے قانون پہ قانون وضع کررہی ہے۔ آرڈیننس پر آرڈیننس لارہی ہے مگر اپنے لیے اس نے جو سوخرابیاں پیدا کرلی ہیں اس کھڈ میں کب گرے گی۔ عوام کی رائے میں اگر اس حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوتی ہے تو پھر آنے والے لوک سبھا انتخابات ہی اس کے لیے کھڈ کا کام کریں گے۔ اگر عوام کے سامنے رافیل معاہدہ سی بی آئی عہدیدار الوک ورما اور سی وی سی (CVC) کے ساتھ کی جانے والی خرابیوں کی تفصیلات سے پیش کی جائیں تو بلاشبہ عوام ہی اس حکومت کے حق میں اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ مودی حکومت نے جہاں سی بی آئی کے عہدیدار کو برطرف کردیا ہے وہیں سی وی سی کو بھی برطرف کردے تو انصاف کا تقاضہ پورا ہوگا لیکن وزیر اعظم یا ان کی حکومت نے دستوری اداروں کے ذمہ داروں کو اپنی انگلیوں کے اشاروں پر رکھا ہے تو یہ واقعی اس ملک کی بدبختی ہے۔ کوٹہ اور شہریت جیسے بل منظور کرانے والی مودی حکومت کے لیے آنے والے انتخابات معاون ثابت ہوں گے یا نہیں، یہ وقت ہی بتائے گی۔ لیکن موجودہ صورتحال اس ملک کی صحت کیلئے انتہائی نوعیت کا اشارہ کررہی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

آزادی کی جدوجہد میں سوریا طیب جی کا اہم کردار

ہندوستان کی آزادی کی تاریخ صرف بڑے سیاسی رہنماؤں اور میدان جنگ کے مجاہدین کی داستان نہیں، بلکہ ان بے شمار خواتین اور فنکاروں کی خدمات بھی اس کا اہم حصہ ہیں جنہوں نے اپنے قلم، فن اور تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے قومی جذبے کو بیدار کیا۔ سوریا طیب جی بھی ایسی ہی ایک باصلاحیت خاتون تھیں، جن کا نام ہندوستانی قومی شناخت کی تشکیل کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سوریا طیب جی کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس میں فن، تعلیم اور قومی شعور کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آزادی کے زمانے میں جب ہندوستان اپنی ایک نئی قومی شناخت تلاش کر رہا تھا، اس وقت قومی علامتوں کی بھی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ سوریا طیب جی نے اسی قومی احساس کو اپنی فنکارانہ صلاحیت کے ذریعے تقویت دی۔ ان کا سب سے نمایاں تعلق قومی پرچم کے موجودہ ڈیزائن کی تشکیل اور اسے خوبصورت اور باوقار شکل دینے سے جوڑا جاتا ہے۔ ہندوستانی ترنگے کی ترتیب اور اس کی پیشکش کو حتمی شکل دینے کے عمل میں سوریا طیب جی کے خاندان اور خصوصاً ان کی فنکارانہ خدمات کا ذکر تاریخی حوالوں میں ملتا ہے۔ ترنگا محض کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں تھا؛ وہ ایک ایسے ہندوستان کی علامت تھا جو مذہب، زبان، ثقافت اور علاقوں کے اختلافات سے بالاتر ہو کر ایک قوم بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ سوریا طیب جی کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے قومی علامت کو فن کے ذریعے عوامی جذبات سے جوڑنے میں کردار ادا کیا۔ آزادی کی تحریک میں علامتیں بہت طاقتور ہوتی ہیں۔ ایک پرچم لوگوں کے دلوں میں امید، اتحاد اور آزادی کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترنگا آزادی کی جدوجہد کے دوران ایک طاقتور قومی نشان بن گیا اور آج بھی ہندوستان کی خودمختاری اور قومی وقار کی علامت ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آزادی کی تاریخ میں خواتین کا کردار اکثر نمایاں سیاسی ناموں کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔ سوریا طیب جی کی خدمات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ قومیں صرف سیاسی تقریروں اور احتجاجوں سے نہیں بنتیں؛ ان کی شناخت ادب، فن، ثقافت اور قومی علامتوں سے بھی تشکیل پاتی ہے۔ سوریا طیب جی کی زندگی اور خدمات کا مطالعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ وطن کی خدمت کے لیے ہر شخص کا اپنا ایک میدان ہو سکتا ہے۔ کسی نے قلم سے، کسی نے سیاست سے، کسی نے قربانی سے اور کسی نے فن کے ذریعے آزادی کے خواب کو مضبوط کیا۔ آج جب ہم یوم آزادی کے موقع پر ترنگا لہراتے ہیں تو ہمیں ان تمام گمنام اور کم معروف شخصیات کو بھی یاد کرنا چاہیے جنہوں نے اس قومی علامت اور آزاد ہندوستان کی شناخت کو تشکیل دینے میں اپنا حصہ ادا کیا۔ سوریا طیب جی کا نام بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ آزادی صرف حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ ان لوگوں کی خدمات کو یاد رکھنے کا نام بھی ہے جنہوں نے آزادی کے خواب کو حقیقت کا روپ دینے میں اپنا کردار ادا کیا۔

جنگ آزادی میں مسلمانوں نے لہو دے کر ہندوستان کے چمن کو شاداب رکھا

۱۵ اگست ایسا دن ہے کہ جب جب اگست کی ۱۵ پندرہ تاریخ آتی ہے ہر ہندوستانی کے ذہن و فکر میں جنگ آزادی کا منظر نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگتا ہے کیوں نہ ہو اس ملک کو آزاد کرانے میں کتنی مشقتوں کا سامنا ہندوستانیوں نے کیا ہے وہ بتانا مشکل ہے بس اتنا جان لیں کے جنگ آزادی ہماری زندگی کا ایک اہم باب ہے یہ آزادی ہمیں ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی بلکہ اس کے پیچھے برسوں کی جدوجہد قربانیاں اتحاد اور بے شمار لوگوں کی محنت شامل ہے ۱۸۵۷ء کی بغاوت سے لے کر ۱۹۴۷ء کی آزادی تک ہندوستان کے لوگوں نے مختلف انداز میں برطانوی حکومت کے خلاف جدوجہد کی تب جا کے ملک آزاد ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بہادر شاہ ظفر رانی لکشمی بائی، منگل پانڈے اور بہت سے دوسرے مجاہدین نے نمایاں کردار ادا کیا اس تحریک نے ہندوستان میں آزادی کے جذبے کو مزید مضبوط کیا اس کے بعد میں مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہندوستان چھوڑو تحریک چلائی گئی دوسری طرف سبھاش چندر بوس اور آزاد ہند فوج نے بھی آزادی کی جدوجہد کو ایک نیا رخ دیا بھگت سنگھ، چندر شیکھر آزاد اور دیگر نوجوانوں نے بھی اپنی زندگی وطن کے لیے وقف کیا آزادی کی اس جدوجہد میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی اور دیگر طبقات کے لوگوں نے بھی اپنے اپنے انداز میں حصہ لیا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

غزل

خیالِ یار جو دل میں یہاں آٹھوں پہر آیا
مسافر مدتوں کے بعد جیسے اپنے گھر آیا

امیر شہر نے جب سے سخاوت پر سخاوت کی
اُسی دن سے فقیروں کی دعاؤں میں اثر آیا

وہی چہرہ وہی آنکھیں وہی پلکیں وہی کاجل
کئی انجان چہروں میں ترا چہرہ نظر آیا

نہ بارش ہے نہ پانی ہے نہ موسم ہے بہاروں کا
ذرا مالی سے پوچھو بھی کہاں سے یہ ثمر آیا

چھپایا تھا بہت اُس نے زمانے کی نگاہوں سے
لباسِ مفلسی میں بھی شہنشاہ وہ نظر آیا

بڑی مدت سے عالم تو محبت کا پجاری تھا
مگر آنکھوں میں تیری یہ لہو کیسے اتر آیا

آفتاب عالم شاہ نوری

حصولِ آزادی میں مسلم خواتین کا قائدانہ کردار

ڈاکٹر محمد ثناء اللہ

شریف، وطن کے عشق میں جینا، وطن کے عشق میں مرنا
اُسے ہم دین کہتے ہیں اسے ایمان کہتے ہیں

حصولِ آزادی ایک مشترکہ عمل ہے۔ برادرانِ وطن اور مسلمانوں نے مل کر کوششیں کیں لیکن کمان و قیادت اور قائدانہ رول ہم نے ہی کیا۔ 1857ء سے لے کر 1947ء تک کی تاریخ میں کتنے ہی نشیب و فراز آئے۔ ہمارے سلاطین، امراء و روساء، علماء، ادیب و شاعر اور خاص و عام کی قربانیاں تاریخ کا ایک زرین باب ہیں۔ وطن سے محبت ایک فطری جذبہ ہے اور انسان کو اُس سے عقیدت و محبت ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے: ''یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ پروردگار! اس شہر کو امن کا شہر بنا''۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ جب اپنے وطن مکہ سے ہجرت فرمارہے تو راستے میں مکہ کی جانب رخ کرکے فرمارہے ہیں کہ ''شہر مکہ تو مجھے بہت عزیز تھا میں ہرگز یہاں سے نہ جاتا، بہرحال اگر یہ لوگ مجھے نہ نکالتے'' جذبات اُمڈ گئے، آنکھوں میں آنسو آگئے۔ محسن اعظم نے اللہ کی خاطر یہ قربانی بھی دئے۔ حب الوطنی سے سرشار آپ کے قلب اطہر کو مضطر کیا تھا اور یہ جدائی آپ پر گراں گزری تھی لیکن جب آپ مدینہ منورہ پہنچ کر مدینہ منورہ کو دارالامان بنایا تو اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ یوں دعا کیجئے: ××× اے اللہ! مدینے کی محبت ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت سے بھی بڑھادے۔ اے اللہ! غلے اور پیداوار میں برکت عطا فرما اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق بنادے اور اس کو حرم بنادے'' یہ اسوہ ءانبیاء ہمارے ایمان کا جز بنیں، اور سلاطین وحکمرانوں نے بھارت کو ہمیشہ اپنی تابندہ تہذیب، درخشاں تاریخ اور عظیم کارناموں سے جنت نشان وسونے کی چڑیا بنایا۔ 1857ء کے واقعہ کی تاریخ شاہد ہے کہ جب انگریز حکام نے تحریک آزادی میں اہم وکلیدی کردار ادا کرنے والے حریت پسندوں پر شک وشبہ کی بنیاد پر قید وموت کی ایذائیں دی گئیں۔ لاکھوں بے گھر ہوئے، شہر اور بستیاں اجڑ گئیں، بازاروں کی رونق ختم ہوگئی۔ وقت نے کروٹ لی اور حصولِ آزادی کے لیے پرزور تحریک چلی۔ مرد تو مرد، وہ پردہ نشین خواتین، دخترانِ ملت نے گھر کی دہلیز سے قدم نکال کر اس بات کو یقینی بنایا کہ چاہے اُن کی جان چلی جائے، گھر لوٹ جائے، پٹ جائے مگر تحریک کو کسی بھی قیمت پر ختم نہیں ہونے دیں گے۔ عزم وحوصلہ، دلیری، جرأت و استقامت نے برطانوی حکام کو حیران و پریشان کیا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ان کی ایثار وقربانی کو یاد کیا جاتا ہے، نہ نصابی کتابوں میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک المیہ ہے، ٹریجڈی ہے۔ آیئے آج ان نامور ومعروف خواتین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے کارناموں کا جائزہ لیں۔ مہاتما گاندھی نے کہا تھا ''مسلمان خواتین کے تذکرے کے بغیر تحریکِ آزادی کی داستان ادھوری ہے'' آبادی بانو بیگم (بی اماں):۔ اسلام اور تحریکِ آزادی کی تابندہ جوہر اور شعر وادب کی ماہر، شعلہ بیان مقرر، ہمہ گیر شخصیت کے مالک، ہمدرد، اور کامریڈ کے ایڈیٹر کی والدہ ماجدہ ''آبادی بانو بیگم'' تھیں۔ جو نواب درویش علی خان پنج ہزاری کی صاحبزادی، ایک روشن خیال، نیک دل و دیندار وصالح خاتون تھیں۔ گاندھی جی اور زمانے نے انہیں ''بی اماں'' کے لقب سے نوازا۔ پہلی مسلم خاتون تھیں جنھوں نے حجاب کو پرچم بنا کر سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور وطنِ عزیز کو برطانوی اقتدار سے آزاد کرانے میں اہم رول ادا کیا۔ شوہر کی قبل از موت کے بعد بچوں کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پردہ میں رہ کر جائداد کا معقول انتظام کیا۔ آبادی بیگم نے خلافت اور ستیہ گرہ تحریک کے لیے چندہ جمع کرنے کا بھی اہتمام کیا۔ ملک عزیز کی آزادی کی خاطر دوردراز کا دورہ کیا۔ تقریریں کیں۔ ان کی آخری خواہش ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: ''اب یہ خواہش باقی ہے کہ وہ سوراج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں بس اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد قائم ہوجائے'' اور یہ بول نہایت دلیرانہ اور عزم وحوصلے کا باعث بنے۔

بولی پی اماں محمد علی کی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ساتھ تیرے ہیں شوکت علی بھی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو
بوڑھی اماں کا کچھ غم نہ کرنا
کلمہ پڑھ کر خلافت پہ مرنا

ایک اور معزز خاتون کا اسم گرامی امجدی بیگم ہے جو مولانا محمد علی جوہر کی بیگم ہیں۔ مولانا محمد علی جوہر تحریکِ آزادی کے صف اول کے قائد تھے۔ انہیں بیماریوں نے گھیر لیا تھا۔ ذیابیطس کے مریض تھے۔ پاؤں پر ورم ہوچکے تھے۔ چلنا پھرنا دشوار تھا۔ قلیل آمدنی، زندگی کا قیمتی وقت قید وبند کی صعوبتوں میں گزرا۔ امجدی بیگم نے کبھی شکایت کا موقع دیا نہ اعتراض کیا بلکہ جوہر کی اور اپنی بچیوں کی برابر خدمت کرتی رہیں۔ تحریک میں بھی برابر شریک رہیں، نہ صرف خاندان کا نظم سنبھالا بلکہ مسلم خواتین کی تنظیم سازی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ بیگم نشاط النساء موہانی:۔ ''انقلاب زندہ باد'' نعرے کے خالق اور اردوئے معلی کے ایڈیٹر مولانا حسرت موہانی اور کامل آزادی کی صدا بلند کرنے والے انقلابی نوجوان اور جوشیلے مقرر مولانا حسرت موہانی سے آپ کی شادی ہوئی۔ حسرت کی پہلی گرفتاری بیگم کی سیاسی زندگی کا نقطۂ آغاز بنی اور اس کے بعد اپنے شوہر کے ہر سیاسی اور عوامی مشن میں معاون رہیں۔ اگرچہ بیگم نشاط النساء مالی طور پر کمزور تھیں لیکن اتنی خوددار طبیعت کی مالک تھیں کہ کبھی دوسروں کی مالی مدد قبول نہیں کی۔ ہاجرہ بیگم:۔ ہاجرہ بیگم بھی تحریکِ آزادی کی تاریخ میں ایک اہم نام ہے۔ جنہوں نے صحافتی میدان میں قدم رکھا اور اپنی تحریروں کے ذریعہ قومی بیداری پیدا کی۔ بی بی امت الاسلام گاندھی جی کی قریبی ساتھی تھیں اور انہوں نے عدم تشدد کے اصولوں کو اپناتے ہوئے خواتین کے حقوق اور قومی اتحاد کیلئے کام کیا۔ وہ نوعمری سے ہی تحریک کی رفیق بنیں اور برقع پہن کر تحریک کی معاون ومددگار ثابت ہوئیں۔ زلیخا بیگم:۔ آزاد ہندوستان کی تحریک آزادی کے قدآور مسلم سیاسی رہنما، الہلال اور البلاغ کے ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد کی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر کی طویل قید کے دوران نہ صرف خاندان کو سنبھالا بلکہ ان کے نظریات اور مقصد کو زندہ رکھا۔ دیگر مسلم خواتین:۔ رضیہ سلطانہ، بیگم حضرت محل (اودھ کی ملکہ)، بیگم زینت محل، ٹیپو سلطان کی بیگم جنہیں پہلی شہید خاتون ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان کے علاوہ کئی معزز نام ہیں جنہوں نے زندگی کے ہر محاذ پر تحریک کا برابر ساتھ دیا۔ صرف سیاست ہی نہیں بلکہ صحافت اور تعلیم کے میدان میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اپنے وسائل کی کمی کے باوجود بے لوث حب الوطنی اور ایمان کی قوت سے یہ ثابت کردیا ہے کہ حصولِ آزادی کی تاریخ میں خواتین کا کردار بہت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انہیں نہایت عزت واحترام کے ساتھ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے نئی نسلوں کو متعارف کرائیں تاکہ آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کے امین ومحافظ بنیں۔

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

ان حالات میں وزیراعظم مودی کی نوجوانوں تک پہنچنے کی نئی ڈیجیٹل کوشش بھی اسی پس منظر میں سامنے آئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا انسٹاگرام کی ریل، امتحانی پرچے کا لیک روک سکتی ہے؟ کیا میم بے روزگاری ختم کرسکتا ہے؟ کیا فرینڈز کہہ دینے سے نوجوان حکومت پر اعتماد کرنے لگیں گے؟ نوجوانوں کو اگر واقعی قریب لانا ہے تو اسے سیاسی برانڈنگ نہیں بلکہ نتیجہ چاہیے۔ حکومت اور آر ایس ایس کے لیے سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ وہ اس نسل کو محض ایک نئے ووٹ بینک کے طور پر نہ دیکھے کیونکہ جین زی کوئی روایتی ووٹ بینک نہیں ہے، بی جے پی اگر سمجھتی ہے کہ چند نوجوانوں سے ملاقات، انسٹاگرام، ریلز اور کالج کیمپین سے جین زی اس کے روایتی سیاسی بیانیے میں واپس آجائے گی تو شاید وہ ایک بنیادی تبدیلی کو سمجھنے میں ناکام ہے۔

ملک کا نوجوان اپنے مستقبل کا حساب مانگ رہا ہے!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

بھارت ان دنوں بڑی تیزرفتاری سے بدل رہا ہے اور یہاں کی سیاست میں شاید پہلی بار ایسا منظرنامہ ابھر کر سامنے آرہا ہے جس نے اقتدار کے ایوانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ جن نوجوان نسل کے بزرگوں اور انکے والدین کو برسوں تک مذہبی نعروں، مندر، مسجد کی بحث اور اکثریتی شناخت کی سیاست کے ذریعے متاثر کرنے کی کوشش کی گئی، اب اس نے اچانک سیاست کا رخ روزگار، تعلیم، امتحانی شفافیت اور جواب دہی کی طرف موڑ دیا ہے، یہی وہ تبدیلی ہے جس نے بی جے پی و آر ایس ایس کو حیران کن صورتحال سے دوچار کردیا ہے، دہلی کے جنترمنتر پر جین زی کی قیادت میں ہونے والے تاریخی احتجاج نے محض ایک امتحانی مسئلے کو نہیں اٹھایا بلکہ اس نے حکومت کے سامنے ایک بنیادی سوال کھڑا کردیا کہ نوجوانوں کو مذہبی جذبات کے نام پر ووٹ دینے کے لیے کب تک تیار کیا جاتا رہے گا جبکہ ان کا مستقبل ہی غیریقینی صورتحال کا شکار ہے۔ امتحانی پرچوں کے افشاء، روزگار کے بحران اور بوسیدہ نظام کی جواب دہی کے مطالبے نے ہزاروں نوجوانوں کو سڑک پر لا کھڑا کیا ہے، جنترمنتر سے شروع ہونے والا مارچ اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا۔ نوجوانوں کی طرف سے سامنے آنے والی یہ تحریک 2014 کے بعد مودی حکومت کے لیے بڑے سیاسی چیلنجوں میں شمار کی جارہی ہے اور یہیں سے حکمراں پارٹی، بی جے پی کے لیے اصل خطرے کی گھنٹی بجنی شروع ہوچکی ہے، کیونکہ یہ احتجاج کسی روایتی اپوزیشن جماعت کے پرچم تلے نہیں تھا، اس کے نعروں کا مرکز ہندو مسلم تھا نہ مندر مسجد، اس میں نوجوانوں کے مطالبات بالکل سیدھے تھے کہ ملک بھر کے امتحانات میں شفافیت کیوں نہیں ہے؟ ملازمتیں کہاں ہیں؟ اور کیوں نہیں ہیں؟ حکومت جواب دے، شاید یہی وہ سوالات ہیں، جن کا جواب مذہبی سیاست کے نعروں سے نہیں دیا جاسکتا۔ بی جے پی کی سیاست نے طویل عرصے تک ہندو مسلم اور مذہبی شناخت کو انتخابی سیاست کے ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے، رام مندر، ہندو شناخت اور مسلمانوں کے خلاف سیاسی بیان بازی نے قومی سیاست میں ایک طاقتور انتخابی بیانیہ تشکیل دیا لیکن نوجوانوں کا ایک بڑا حصہ، جسے جین زی بھی کہا جاتا ہے، اس سیاست اور سیاسی زبان کو اسی شدت سے قبول کرتا دکھائی نہیں دے رہا ہے کیونکہ اس نسل کے ہاتھ میں موبائل ہے، اس کے سامنے پوری دنیا ہے، اسے چند سکنڈ میں مختلف ملکوں کی حکومتوں، تعلیمی نظام، روزگار کے مواقع اور سیاسی مباحث کا موازنہ کرنے کی صلاحیت حاصل ہے، اسے یہ بتانا اب کم ازکم اتنا آسان نہیں کہ اس کی بے روزگاری کا حل کسی مذہبی تنازع میں ہے کیونکہ اسے اپنے مستقبل کی فکر ہے، اسے شفاف امتحان چاہیے، اسے معیاری تعلیم چاہیے اور اسے یہ حق بھی چاہیے کہ وہ حکومت سے جب چاہیں سوال کرسکیں، یہی وجہ ہے کہ آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کو بھی اچانک نوجوانوں کے لہجے کو سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوئی، حالیہ دنوں میں دیے گئے انکے بیانات اس بات کا اعتراف ہے کہ نئی نسل کو حکم دینے کے بجائے اسے سننا پڑے گا، ایسے میں سوال کا پیدا ہونا فطری ہے کہ اگر جین زی کے سوالات ہمیشہ جائز تھے تو ان کی آواز اس وقت کیوں زیادہ اہم ہوگئی جب وہ سڑکوں پر اتر آئے؟ اگر نوجوانوں کے احتجاج کو جمہوریت کا حصہ سمجھا جاتا ہے تو پھر حکومت مخالف نوجوانوں کو پہلے سیاسی دشمن سمجھنے کی روایت کیوں رہی؟ اگر نئی نسل واقعی ملک کا مستقبل ہے تو اس مستقبل کے سامنے روزگار، تعلیم اور امتحانات کی شفافیت کا مسئلہ، مذہبی نعروں سے بڑا کیوں نہیں سمجھا گیا؟ پچھلے دنوں دہلی بی جے پی نے خود اعتراف کیا کہ حالیہ جین زی تحریک نے پارٹی کو کچھ حد تک حیران کردیا ہے، بعدازاں پارٹی نے جین زی کو قریب کرنے کے لیے کالجز اور یونیورسٹیوں میں نوجوانوں سے رابطہ بڑھانے یوا مورچہ اور اے بی وی پی کے ذریعے رسائی تیز کرنے کا منصوبہ بنایا یعنی مسئلہ صرف یہ نہیں کہ جین زی اور نوجوان ناراض ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ جین زی کو روایتی سیاسی فارمولا سے قابو کرنا اب آسان نہیں رہا۔

ان حالات میں وزیراعظم مودی کی نوجوانوں تک پہنچنے کی نئی ڈیجیٹل کوشش بھی اسی پس منظر میں سامنے آئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا انسٹاگرام کی ریل، امتحانی پرچے کا لیک روک سکتی ہے؟ کیا میم بے روزگاری ختم کرسکتا ہے؟ کیا فرینڈز کہہ دینے سے نوجوان حکومت پراعتماد کرنے لگیں گے؟ نوجوانوں کو اگر واقعی قریب لانا ہے تو اسے سیاسی برانڈنگ نہیں بلکہ نتیجہ چاہیے۔ حکومت اور آر ایس ایس کے لیے سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ وہ اس نسل کو محض ایک نئے ووٹ بینک کے طور پر نہ دیکھے کیونکہ جین زی کوئی روایتی ووٹ بینک نہیں ہے، بی جے پی اگر سمجھتی ہے کہ چند نوجوانوں سے ملاقات، انسٹاگرام، ریلز اور کالج کیمپین سے جین زی اس کے روایتی سیاسی بیانیے میں واپس آجائے گی تو شاید وہ ایک بنیادی تبدیلی کو سمجھنے میں ناکام ہے، برسہا برس تک مندر، مسجد کی سیاست کے بعد اب روزگار، تعلیم اور جواب دہی کی سیاست دروازے پر کھڑی ہے اور یہی وہ دستک ہے جس نے بی جے پی اور حکمراں اتحاد کو پہلی مرتبہ یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ ملک کا نوجوان صرف ہندو ووٹر نہیں رہا وہ پہلے نوجوان شہری ہے جو اپنے مستقبل کا حساب مانگ رہا ہے۔

ملک میں روزگار کا مسئلہ انتہائی سنگین ہے جہاں اپوزیشن کی جانب سے اس کے لیے مرکزی حکومت کو ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے وہیں حکومت کی جانب سے روزگار کی فراہمی کے بلند و بانگ دعوے کیے جارہے ہیں، سرکاری وغیر سرکاری اعداد و شمار اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ملک میں بے روزگاری کی شرح مسلسل بڑھتی جارہی ہے اور تاریخ کے نازک موڑ پر آج یہ ملک کھڑا ہے، ان حالات میں نوجوان طبقہ مایوسی کا شکار ہے، وزیراعظم مودی کی قیادت میں بی جے پی نے 2014 کے انتخابی منشور میں ہر سال دو کروڑ روزگار دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن گزشتہ ایک دہائی میں یہ وعدے محض اعلانات اور اشتہاری مہمات تک محدود رہے، حکومت نے اسٹارٹ اپ انڈیا، اسکل انڈیا اور میک ان انڈیا جیسے کئی پروگرام لانچ کی لیکن ان کا زمینی اثر انتہائی محدود اور غیرمؤثر رہا، ملک کے کروڑوں نوجوان، آج روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، حال ہی میں شائع ہونے والی سینٹر فار مانیٹرنگ انڈین اکانومی (CMIE) کی رپورٹ کے مطابق جون 2025 میں ملک کی مجموعی بے روزگاری کی شرح 8.5 فیصد تک پہنچ گئی ہے جو ایک دہائی کی بلند ترین سطحوں میں سے ایک ہے، دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع سکڑ چکے ہیں جبکہ شہری نوجوان کنٹریکٹ یا پارٹ ٹائم ملازمتوں پر مجبور ہیں، ماہرین اقتصادیات اور آزاد ادارے اس پر شدید خدشات کا اظہار کررہے ہیں، رائٹرز کے حالیہ سروے میں شامل 50 ماہرین میں سے 70 فیصد نے حکومت کے اعداد و شمار کو غیرحقیقی اور گمراہ کن قرار دیا ہے، ان ماہرین کا کہنا ہے کہ ملک میں اصل بے روزگاری کی شرح 7 فیصد سے 35 فیصد کے درمیان ہوسکتی ہے جو ایک خطرناک رجحان ہے، اس کے مطابق لاکھوں افراد بظاہر ملازمت یافتہ شمار کیے جارہے ہیں، حالانکہ وہ صرف چند گھنٹوں یا کچھ دنوں کی عارضی ملازمت کررہے ہیں، سب سے بڑی خامی پیریاڈک لیبر فورس سروے میں ہے جس میں اگر کوئی

شخص ہفتے میں صرف ایک گھنٹہ کام کرتا ہے تو اسے بھی برسرروزگار مان لیا جاتا ہے، یہ طریقہ کار نہ صرف پرانا ہے بلکہ حقیقی بے روزگاری کو بھی چھپاتا ہے، اسی طرح سابق گورنر ریزرو بینک کا کہنا ہے کہ حکومت کو صرف بلند و بانگ دعوؤں کے بجائے ان شعبوں پر توجہ دینی چاہیے جو واقعی ملازمت پیدا کرتے ہیں جیسے مینوفیکچرنگ، زراعت اور سروس سیکٹر پر، اپوزیشن جماعتوں نے بھی اس مسئلے پر حکومت کو گھیرا ہے، کانگریس قائد راہل گاندھی کا یہ بیان خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حکومت صرف اعداد و شمار کا کھیل کھیل رہی ہے، نوجوان بے روزگار ہیں، ڈگریاں ہاتھ میں لیے در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں اور حکومت انہیں روزگار کے وعدوں کے بجائے ڈیٹا دکھا رہی ہے، عام آدمی پارٹی اور بائیں بازو کی جماعتیں بھی حکومت پر یہ الزام عائد کررہی ہیں کہ معاشی ترقی کے دعوے صرف سرمایہ دار طبقے تک محدود ہیں اس سے عوام کو کچھ حاصل نہیں ہورہا ہے، ہرسال ملک میں تقریباً ایک کروڑ نوجوان، روزگار کے متلاشی ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بیشتر کو یا تو کوئی کام نہیں ملتا یا بہت کم اجرت پر جزوقتی یا غیرمستقل ملازمتیں فراہم ہوتی ہیں، یہ مایوسی اب صرف شخصی نہیں رہی بلکہ سیاسی شکل اختیار کرتی جارہی ہے، حال ہی میں ہونے والے ضمنی الیکشن اور سیاسی انتخابات میں نوجوانوں کا حکومت کے خلاف حق رائے دہی کا استعمال، بڑھتی ہوئی ناراضگی کا واضح اشارہ ہے ایک اور بڑا مسئلہ خواتین کی ورک فورس میں کم شرکت ہے، موجودہ دور میں صرف 20 فیصد خواتین ہی ورک فورس میں شامل ہیں جو جنوبی ایشیا میں سب سے کم شرح ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو کام کے بہتر مواقع فراہم کیے جائیں تو نہ صرف معاشی ترقی ممکن ہے بلکہ اس سے سماجی بہتری بھی آئے گی، سائنس و شماریات کے محکمہ نے اپنے اعداد و شمار کے دفاع میں کہا ہے کہ وہ بین الاقوامی معیارات پر عمل کررہے ہیں اور جدید تکنیک استعمال کررہے ہیں، ان کے مطابق یہی ڈیٹا عالمی ادارے بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر سب کچھ درست ہے تو پھر نوجوان سڑکوں پر کیوں ہے؟ کیوں ہر دوسرا تعلیم یافتہ نوجوان نوکری اور روزگار کے لیے پریشان ہے؟ گزشتہ دنوں یوپی کے پریاگ راج میں کانگریس قائد راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان کے نوجوان ملک کی سب سے بڑی طاقت ہیں اور ان کی صلاحیت کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں، کے پی گراؤنڈ میں چھاتروں کی گونج پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ آپ ہندوستان کی طاقت اور فخر ہیں، جب میں یہ کہتا ہوں تو میری مراد ہر ہندوستانی شہری سے ہوتی ہے، انہوں نے کہا کہ آج میں آپ سے درد، ڈیٹا اور دولت کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، قائد اپوزیشن لوک سبھا نے کہا کہ ہندوستان کے 40 کروڑ نوجوان ملک کی سب سے بڑی طاقت ہے، انہوں نے کہا کہ امریکہ، چین اور روس کے بارے میں بہت ساری باتیں کی جاتی ہیں لیکن ہندوستان کے نوجوان بے مثال ہیں، راہل گاندھی نے ملک میں تعلیمی اسناد کی قدر کم ہونے پر بھی تشویش کا اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان میں تعلیمی سرٹیفیکٹ کی کوئی اہمیت نہیں ہے، کیونکہ وہ آپ کو ملازمت نہیں دلا سکتے، انھوں نے طلبہ اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے امیدواروں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا اور طلبہ کے مسائل کو سنجیدگی کے ساتھ سنا، پروگرام میں موجود طلبہ نے ہاسٹلز کے مسائل اور مسابقتی امتحانات سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا، طلباء نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ مسائل راہل گاندھی کے سامنے اٹھانے کی امید رکھتے ہیں، قبل ازیں قائد اپوزیشن لوک سبھا راہل گاندھی کا طلبہ نے زوردار نعروں کے ساتھ تاریخی استقبال کیا، تقریب کے شروع میں اتر پردیش کے دو طلبہ نے ریاست میں تعلیمی نظام کی صورتحال اور بڑھتی بے روزگاری کا درد بیان کیا، اویناش نامی ایک نوجوان نے بتایا کہ وہ 2018 سے ٹیچر بننے کی تیاری کررہا ہے اور کئی امتحانات دے چکا ہے لیکن ریاست میں تقرری ہی مناسب طریقے سے نہیں ہورہی ہے، اویناش نے یہ بھی بتایا کہ اب تک کئی امتحانات کے پیپر لیک ہوچکے ہیں، اس سے طلباء کا جو وقت ضائع ہوا، اس کی جواب دہی کے لیے کوئی تیار نہیں ہے، ایک طالب علم میں نے اپنا درد بیان کرتے ہوئے راہل گاندھی کے سامنے بتایا کہ وہ بی ایڈ اور سی ٹیٹ کرچکا ہے، اسے چارسال سے زیادہ کا عرصہ ہوچکا ہے لیکن بھرتی نہیں نکل رہی ہے، اس نوجوان نے اپنی تکلیف ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمارے پاس صرف دو ہی راستے بچے ہیں، یا تو چائے کی دکان کھولیں یا پھر خودکشی کرلیں، یہ سن کر راہل گاندھی نے کہا کہ خودکشی کوئی متبادل نہیں ہوسکتا، قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے طلباء کو یقین دلایا کہ انہیں انصاف ملے گا اس کے لیے وہ ہر قدم پر طلبہ کے ساتھ کھڑے ہیں، اس درمیان کانگریس نے نظام تعلیم میں موجود خامیوں اور بڑھتی بے روزگاری پر موجود حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے لکھا کہ سال در سال مودی حکومت کا وہی جھوٹ سن سن کر نوجوان بے حال ہوگئے ہیں، اب انکا بھروسہ پوری طرح ٹوٹ چکا ہے، گمراہی سامنے آچکی ہے، ایک دہائی بعد آج کروڑوں طلبہ کی گونج ایک آواز میں پوچھ رہی ہے کہ روزگار کہاں ہے؟ کانگریس نے کہا کہ تبدیلی کے لیے آواز اٹھائیے، بے روزگاری کے خلاف ایک ساتھ آیئے، اس پوسٹ کے ساتھ ویڈیو میں کچھ عام لوگوں کے بیانات بھی دکھائے گئے ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ اتر پردیش میں روزگار نہ ہونے کی وجہ سے وہ ملک سے باہر اسرائیل جارہے ہیں، جنگ کے حالات میں بھی وہ اسرائیل جانے کو تیار ہیں کیونکہ ریاست میں ان کے لیے دو وقت کی روٹی حاصل کرنا محال ہورہا ہے، بے روزگاری کا مسئلہ ایک اقتصادی نہیں بلکہ سیاسی، سماجی اور انسانی مسئلہ بنتا جارہا ہے، اس کا حل صرف دعوؤں سے نہیں بلکہ شفاف اور قابل اعتماد اعداد و شمار، بہتر پالیسی سازی اور سب کے لیے باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرنے سے ہی ممکن ہے، حکومت کو چاہیے کہ وہ نئی نسل کے مستقبل کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے، کیونکہ ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت اس کا نوجوان طبقہ ہے جو آج سب سے زیادہ بے چینی اضطراب اور غیریقینی صورتحال کا شکار ہے، اپنے گھروں سے نکل سڑکوں پر ہے، اپنے مستقبل کے لئے فکرمند ہے اور اس گونگی، بہری حکومت سے پچھلے 12 سال کا حساب مانگ رہا ہے۔ کیا انھیں حساب مل سکے گا؟ منظر بھوپالی کی زبانی نوجوان یہ مطالبہ کررہا ہے کہ

دیش کی تباہی کا حساب دیجئے
مجھ کو میرے بینک کی کتاب دیجئے

ہماری پلیٹ میں زہر تو نہیں؟

ہم روزانہ پھل اور سبزیاں اس یقین کے ساتھ کھاتے ہیں کہ یہ ہماری صحت کے لیے ضروری اور مفید ہیں۔ لیکن اگر انہی پھلوں اور سبزیوں کی کاشت میں ضرورت سے زیادہ کیڑے مار ادویات استعمال کی جارہی ہوں تو؟ یہ سوال اب محض عوامی تشویش نہیں رہا۔ مرکزی حکومت کی جانب سے جاری کردہ تازہ اعداد و شمار نے بھی اس معاملے کو سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔ مرکزی حکومت کے 'مانیٹرنگ آف پیسٹی سائیڈ ریزیڈیو ایٹ نیشنل لیول' پروگرام کے تحت 2023 سے 2026 کے دوران ملک بھر میں پھلوں اور سبزیوں میں کیڑے مار ادویات کے باقیات کی جانچ کی گئی۔ اس مقصد کے لیے 23 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے نمونے حاصل کیے گئے۔ اس جانچ میں کرناٹک سب سے آگے رہا، جہاں 176,9 پھلوں اور سبزیوں کے نمونوں کی جانچ کی گئی۔ تلنگانہ میں 198,8 اور پنجاب میں 580,6 نمونوں کی جانچ ہوئی۔ زیادہ تعداد میں نمونوں کی جانچ یقیناً غذائی تحفظ کے نقطۂ نظر سے ایک مثبت قدم ہے، لیکن نتائج کا ایک پہلو تشویش ناک بھی ہے۔ کرناٹک میں جانچ کیے گئے 176,9 نمونوں میں سے 334 نمونوں میں کیڑے مار ادویات کے باقیات مقررہ زیادہ سے زیادہ حد سے زیادہ پائے گئے۔ تلنگانہ میں ایسے 486 نمونے سامنے آئے۔ یوں تلنگانہ کے بعد کرناٹک ملک کی وہ ریاست ہے جہاں مقررہ حد سے زیادہ کیڑے مار ادویات والے نمونوں کی تعداد سب سے زیادہ پائی گئی۔ یہ معاملہ صرف کسانوں کو موردِ الزام ٹھہرانے کا نہیں۔ بعض فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لیے کیڑے مار ادویات کا استعمال ضروری ہوسکتا ہے، لیکن ضرورت سے زیادہ یا غلط مقدار میں استعمال کیے جانے والے کیمیکلز مٹی سے فصل، فصل سے منڈی اور منڈی سے ہمارے باورچی خانے تک پہنچ سکتے ہیں۔ یوں یہ مسئلہ صرف زراعت تک محدود نہیں رہتا بلکہ عوامی صحت کا سوال بن جاتا ہے۔ کھیت سے ہماری پلیٹ تک نگرانی۔ حکومت نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا سہارا لیا ہے۔ نمونے جمع کرنے والی جگہوں کے جی پی ایس کوآرڈی نیٹس محفوظ کرکے 'ٹریس ایبلٹی' کا نظام نافذ کیا جارہا ہے۔ اس نظام کے ذریعے اگر کسی پھل یا سبزی میں کیڑے مار

کرنے کے لیے حکومت نے 'نیشنل پیسٹ سرویلنس سسٹم' کے نام سے مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ پر مبنی ایپ اور ویب پورٹل بھی متعارف کرایا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی فصلوں پر کیڑوں کے

ادویات کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ پائی جاتی ہے تو یہ معلوم کرنا ممکن ہوگا کہ وہ پیداوار کس کھیت یا کس علاقے میں تیار ہوئی تھی۔ اس معلومات کو متعلقہ ریاست کے محکمۂ زراعت تک پہنچایا جائے گا تاکہ ضروری کارروائی کی جاسکے۔ اس نظام کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ اب معاملہ صرف بازار میں غیرمحفوظ سبزی یا پھل کی شناخت تک محدود نہیں رہے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر اس کے اصل منبع تک پہنچنا بھی ممکن ہوگا۔ اب کیڑوں کی نگرانی بھی مصنوعی ذہانت کرے گی۔ کیڑے مار ادویات کے بے جا استعمال کو کم

حملے کی بروقت شناخت کرکے کسانوں کو پہلے مرحلے میں حیاتیاتی طریقوں سے ان پر قابو پانے کا مشورہ دیتی ہے۔ جہاں کیمیائی دوا کا استعمال ناگزیر ہو، وہاں صرف منظور شدہ کیڑے مار دوا کو مناسب مقدار میں استعمال کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ 'آتما' (ATMA) اور مشن فار انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ آف ہارٹیکلچر جیسی اسکیموں کے ذریعے بھی کسانوں کو رہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ یعنی جدید ٹیکنالوجی کا مقصد صرف یہ معلوم کرنا نہیں کہ خلاف ورزی کہاں ہوئی، بلکہ یہ بھی ہونا چاہیے کہ کسان کو ایسی صورتحال سے بچنے کے لیے بروقت اور سائنسی رہنمائی فراہم کی جائے۔ ملک بھر کی صورتِ حال۔ ملک بھر میں پھلوں اور سبزیوں کے نمونے مختلف خوردہ دکانوں، ہول سیل منڈیوں، اے پی ایم سی مراکز اور کسانوں کے کھیتوں سے حاصل کیے گئے اور 40 سے زیادہ مجاز تجربہ گاہوں میں ان کی جانچ کی گئی۔ اس جانچ میں مجموعی طور پر 223,2 نمونے، یعنی 1.3 فیصد، میں کیڑے مار ادویات کی مقدار مقررہ محفوظ حد سے زیادہ پائی گئی۔ خاص طور پر کرناٹک اور تلنگانہ میں مقررہ اصولوں سے زیادہ کیڑے مار ادویات کے استعمال کے معاملات نے توجہ حاصل کی ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ، 2006 کے مطابق مقررہ حد سے زیادہ کیڑے مار ادویات کے باقیات رکھنے والے غذائی اجناس اور سبزیوں کو 'غیر محفوظ' تصور کیا جاتا ہے۔ 1.3 فیصد کا عدد بظاہر بہت بڑا محسوس نہیں ہوتا، لیکن اعداد و شمار کے پیچھے چھپی حقیقت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہر غیرمحفوظ نمونہ بالآخر کسی انسان کی غذا کا حصہ بن سکتا ہے۔ یہاں حکومت کی ذمہ داری صرف جانچ تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ کسانوں کو سائنسی تربیت، بازاروں میں مؤثر نگرانی، تجربہ گاہوں کی تعداد اور صلاحیت میں اضافہ، اور خلاف ورزی کی صورت میں فوری کارروائی یہ سب اس نظام کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ آخر کار سوال یہ نہیں کہ ہم کتنی زیادہ خوراک پیدا کررہے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ جو خوراک ہم پیدا کررہے ہیں، کیا وہ واقعی ہمارے لیے محفوظ بھی ہے؟ ہم جس پھل کو صحت کی علامت سمجھ کر خریدتے ہیں، جس سبزی کو دسترخوان کی زینت بناتے ہیں، اگر وہی مقررہ حد سے زیادہ کیمیائی باقیات اپنے اندر لیے ہوئے ہو تو پھر غذائیت کا دعویٰ کہاں رہ جاتا ہے؟ صحت مند معاشرے کی بنیاد صرف اسپتالوں میں نہیں پڑتی۔ وہ کسان کے کھیت، منڈی کی نگرانی اور ہماری پلیٹ کی حفاظت سے شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ سوال صرف یہ نہیں کہ ہماری پلیٹ میں کیا ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ ہماری پلیٹ میں جو کچھ ہے، وہ کتنا محفوظ ہے؟

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی جانب سے

آسام میں سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کا سلسلہ جاری

پٹنہ: امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے آسام کے ضلع شیوساگر میں سیلاب سے شدید متاثر ہونے والے خاندانوں کی امداد اور بازآبادکاری کا کام تیزی سے جاری ہے، سیلاب کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگوں کے مکانات تباہ یا اجڑ گئے ہیں، جبکہ متعدد خاندان اپنے گھریلو سامان سے بھی محروم ہو چکے ہیں، ایسے متاثرین کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے امارت شرعیہ نے امدادی سامان کی فراہمی کے ساتھ ساتھ مکانات کی تعمیر کا عملی منصوبہ بھی شروع کر دیا ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے متاثرہ 400 خاندانوں کی مکمل فہرست تیار کر لی گئی ہے اور ان کی ضروریات کے مطابق ریلیف سامان کی خریداری بھی مکمل کر لی گئی ہے، ان خاندانوں کے لیے لوہے کے پلنگ، بستر اور کچن کے ضروری سامان، برتن وغیرہ فراہم کیے جا رہے ہیں، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ کی قیادت میں ریلیف سامان کی تقسیم کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے، تاکہ متاثرین کو فوری طور پر بنیادی ضروریات فراہم کی جا سکیں۔ دوسری جانب سیلاب سے مکمل طور پر اجڑ جانے والے خاندانوں کے لیے 100 گھروں کی تعمیر کی تیاری بھی زوروں پر ہے۔ مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں شیڈ کا سامان خرید لیا گیا ہے اور تعمیراتی کام کے لیے درکار دیگر سامان کی فراہمی کا عمل جاری ہے۔ مزدوروں کی بڑی تعداد بانس کاٹنے اور تعمیراتی تیاریوں میں مصروف ہے، امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم کے رپورٹ کے مطابق بہت جلد سنتک اور نیپالی کھوٹی کے اطراف کے ان علاقوں میں، جہاں سیلاب نے لوگوں کے مکانات اجاڑ دیے ہیں، بازآبادکاری اور مکانات کی تعمیر کا عملی کام شروع کر دیا جائے گا۔ بازار میں تعمیراتی اور دیگر ضروری سامان کی قلت کے باعث سامان کی خریداری کے لیے دوردراز شہروں کا رخ کرنا پڑ رہا ہے، تاہم متاثرین کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے خریداری اور ترسیل کا عمل مسلسل جاری ہے۔ اس پورے امدادی وتعمیری منصوبے حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت کے مطابق انجام دیئے جا رہے ہیں۔ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی کوشش ہے کہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو محض وقتی امداد فراہم کرنے کے ساتھ اجڑے ہوئے خاندانوں کو دوبارہ اپنے گھروں میں آباد کیا جائے، امارت شرعیہ کی یہ امدادی سرگرمیاں اس عزم کی مظہر ہیں کہ قدرتی آفت سے متاثرہ انسانوں کی مدد صرف فوری راشن اور ضروری سامان کی فراہمی تک محدود نہ رہے، بلکہ ان کی مستقل بازآبادکاری، رہائش کے لیے بھی بھرپور اقدامات کیے جائیں۔ امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے ملک کے اہلِ خیر حضرات سے پُرزور اپیل کی ہے کہ وہ آسام کے سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کے اس اہم اور انسانی منصوبے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور امارت شرعیہ کے ریلیف فنڈ میں زیادہ سے زیادہ تعاون پہنچائیں، آپ کا تعاون کسی اجڑے ہوئے خاندان کے لیے صرف امداد نہیں بلکہ ایک گھر، ایک نئی امید اور باعزت زندگی کی بحالی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ناظم امارتِ شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب نے ائمۂ کرام اور علماء عظام سے اپیل کی ہے کہ جمعہ سے قبل اس موضوع پر خطاب کر کے مصیبت کی اس گھڑی میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لیے امارت شرعیہ ریلیف فنڈ میں بھرپور تعاون کی ترغیب دیں، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا حامی و ناصر ہو۔ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی جانب سے آسام کے تباہ کن سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے ریلیف اور بازآبادکاری کا کام بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ حضرت امیر شریعت کی خصوصی ہدایت پر امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر امدادی سرگرمیاں انجام دے رہی ہیں۔

یو پی آئی ہندوستان کے ادائیگیوں کے

ماحولیاتی نظام کو فروغ دے رہا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: جمعرات 13 اگست کو 'دی انڈیا پیمنٹس لینڈ سکیپ: کیسے UPI میڈ انڈیا کو ادائیگیوں میں خود انحصاری کے عنوان سے مارکیٹ انٹیلی جنس پلیٹ فارم ٹریکشن کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کے ادائیگی کے شعبے نے 2021 سے اب تک تقریباً 8.5 بلین ڈالر کی فنڈنگ اکٹھی کی ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح عوامی ڈیجیٹل ادائیگیوں کے بنیادی ڈھانچے نے پرائیویٹ سیکٹر کے ایک فروغ پزیر ماحولیاتی نظام کو فروغ دیا ہے جس میں صارفین کی ادائیگی کی ایپس، کاروباری ادائیگی کے پلیٹ فارمز اور مالیاتی ٹیکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے کے فراہم کنندگان شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ صارفین پر مرکوز ادائیگی کے پلیٹ فارمز نے سرمایہ کاری کا سب سے بڑا حصہ ڈالا، جو کل فنڈنگ کا تقریباً 53 فیصد، یا تقریباً 1.3 بلین ڈالر کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ دوسری طرف، کاروباری ادائیگی کرنے والی فرموں نے تقریباً 38 فیصد وصول کیا، جب کہ ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے اور اے پی آئی پر مبنی انبلرز نے بقیہ 9 فیصد حصہ لیا، جو تقریباً 526 ملین ڈالر کے برابر ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ادائیگی کمپنیوں نے جنوری 2021 سے اب تک 371 ڈسکلوزڈ ایکویٹی راؤنڈز میں 8.5 بلین ڈالر اکٹھے کیے ہیں، آٹھ آئی پی اوز اور 25 حصولیاں تیار کی ہیں، اور مٹھی بھر اچھی مالی اعانت سے چلنے والی کمپنیوں کو مضبوط کرنا شروع کر دیا ہے۔ رپورٹ کی مرکزی کھوج یہ ہے کہ ایک عوامی ریل جو تاجروں سے کچھ بھی نہیں لیتی ہے اس نے ایک نجی صنعت کو بیج اور اس سے اوپر پیمانہ کرنے میں مدد کی ہے، یہاں تک کہ ایک نیا قانون اس سوال کو دوبارہ کھولتا ہے کہ ریل کو خود کس طرح فنڈز فراہم کیے جائیں۔ 2022 اور 2024 کے درمیان وسیع پیمانے پر فنڈنگ کی کمی کے درمیان سست ہونے سے پہلے 2021 کی ٹیکنالوجی کی سرمایہ کاری کے عروج کے دوران فنڈنگ کی سرگرمی عروج پر تھی۔ رپورٹ اس شعبے میں بڑھتی ہوئی پختگی کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے، کمپنیاں باہر نکلنا اور سرمایہ کوری سائیکل کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2021 سے، ہندوستان کی ادائیگیوں کی صنعت نے آٹھ ابتدائی عوامی پیشکشیں اور 25 حصول کا مشاہدہ کیا ہے۔ رپورٹ میں UPI کے بڑھتے ہوئے بین الاقوامی اثرات کو مزید اجاگر کیا گیا ہے۔ سرحد پار UPI لین دین مالی سال 24 میں تقریباً 000,37 سے بڑھ کر مالی سال 25 میں 5.7 لاکھ سے زیادہ ہو گئے، جبکہ ادائیگیوں کا نیٹ ورک اب ایک درجن سے زیادہ ممالک میں کام کر رہا ہے۔ این پی سی آئی انٹرنیشنل نے متعدد ماڈلز کے ذریعے عالمی سطح پر یو پی آئی کو وسعت دی ہے، جس میں موجودہ ادائیگی کے نظام کو جوڑنا، ادائیگی کی ریل بنانا شامل ہیں۔

آسام جنوب مشرقی ایشیا کا اسٹریٹجک گیٹ وے ہے

مارگریٹا نے کہا کہ ہندوستان کا شمال مشرقی خطہ بشمول آسام، آسیان کو سب سے مختصر زمینی رابطہ فراہم کرتا ہے

نئی دہلی: وزیر مملکت برائے امور خارجہ پبیترا مارگریتا نے جمعرات کو کہا کہ آسام ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ملک کے جنوب مشرقی ایشیا کے تزویراتی گیٹ وے کے طور پر کام کرتا ہے۔ راجیہ سبھا میں بی جے پی کے رکن اسمبلی جوگین موہن کے ایک غیر ستارہ سوال کا جواب دیتے ہوئے، مارگریٹا نے کہا کہ ہندوستان کا شمال مشرقی خطہ بشمول آسام، آسیان کو سب سے مختصر زمینی رابطہ فراہم کرتا ہے اور تجارت، ٹرانسپورٹ، سیاحت، توانائی کے تعاون، اور عوام سے عوام کے تبادلے کو فروغ دینے کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایڈوانٹیج آسام 2.0 سرمایہ کاری اور انفراسٹرکچر سمٹ، جس کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے فروری 2025 میں گوہاٹی میں کیا تھا، جس کا مرکز آسام کو ہندوستان کے ایکسپریس وے ٹو آسیان کے طور پر پیش کرنے پر تھا۔ انہوں نے کہا کہ ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں ایک روڈ شو نے سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام، لاجسٹکس، سرحد پار تجارت اور سیاحت کے بنیادی ڈھانچے میں مواقع کی نمائش کی۔ مارگریٹا نے کہا کہ سربراہی اجلاس کے اہم نتائج میں سے ایک آسام حکومت اور سنگاپور کے درمیان نرسنگ کی مہارت کی ترقی کو مضبوط بنانے اور روزگار کے مواقع کو آسان بنانے کے لیے نرسنگ ٹیلنٹ سکلز کو آپریشن پر ایک مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) ہے۔ انہوں نے ایکٹ ایسٹ پالیسی کے تحت آسام کے آسیان کے ساتھ اقتصادی انضمام کو گہرا کرنے کی کوششوں کی ایک مثال کے طور پر جون 2026 میں سنگاپور کو GI ٹیگ والی تیز پور لیچی کی پہلی تجارتی برآمد پر بھی روشنی ڈالی۔ انفراسٹرکچر کے بارے میں، وزیر مملکت نے کہا کہ حکومت بھارت۔ میانمار۔ تھائی لینڈ سہ فریقی ہائی وے کو اعلیٰ ترجیح جاری رکھے ہوئے ہے اور ایکٹ ایسٹ پالیسی کے تحت ملٹی ماڈل کنیکٹیویٹی کو بڑھا رہی ہے۔ مارگریٹا نے کہا، بنگلہ دیش کی حکومت کو قرض کی لائنیں (ایل او سی) (بڑھا دی گئی ہیں، اور آسام کے راستے سرحد پار رابطے کو آسان بنانے کیلئے مختلف منصوبوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ وزیر نے یہ بھی بتایا کہ آسام حکومت نے شہری منصوبہ بندی پر 2023 میں سنگاپور کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تھے تاکہ شہری منصوبہ بندی میں تعاون کو مضبوط کیا جا سکے اور گوا کی ترقی کو برقرار رکھا جا سکے۔ یہ جواب آسام کو فائدہ پہنچانے والی ایکٹ ایسٹ پالیسی کے تحت نئے اقدامات کے بارے میں سوالات پر آیا، کیا ریاست کو جنوب مشرقی ایشیا کے لیے تجارتی گیٹ وے کے طور پر تیار کرنے کی تجویز دی گئی تھی، اور بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے 8 اگست کو، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آسیان کے رکن ممالک کو 59 ویں آسیان دن پر مبارکباد پیش کی، اور کنیکٹیویٹی، تجارت، ڈیجیٹل روابط، لچکدار سپلائی چین، دفاع، تعلیم اور ثقافتی تبادلے کے ذریعے علاقائی بلاک کے ساتھ تعلقات کو گہرا کرنے کے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔

اسرو کا 'ملبے سے پاک خلائی مشن' خلائی

اثاثوں کی حفاظت میں کلیدی کردار ادا کرے گا: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) نے بڑی تعداد میں لو ارتھ آربٹ (ایل ای او) سیٹلائٹ کنسٹریشنز یا سیٹلائٹ انٹرنیٹ کنسٹریشنز کے پھیلاؤ کے معاملے پر گرفت میں ہے جس کی وجہ سے خلائی ملبہ جمع ہوتا ہے اور وہ اس کے تخفیف اور روک تھام کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہا ہے۔ وزیر مملکت برائے خلاو سائنس ڈاکٹر جتیندر سنگھ آج راجیہ سبھا میں تحریری سوال کے جواب میں یہ بات کہی۔ وزیر نے مزید کہا کہ اسرو کا ملبے سے پاک خلائی مشن خلائی اثاثوں کی حفاظت اور ایکٹوڈیبریز ریمول اور دیگر ذرائع سے ملبے کی مزید پیداوار کو محدود کرنے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی کے لیے سیٹلائٹ برج عام طور پر چند ہزار سیٹلائٹس پر مشتمل ہوتے ہیں، جو اپنے متعلقہ مداری خولوں کے گرد مداری علاقوں میں تصادم کے خطرات کو نمایاں طور پر بڑھاتے ہیں۔ اگرچہ بہت سے بڑے برجوں میں خودمختار تصادم سے بچنے کی صلاحیتیں ہیں، کچھ سیٹلائٹ مدار میں ناکام ہو سکتے ہیں اور تصادم سے بچنے کے لیے تدبیر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ وزیر نے مزید کہا کہ چھوٹے سائز کے ناقابل ٹریک ملبے سے ایک اضافی خطرہ ہوتا ہے، کیونکہ اس طرح کے ملبے کو تصادم سے بچنے یا اس سے مناسب طور پر محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک اثر مشن کو ختم کرنے والے نقصان کا سبب بن سکتا ہے، سیٹلائٹ کو غیر فعال بناتا ہے اور مزید ملبہ پیدا کر سکتا ہے۔ سیٹلائٹس کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے، ملبے کی تخلیق کا مجموعی خطرہ اہم ہے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ کسی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا واقعہ، چاہے وہ آبادی والے مداری خول کے قریب تصادم یا حادثاتی طور پر ٹوٹنے کی وجہ سے ہوا ہو، ان خطرات کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ خلائی ملبے کی نگرانی اور تخفیف پر ہندوستان کی ادارہ جاتی مصروفیت کو اجاگر کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ 1993 میں قائم ہونے والی انٹرایجنسی اسپیس ڈیبرس کوآرڈینیشن کمیٹی کو خلائی ملبے کی نگرانی اور تخفیف کے معاملات سے نمٹنے کے لیے سب سے زیادہ تسلیم شدہ ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ خلائی محکمہ کے تحت اسرو 1996 سے آئی اے ڈی سی کا رکن ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بیرونی خلا کے پرامن استعمال پر اقوام متحدہ کی کمیٹی خلائی ملبے کے تخفیف اور طویل مدتی پائیداری کے معاملات کو حل کرتی ہے۔ مصنوعی سیاروں کے اختتامی زندگی کو ضائع کرنے پر، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی خلائی پالیسی ہندوستانی خلائی پروگرام میں خلائی ملبے کے تخفیف سے متعلق بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ رہنما خطوط کو اپنانے کا حکم دیتی ہے۔ ملبے سے پاک خلائی مشن پہل، جس کی سربراہی اسرو نے کی ہے، مصنوعی سیاروں کی زندگی کے اختتام کے بارے میں رہنما خطوط کو نافذ کرنے کی طرف ایک فعال قدم ہے۔

اردو اسکولوں اور مدارس کیلئے جمعرات کو

نصف دن کی چھٹی کی منظوری دی جائے: مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے ناظم جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب نے اپنے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ محکمہ تعلیم بہار نے سرکاری اسکولوں کے لئے سنیچر کے نصف دن کی چھٹی کی منظوری کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس سے اسکولوں کے اساتذہ کو راحت ملی ہے اور قدیم روایت کی پاسداری بھی ہوئی ہے؛ تاہم اردو اسکولس اور مدارس جہاں ہمیشہ سے جمعہ کو مکمل دن کی سرکاری چھٹی کا معمول جاری ہے ایسے اسکولوں اور مدارس کے لئے نوٹیفکیشن میں جمعرات کے آدھے دن کی چھٹی کی کوئی صراحت نہیں ہے، جس کی وجہ سے اردو اسکولوں اور مدارس کے اساتذہ میں بے حد بے چینی پائی جا رہی ہے، یہ بات اصولی ہے کہ اگر اتوار کی رعایت کرتے ہوئے سنیچر کو نصف دن کی چھٹی کا منظوری نامہ جاری ہوا ہے تو جمعہ کی چھٹی کی رعایت کرتے ہوئے جمعرات کو بھی نصف دن کی چھٹی منظور کی جائے اور اس کے لئے واضح منظوری نامہ جاری ہو، ایسا نہیں کرنے کی صورت میں اردو اسکولوں اور مدارس کے اساتذہ کو اس رعایت کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا اور خواہ مخواہ سنیچر کو آدھے دن چھٹی کرنے کی وجہ سے تعلیمی نظام میں خلل بھی واقع ہوگا۔ اس لئے جناب ناظم صاحب نے اپنے اس پریس ریلیز کے ذریعہ محترم وزیر تعلیم حکومت بہار اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ ذمہ داران سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور جلد از جلد متعلقہ محکمہ کی طرف سے اردو اسکولوں اور مدارس کے لئے جمعرات کے نصف دن کی چھٹی کا واضح منظوری نامہ جاری کیا جائے؛ تاکہ سابقہ روایت کی پاسداری بھی ہو اور ان اداروں کے اساتذہ کو مساوی فائدہ بھی حاصل ہو سکے۔

بھارتی الیکٹرانکس برآمدات 11 گنا بڑھ کر 24.4 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی

خواتین کی افرادی قوت ۳۰ر فیصد کے قریب رہی

نئی دہلی: ہندوستان کی الیکٹرانکس برآمدات مالی سال 2025-26 میں 11 گنا سے زیادہ بڑھ کر 4.24 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں، حکومت کے ذریعہ شیئر کردہ اعداد وشمار کے مطابق، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم میں تقریباً 30 فیصد افرادی قوت خواتین پر مشتمل ہے۔ ریلیز کے مطابق، ہندوستان کی ڈیجیٹل اکانومی اب جی ڈی پی کے 14 فیصد تک ہے، جیسا کہ پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (پی ایل آئی) اسکیم، الیکٹرانکس کمپوننٹس مینوفیکچرنگ اسکیم (ای سی ایم ایس)، انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن (آئی ایس ایم) جیسے اہم اقدامات نے ہندوستان کی گھریلو مینوفیکچرنگ کو تقویت دی ہے۔ ذرائع کے مطابق الیکٹرانک سامان اب ہندوستان کا تیسرا سب سے بڑا برآمدی زمرہ بن گیا ہے، مالی سال 2025 میں برآمدات 47.96 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہیں۔ الیکٹرانکس کی برآمدات اسی مدت میں 38,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر 24.4 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئیں۔ اہم سنگ میل کا اشتراک کرتے ہوئے، رپورٹ میں روشنی ڈالی گئی، ہندوستان دنیا کے دوسرے سب سے بڑے موبائل فون بنانے والے کے طور پر ابھرا ہے، مالی سال 2014-15 میں موبائل فونز 153 ویں سب سے بڑی برآمدی شے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں ہندوستان کی سب سے بڑی برآمدی مصنوعات بن گئے ہیں۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ 2014-15 میں پیداوار 000,18 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 27.6 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ اسی وقت، ہندوستان کی موبائل فون کی برآمدات میں 165 گنا اضافہ ہوا ہے، جو اس مدت کے دوران 1,500 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2.59 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ اس شعبے نے 12 لاکھ ملازمتیں بھی پیدا کی ہیں، موبائل مینوفیکچرنگ میں خواتین کا حصہ تقریباً 70 فیصد ہے۔

رام موہن نائیڈو نے ہر گھر ترنگا مہم ۲۰۲۶ء کے تحت ترنگا ریلی کو جھنڈی دکھائی

نئی دہلی: شہری ہوابازی کی وزارت نے ہر گھر ترنگا مہم 2026 کے تحت یوم آزادی کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر آج ایک ترنگا ریلی کا اہتمام کیا۔ شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر جناب کنجراپو رام موہن نائیڈو نے شہری ہوابازی کے وزیر مملکت، شری موہول موہلدھر کی موجودگی میں ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ تقریبات کا آغاز شری کنجراپو رام موہن نائیڈو اور شری مرلی دھر موہول کے ذریعہ ایک ڈیجیٹل ویڈیو وال کے افتتاح کے ساتھ ہوا، اس کے بعد معززین اور شرکا کی طرف سے وندے ماترم گانا شروع ہوا۔ اس کے بعد ترنگا ریلی کو شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر جناب کنجراپو رام موہن نائیڈو نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ وزارت کے افسران اور عملہ، اس سے منسلک اور ماتحت دفاتر، پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس اور خودمختار اداروں نے قومی پرچم اٹھائے ہوئے جلوس میں شمولیت اختیار کی۔ ریلی اڑان بھون سے راجیو گاندھی بھون کے ایوی ایشن پارک تک چلی جس میں شری کنجراپو رام موہن نائیڈو، شری مرلیدھر موہول اور شری سمیر کمار سنہا شریک دستے کی قیادت کر رہے تھے۔ ریلی میں افسران اور عملے کی پرجوش شرکت دیکھی گئی، جو ترنگے کے ساتھ تقریبات میں شامل ہوئے، جو یوم آزادی کی تقریبات سے وابستہ اتحاد اور قومی فخر کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔

وزارت دفاع نے بھارتی فضائیہ کے ۶۰

طیاروں کیلئے ایک لاکھ کروڑ روپئے کا ٹینڈر جاری کیا

نئی دہلی: کارگو طیاروں کے اپنے پرانے بیڑے کو تبدیل کرنے کے لیے، وزارت دفاع نے آج ہندوستانی فضائیہ کے لیے 60 ملٹی رول ٹرانسپورٹ طیارے خریدنے کے لیے تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے کا ٹینڈر جاری کیا۔ ہندوستانی ایروناٹکس لمیٹڈ، ٹاٹا اور مہندرا سمیت متعدد ہندوستانی کمپنیوں کو ٹینڈر جاری کیا گیا ہے۔ دفاعی عہدیداروں نے کہا کہ پروگرام میں ہندوستانی کمپنیاں مرکزی کردار میں ہوں گی۔ مہندرا ڈیفنس نے اپنا C-390 ٹرانسپورٹ طیارہ پیش کرنے کے لیے برازیل کے ایمبریر کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، جب کہ ٹاٹا لاک ہیڈ مارٹن کے ساتھ اپنا C-130 طیارہ پیش کرنے کے لیے جا رہا ہے، جو پہلے سے ہی خصوصی آپریشنز کے لیے ہندوستانی فضائیہ میں موجود ہے۔ اس پروگرام میں ہندوستانی فضائیہ میں شامل ہونے والے تقریباً 20 فیصد طیاروں کو فلائی اوے حالت میں دیکھا جائے گا، جب کہ باقی 60 فیصد سے زیادہ دیسی مواد کے ساتھ ہندوستان میں تیار کیے جائیں گے۔ یہ طیارہ ہندوستانی کمپنیوں اور اصل سازوسامان بنانے والی کمپنی ایچ اے ایل کے درمیان مشترکہ منصوبوں کے ذریعے ہندوستان میں بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ، آئی اے ایف پہلے سے ہی C-295 ٹرانسپورٹ طیاروں پر ایئربس کے ساتھ کام کر رہا ہے، کیونکہ ان میں سے تقریباً 70 کو افواج میں شامل کیا جائے گا، جن میں سے زیادہ تر ہندوستان میں بنائے جائیں گے۔ ہندوستانی فضائیہ نے پہلے ہی اپنے جدید منصوبے کے ایک حصے کے طور پر 114 رافیل لڑاکا طیاروں کی خریداری کے لیے ٹینڈر جاری کیا ہے، جب کہ وہ اپنے ہاک جیٹ ٹرینرز کو تبدیل کرنے کے لیے 100 سے زیادہ ٹرینر طیاروں کو شامل کرنے اور لڑاکا جیٹ سکواڈرن کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اپنے پائلٹوں کو تربیت دینے کی صلاحیت کو بڑھانے پر بھی غور کر رہی ہے۔ ہندوستانی فضائیہ ایم ٹی اے طیاروں کو ہوا میں طیاروں میں ایندھن بھرنے اور سامان اور فوجیوں کو تیز رفتاری سے لے جانے کے لیے ٹینکرز کے طور پر بھی استعمال کر سکتی ہے۔

بھارت۔انڈونیشیا نے دفاعی

تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

لکھنؤ: ہندوستان اور انڈونیشیا نے یہاں 12 ویں آرمی ٹو آرمی اسٹاف بات چیت (AAST) کا انعقاد کیا، جس میں دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے، مہارت کے تبادلے کو بڑھانے اور فوجی سے فوجی تعلقات کو گہرا کرنے پر بات چیت کی گئی۔ بھارتی دفاعی ذرائع نے کہا کہ 12 ویں انڈیا-انڈونیشیا آرمی ٹو آرمی اسٹاف بات چیت،، 11-13 اگست 2026 کو لکھنؤ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ہندوستانی فوج کے وفد نے انڈونیشیائی فوج کے وفد کے ساتھ بات چیت کی۔ اس نے مزید کہا،" بات چیت میں دوطرفہ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے، مشترکہ تربیت کے دائرہ کار کو بڑھانے، مہارت کے تبادلے کو بڑھانے اور فوجی سے فوجی تعلقات کو گہرا کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی، جبکہ ایک مضبوط ہندوستان-انڈونیشیا اسٹریٹجک شراکت داری کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ گزشتہ ماہ وزیر اعظم نریندر مودی انڈونیشیا کے تین روزہ دورے پر تھے۔ دورے کے دوران پی ایم مودی نے انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے ساتھ بات چیت کی، انڈونیشیا کی پارلیمنٹ سے خطاب کیا اور ہندوستانی کمیونٹی کے پروگرام میں شرکت کی۔ اپنی میٹنگ کے دوران، پی ایم مودی اور صدر سوبیانتو نے دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا اور عالمی اور کثیر جہتی مفادات کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے ہند-بحرالکاہل میں امن اور خوشحالی کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ رہنماؤں نے تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، سمندری تعاون، توانائی، صحت کی دیکھ بھال اور فارما، خلائی، اہم معدنیات اور نایاب زمین، ثقافت، سیاحت، اور عوام سے عوام کے تبادلے پر مشتمل ہندوستان-انڈونیشیا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا۔ دونوں فریقین نے متعدد دوطرفہ دستاویزات کے تبادلے کا مشاہدہ کیا، جن میں میری ٹائم سیفٹی اینڈ سیکیورٹی، خلائی تعاون، دفاع، اسٹیل سپلائی چین، نایاب زمین، صحت، زراعت اور سائنس وٹیکنالوجی سمیت دیگر شامل ہیں۔ پی ایم مودی اور صدر سوبیانتو نے یوگیکارتا میں یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثہ پرمبنان مندر کی بحالی کے منصوبے کا مشترکہ طور پر افتتاح کیا۔

بھارت تجارتی معاہدے پر امریکہ کے ساتھ باقاعدہ رابطے میں ہے: کامرس سکریٹری

ہندوستان مجوزہ دو طرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت کے لیے امریکہ کے ساتھ باقاعدہ رابطے میں ہے

نئی دہلی: ہندوستان مجوزہ دوطرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت کے لیے امریکہ کے ساتھ باقاعدہ رابطے میں ہے۔ کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے جمعرات کو یہ بات کہی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ دونوں فریق فروری میں طے شدہ فریم ورک ڈیل کے لیے پرعزم ہیں۔ اگروال نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، "ہم تجارتی معاہدے پر امریکی فریق کے ساتھ مصروف ہیں اور ہمارے رابطے باقاعدہ ہیں۔" دونوں ممالک نے فروری میں بی ٹی اے کے پہلے مرحلے کی شکل کو حتمی شکل دی تھی۔ تاہم، امریکی ٹیرف کے منظرنامے میں تبدیلیوں نے مذاکرات کے نئے دور کو جنم دیا ہے۔ امریکی سپریم کورٹ کے فیصلے نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے عائد کردہ پہلے کے باہمی ٹیرف کے ڈھانچے کو ختم کرنے کے فیصلے نے ٹائم لائن میں مزید پیچیدگی کا اضافہ کیا، حالانکہ حکام نے پہلے یہ برقرار رکھا ہے کہ فریم ورک ڈیل کی بنیادیں بڑی حد تک مکمل ہیں اور دونوں فریق صرف دستخط کرنے کے صحیح وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ بھارت کو اس وقت اپنی اشیا پر اضافی 10 فیصد ڈیوٹی کا سامنا ہے سیکشن 301 کی تحقیقات کے تحت جو امریکہ میں مبینہ طور پر جبری مشقت کے خدشات کا جائزہ لے رہی ہے۔ زیادہ اہم مسئلے پر، امریکی سینیٹ کے روسی تیل کے ٹیرف بل پر اگروال نے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا، اسے اندرونی قانون سازی کا عمل قرار دیا۔ اس ماہ کے شروع میں سینیٹ کی بھاری اکثریت سے منظور ہونے والا یہ بل صدر ٹرمپ کو اختیار دے گا کہ وہ روسی تیل اور گیس کے سب سے بڑے پانچ درآمد کنندگان کی اشیا پر 100 فیصد محصولات عائد کریں، اس فہرست میں بھارت اور چین شامل ہیں، ان الزامات پر کہ اس طرح کی تجارت یوکرین میں روس کی جنگ میں مدد کر رہی ہے۔ ایک سرکاری ذریعہ نے بل کو تشویش کا معاملہ قرار دیا لیکن کہا کہ ہندوستان پیشرفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور متعدد سطحوں پر امریکی ہم منصبوں کے ساتھ رابطے میں ہے۔ ذریعہ نے ہندوستان کی یو پی آئی اصلاحات کو تجارتی بات چیت سے جوڑنے کی تجاویز کو بھی پیچھے دھکیل دیا، اس طرح کے دعووں کو گمراہ کن اور حقیقت میں غلط قرار دیا۔ اگروال نے کہا کہ ایک کام کرنے والا تجارتی معاہدہ ہندوستان-امریکہ تجارتی تعلقات میں زیادہ استحکام اور پیشین گوئی لائے گا، جس سے دونوں اطراف کے کاروبار زیادہ اعتماد کے ساتھ منصوبہ بندی کر سکیں گے۔ وزارت تجارت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان بقایا تجارتی مسائل کو حل کرنے کے لیے امریکی حکام کے ساتھ فعال طور پر مشغول رہتا ہے اور بی ٹی اے کو جلد از جلد ختم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے کہا ہے کہ معاہدے کی پہلی قسط صرف اس وقت نافذ العمل ہوگی جب امریکہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہندوستان کو اپنے برآمدی حریفوں بشمول سری لنکا، بنگلہ دیش، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویت نام، انڈونیشیا اور ملائیشیا پر تقابلی ٹیرف کا فائدہ ملے گا، یہ سبھی امریکی مارکیٹ میں ہندوستان کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔

آزادی اخوت، انصاف، برابری کے ساتھ ترقی اور مذہب پر عمل کرنے کیلئے ملی ہے

یوم آزادی کی ایسی نشستیں تاریخ کے اہم واقعات کو تازہ کرنے اور نئی نسل کو حقیقتِ حال سے واقف کرانے کا ذریعہ ہیں: محمد عالم قاسمی

پھلواری شریف پٹنہ: یوم آزادی کی مناسبت سے آل انڈیا ملی کونسل کے زیر اہتمام جمعرات کو ایک اہم آن لائن میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت امیر شریعت حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی صاحب، کارگزار صدر آل انڈیا ملی کونسل، نئی دہلی نے فرمائی۔ اجلاس میں آزادی ہند کی تاریخ، علماء و مسلمانوں کی قربانیاں، دستور ہند کی اہمیت، موجودہ حالات، قومی یکجہتی اور نئی نسل کو تاریخ سے روشناس کرانے کے حوالے سے اہم گفتگو ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز مفتی محمد جمال الدین قاسمی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ یوم آزادی کی یہ نشست محض رسمی پروگرام نہیں بلکہ آزادی کی تاریخ کو سمجھنے اور اس کے تحفظ کے لیے آئندہ کی ذمہ داریوں پر غور کرنے کا موقع ہے۔ انگریز تجارت کے بہانے ہندوستان آئے اور رفتہ رفتہ سیاسی و معاشی اقتدار پر قابض ہو گئے۔ علماء نے اس غلامی کے خلاف خاموشی اختیار نہیں کی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے تاریخی فتویٰ سے لے کر 1857ء کی جنگِ آزادی اور شاملی کی جدوجہد تک علماء و مسلمانوں نے نمایاں قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آزادی کسی ایک طبقے یا جماعت کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں، تاہم اس کے مختلف مراحل میں علماء و مسلمانوں کا کردار نمایاں رہا۔ 1947ء میں آزادی حاصل ہونے کے بعد اس کی حفاظت کی نئی ذمہ داری شروع ہوئی۔ حقیقی آزادی یہ ہے کہ ہر شہری کو عزت، امن، انصاف، مساوات اور بنیادی حقوق حاصل ہوں۔ کسی شہری کو مذہب، ذات یا زبان کی بنیاد پر اس کے جائز حقوق سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ حضرت نے دستورِ ہند اور قانون کی بالادستی پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ظلم کسی بھی شخص یا طبقے پر ہو، اس کے خلاف قانون و آئین کے دائرے میں آواز بلند کرنی چاہیے۔ ملک کی ترقی اور استحکام کے لیے مختلف مذاہب و طبقات کے درمیان محبت، اعتماد اور احترام ضروری ہے۔ انہوں نے علماء، دانشوروں، ملی تنظیموں اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع کے ذریعے آزادی کی تاریخ اور اسلاف کی قربانیوں کو نئی نسل تک پہنچایا جائے۔ مزید فرمایا کہ یونیفارم سول کوڈ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مذہب پر عمل کرنے سے روکنے کے لیے بنایا جا رہا ہے، جس کی مخالفت ہر ممکن ہونی چاہیے۔ مولانا سید امانت حسین صاحب نے کہا کہ آزادی ایک عظیم نعمت ہے اور ہماری تاریخ کو محفوظ رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مسلمان ہندوستان کی تاریخ، تہذیب

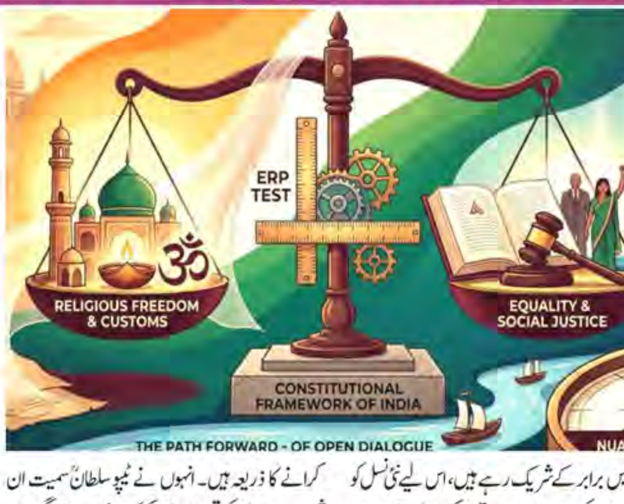

اور تعمیر میں برابر کے شریک رہے ہیں، اس لیے نئی نسل کو اپنے اسلاف کی خدمات سے واقف کرانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں بلکہ اخلاق، محبت، کردار اور انسانیت سے دینا چاہیے اور ہر شعبے میں آزادی، عزت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کوشش ہونی چاہیے۔ صدر آل انڈیا ملی کونسل بہار ڈاکٹر مولانا محمد عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ یوم آزادی کی ایسی نشستیں تاریخ کے اہم واقعات کو تازہ کرنے اور نئی نسل کو حقیقتِ حال سے واقف کرانے کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے ٹیپو سلطانؒ سمیت ان شخصیات اور علماء کی قربانیوں کا ذکر کیا جنہوں نے انگریزی اقتدار کے خلاف جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی مشترکہ تہذیب، باہمی احترام اور کثرت میں وحدت ہے، اس لیے جمہوریت، سیکولرازم، انصاف اور آئینی اقدار کا تحفظ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی صاحب نے آزادی کو عظیم نعمت قرار دیتے ہوئے ہندوستان کی قدیم تہذیب اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے صدیوں سے ساتھ رہنے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی تاریخ میں علماء و مسلمانوں، خصوصاً علمائے صادق پور کی خدمات کو سامنے لانا چاہیے۔ موجودہ حالات میں نفرت کے بجائے آئین، جمہوریت، انصاف اور قومی یکجہتی کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مفتی محمد نافع عارفی جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل، بہار نے اپنے ابتدائی گفتگو میں کہا کہ 15 اگست صرف جشن کا دن نہیں؛ بلکہ آزادی کی جدوجہد، اسلاف کی قربانیوں اور ملک کی تعمیر میں ان کے کردار کو یاد کرنے کا موقع بھی ہے۔ انہوں نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے تاریخی فتویٰ اور علماء کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کا حقیقی مفہوم ظلم، جبر اور ناانصافی سے نجات، بنیادی حقوق کا تحفظ اور قانون و انصاف کی بالادستی ہے۔ ڈاکٹر مولانا سجاد احمد ندوی نے کہا کہ آزادی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اس کی قدر کرنا اور اس کی حفاظت ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آزادی کا حقیقی مفہوم صرف بیرونی غلامی سے نجات نہیں، بلکہ ہر شہری کے لیے انصاف، مساوات، عزت اور مذہبی آزادی کا تحفظ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی اور امن کے لیے باہمی محبت، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کو فروغ دینا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ظفر عالم، عالم گنج پٹنہ نے کہا کہ جنگِ آزادی میں علماء و مسلمانوں کی قربانیوں کو مختلف پروگراموں کے ذریعے عوام، خصوصاً نئی نسل کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے انگریزوں کے ہندوستان آنے اور رفتہ رفتہ اقتدار پر قبضہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تعلیم، تاریخی شعور اور اخلاق تربیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور باہمی بھائی چارے کی روایت کو مزید مضبوط کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ سکریٹری تکنیکی تعلیم آل انڈیا ملی کونسل، نئی دہلی جناب نجم الحسن نجمی نے طبیعت کی ناسازی کے باعث مختصر گفتگو کی۔ انہوں نے یوم آزادی کے موقع پر تمام اہل وطن کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملک کے امن، سلامتی اور اتحاد کے لیے دعا اور عملی کردار کی ضرورت پر زور دیا اور شرکائے اجلاس سے اپنی صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست کی۔ جناب محفوظ صاحب نے آزادی کی جدوجہد میں علماء و مسلمانوں کے کردار کو سوشل میڈیا کے ذریعے نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان بڑی تعداد میں موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، اس لیے مختصر ویڈیوز، مضامین اور تاریخی مواد کے ذریعے انہیں اپنے اسلاف کی قربانیوں اور ہندوستان کی مشترکہ تاریخ سے روشناس کرایا جائے۔

بھارت اور انڈونیشیا نے مالیاتی شعبے میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: مالیاتی اور کارپوریٹ امور کی مرکزی وزیر نرملا سیتا رمن نے 12 اگست کو جے پور میں انڈونیشیا کے نائب وزیر خزانہ جوڈا اگونگ سے ملاقات کی، جس میں مالیاتی شعبے کی ترقی اور بین الاقوامی مالیاتی خدمات میں قریبی تعاون سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دوطرفہ میٹنگ برکس وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنرز (ایف ایم سی بی جی) کی میٹنگ کے موقع پر ہوئی۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر کہا کہ بات چیت کے دوران سیتا رمن نے دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطح کے سفارتی دوروں کے بعد دوطرفہ تعلقات میں ہونے والی پیش رفت پر روشنی ڈالی۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر کہا مرکزی وزیر برائے خزانہ اور کارپوریٹ امور محترمہ نے کل جے پور، راجستھان میں برکس وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنرز کی میٹنگ کے موقع پر انڈونیشیا کے نائب وزیر خزانہ جناب جوڈا اگونگ سے ملاقات کی۔ اقتصادی اور مالیاتی تعلقات کو فروغ دینا رہنماؤں نے مالیاتی خدمات اور دوطرفہ تجارت میں مخصوص آپریشنل فریم ورک کو چھوتے ہوئے معاشی مشغولیت کو بڑھانے کیلئے انتظامی اور پالیسی میکانزم پر توجہ مرکوز کی۔ دونوں رہنماؤں نے مالیاتی شعبے کی ترقی سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

بھارت اور مصر نے برکس میٹنگ میں مقامی کرنسی کے تجارتی تصفیے

نئی دہلی: ہندوستان اور مصر نے مالیاتی ٹکنالوجی میں زیادہ تعاون اور مقامی کرنسیوں میں دوطرفہ تجارت کے تصفیہ پر تبادلہ خیال کیا کیونکہ دونوں ممالک برکس کے ساتھ اپنی مصروفیت کے ذریعہ مالی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے خواہاں ہیں۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جب وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے برکس وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنرز کی جے پور میں 12 اگست کو میٹنگ کے موقع پر اپنے مصری ہم منصب احمد کوچوک سے ملاقات کی تو ان مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزارت کے مطابق، دونوں وزراء نے ''مقامی کرنسیوں میں تجارت کے حل'' کے ساتھ ساتھ فن ٹیک اور اختراع میں منظم تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت ایسے وقت میں ہوئی جب ہندوستان سرحد پار تجارت اور ادائیگیوں میں مقامی کرنسیوں کے استعمال کو بڑھانا چاہتا ہے۔ برکس ممالک سرحد پار ادائیگیوں کو آسان بنانے اور لین دین کے اخراجات کو کم کرنے کے لیے اپنے تیز ادائیگی کے نظام اور مرکزی بینک کی ڈیجیٹل کرنسیوں کو جوڑنے کے طریقے بھی تلاش کر رہے ہیں۔ سیتا رمن اور کوچوک نے فنانس میں ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے استعمال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے پراجیکٹ کی ترقی اور نجی سرمایہ کو متحرک کرنے میں نیو ڈیولپمنٹ بینک (این ڈی بی) کے زیادہ کردار پر تبادلہ خیال کیا۔

بھارت اور افریقہ کے تعلقات محض
بیانات سے آگے بڑھ کر جامع شراکت داری میں تبدیل

پورٹ لوئس: بھارت اور افریقہ کے درمیان تاریخی تعلقات اب سیاسی یکجہتی سے آگے بڑھ کر تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، ٹیکنالوجی، صحت، تعلیم، مصنوعی ذہانت، خلائی شعبے، اہم معدنیات اور توانائی سمیت متعدد شعبوں پر محیط جامع شراکت داری کی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ بھارت نے نوآبادیاتی دور کے بعد افریقی ممالک کی حمایت سے لے کر عدم وابستہ تحریک اور عالمی اداروں میں افریقی مفادات کی وکالت تک اہم کردار ادا کیا ہے۔ 2023 میں بھارت کی جی 20 صدارت کے دوران افریقی یونین کو جی 20 کا مستقل رکن بنانے میں نئی دہلی نے کلیدی کردار ادا کیا، جس سے بھارت افریقہ تعلقات کو مزید تقویت ملی۔ تعلیم اور صلاحیت سازی بھی اس شراکت داری کا اہم ستون ہے۔ ہزاروں افریقی شہری بھارت کے آئی ٹی ای سی پروگرام کے تحت تربیت حاصل کر چکے ہیں، جبکہ پین افریقہ ای نیٹ ورک اور اس کے بعد ای۔ودیا بھارتی اور ای۔ آروگیہ بھارتی منصوبوں نے ٹیلی میڈیسن اور آن لائن تعلیم کے ذریعے افریقی ممالک کو بھارتی اداروں سے جوڑا ہے۔ دفاعی شعبے میں بھی بھارت افریقی افواج کی تربیت، اقوام متحدہ کی امن مشنز، انسداد دہشت گردی اور بحری سلامتی میں تعاون کر رہا ہے۔ بحر ہند، خلیج عدن اور افریقہ کے مشرقی ساحل پر بھارتی بحریہ کی انسدادِ قزاقی کارروائیاں اس تعاون کا اہم حصہ رہی ہیں۔ آنے والے برسوں میں ایجنڈا 2063 اور وکست بھارت 2047 کو باہم مربوط کر کے بھارت اور افریقہ قدرتی وسائل، انسانی صلاحیت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، توانائی اور پائیدار ترقی کے شعبوں میں عالمی سطح پر ایک مضبوط شراکت داری قائم کر سکتے ہیں۔

بھارت اور پانچ افریقی ممالک کے درمیان تجارتی معاہدے کی جانب اہم پیش رفت

نئی دہلی: بھارت اور پانچ رکنی سدرن افریقن کسٹمز یونین (SACU) نے ترجیحی تجارتی معاہدے پر مذاکرات شروع کرنے کے لیے شرائط وضوابط پر دستخط کر دیے ہیں۔ اس اتحاد میں جنوبی افریقہ، بوٹسوانا، نمیبیا، لیسوتھو اور ایسواتینی شامل ہیں۔ اس پیش رفت سے 2002 سے 2010 کے درمیان پانچ ادوار کے مذاکرات کے بعد تعطل کا شکار ہونے والی تجارتی بات چیت دوبارہ بحال ہو گئی ہے۔ مجوزہ معاہدہ طے پانے کی صورت میں یہ کسی افریقی علاقائی بلاک کے ساتھ بھارت کا پہلا بڑا تجارتی معاہدہ بن سکتا ہے اور بھارتی کمپنیوں کو تقریباً 5.6 کروڑ صارفین کی مارکیٹ تک ترجیحی رسائی حاصل ہوگی۔ بھارت گاڑیوں اور آٹو پارٹس، ادویات، مشینری، برقی آلات، کیمیکلز اور ٹیکسٹائل سمیت اہم مصنوعات پر درآمدی ڈیوٹی میں رعایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مالی سال 2025-26 میں بھارت نے SACU ممالک کو 5.7 ارب ڈالر کی اشیا برآمد کیں جبکہ وہاں سے درآمدات 2.9 ارب ڈالر رہیں۔ بھارت افریقی ممالک سے پلاٹینم گروپ دھاتوں، مینگنیز اور تانبے سمیت اہم معدنیات کی زیادہ قابل اعتماد فراہمی بھی چاہتا ہے، جو مینوفیکچرنگ، بیٹریوں اور صاف توانائی کی ٹیکنالوجی کے لیے اہم ہیں۔ دونوں فریق ایک متوازن، باہمی فائدے پر مبنی اور ترقی پر مرکوز تجارتی معاہدہ طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

سعودی میں بھارتی سفیر نے ریاض میں اپنے عہدہ کا جائزہ حاصل کر لیا

شری وپل IFS متعین سفیر ہند برائے سعودی عرب نے ریاض ایمبیسی میں اپنی نئی ذمہ داری کا جائزہ حاصل کر لیا

نئی دہلی: شری وپل IFS متعین سفیر ہند برائے سعودی عرب نے ریاض ایمبیسی میں اپنی نئی ذمہ داری کا جائزہ حاصل کر لیا۔ ایمبیسی آف انڈیا ریاض کی سائٹ پر جاری اطلاع کے مطابق اس موقع پر شری وپل کو مبادکباد دی گئی اور سعودی عرب ان کی کامیاب معیاد کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ شری وپل کا سعودی عرب میں بحیثیت سفیر متعین کیا جانا ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ شری وپل (IFS 1998) ریاض آنے سے قبل ریاست قطر بحیثیت سفیر ہند

خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ ریاض میں ڈاکٹر سہیل اعجاز خان کے جانشین ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر سہیل کے معیاد کی تکمیل پر ان کا تبادلہ وزارت خارجہ ہند کے ہیڈ کوارٹر دہلی کیا گیا ہے۔ مسٹر وپل سفارتی خدمات کا ایک طویل تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ اگست 2023 سے قطر میں ہندوستان کے سفیر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ مسٹر وپل نے 1994 میں انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی دہلی سے میکانیکل انجینئرنگ میں گریجویشن کیا۔ بعدازاں انھوں نے انڈین اسکول آف بزنس سے 2008 میں MBA کی تکمیل کی۔ انھوں نے 1998 میں انڈین فارن سروس میں شمولیت کے بعد قاہرہ، کولمبو، جنیوا اور دبئی میں ہندوستانی سفارتی مشنز میں مختلف اہم ذمہ داریاں نبھائیں۔ اپنے سفارتی کیریئر کے دوران وہ سیاسی و تجارتی تعلقات، ترقیاتی تعاون، اسلحہ میں تخفیف، بین الاقوامی سلامتی اور میڈیا امور جیسے اہم شعبوں سے وابستہ رہے۔ وہ وزارت خارجہ، نئی دہلی میں 2014 سے 2017 تک وزیر خارجہ کے دفتر میں ڈائریکٹر اور بعد ازاں جوائنٹ سیکریٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد 2017 سے 2020 تک دبئی میں ہندوستان کے قونصل جنرل مقرر کئے گئے، جہاں انہوں نے متحدہ عرب امارات میں مقیم ہندوستانی برادری کے ساتھ قریبی رابطہ رکھا اور دوطرفہ تعلقات کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مسٹر وپل 2020 سے 2023 کے دوران وزارتِ خارجہ میں جوائنٹ سیکریٹری (خلیجی امور) کے منصب پر فائز رہے اور خلیجی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے سفارتی تعلقات کی نگرانی کرتے رہے۔ خلیجی خطے سے متعلق ان کا وسیع تجربہ سعودی عرب میں ان کی نئی ذمہ داریوں میں یقینی طور پر معاون ثابت ہوگا۔ قطر میں اپنے دورِ سفارت کے دوران مسٹر وپل نے تجارت، توانائی، ثقافت اور عوامی روابط کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے ہمیشہ اعلیٰ سطحی روابط اور اسٹریٹجک شراکت داری کی اہمیت پر زور دیا تا کہ ہندوستان اور قطر کے تعلقات مزید مضبوط ہو سکیں۔ سفارتی مبصرین کے مطابق مسٹر وپل کی تقرری دونوں ممالک کے درمیان مضبوط اور بڑھتے ہوئے تعلقات کو مزید وسعت دینے کے ہندوستان کے عزم کی عکاس ہے۔

برکس سربراہی اجلاس سے پہلے، اجیت ڈوبھال کی چینی وزیر خارجہ سے ملاقات متوقع
نایاب معدنی راہداری: بھارت کی جنوبی ایشیا میں اسٹریٹجک برتری

نئی دہلی: قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) اجیت ڈوبھال کے اپنے چینی ہم منصب وانگ ای کے ساتھ سرحد پر بات چیت کے لیے بیجنگ کا دورہ کرنے کی توقع ہے۔ یہ دورہ، یا تو اس ماہ کے آخر میں یا ستمبر کے شروع میں، ایک اہم ہوگا، کیونکہ برکس سربراہی اجلاس ستمبر میں نئی دہلی میں ہے، اور چینی سپریم لیڈر شی جن پنگ اس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ سطحی ذرائع نے بتایا کہ این ایس اے ڈوبھال 2014 سے، وانگ کے ساتھ ہندوستان-چین سرحدی سوال کے لیے بھی خصوصی نمائندے ہیں اور جب کہ لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) کے ساتھ حالات پرسکون ہیں، جون 2020 کے گالوان جھڑپوں کے بعد کبھی کبھار آمنے سامنے ہونے کے علاوہ، یقیناً متضاد دعوے ہیں۔ ایل اے سی سے متعلق مسائل کو حل کرنے کا ایک نظام لداخ کے علاقے میں کور کمانڈر (لیفٹیننٹ جنرل) کی سطح پر ملاقاتیں ہیں۔ اگرچہ یہ ملاقاتیں کچھ عرصے میں نہیں ہوئیں (بھارتی فوج نے نسبتاً حال ہی میں ایک نئے کور کمانڈر کا تقرر کیا)، مقامی مسائل کو حل کرنے کے لیے نچلی سطح پر (عام طور پر ڈویژن یا بریگیڈ کمانڈر) نتیجہ خیز ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ ہندوستان اور چین نے اس ماہ کے شروع میں نئی دہلی میں WMCC یا ورکنگ میکانزم برائے رابطہ اور مشاورت کی میٹنگ بھی کی ہے۔ یہ ایک سفارت کاری زیر قیادت میٹنگ ہے، عام طور پر جوائنٹ سیکرٹری کی سطح پر، اور اس کا مقصد ایل اے سی کے ساتھ امن و سکون کو یقینی بنانا ہے۔ دیگر وزارتیں اور مسلح افواج بھی شامل ہیں۔

شمالی سمندری راستے میں تعاون کے لیے ہندوستان کی دلچسپی بڑھ رہی ہے: ولادیمیر پوتن

ماسکو: روسی صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ بھارت ان اہم ممالک میں شامل ہے جو روس کے ساتھ نادرن سی روٹ پر تعاون میں بڑھتی ہوئی دلچسپی دکھا رہے ہیں۔ چین اور دیگر ممالک بھی اس اہم آرکٹک بحری راستے کے حوالے سے روس کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ پوتن نے کہا کہ روس بین الاقوامی بحری قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے نادرن سی روٹ کے فوائد سے استفادہ کرنے کے لیے دوسرے ممالک کے ساتھ تعاون کے لیے تیار ہے۔ یہ آرکٹک راستہ یورپ اور ایشیا کے درمیان روایتی سوئز کینال کے راستے کے مقابلے میں سفر کا فاصلہ اور وقت کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ روسی صدر نے آرکٹک خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بعض قوتیں وہاں مصنوعی تناؤ پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ خطے میں بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیاں آرکٹک کے استحکام کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ بھارت اور روس پہلے ہی نادرن سی روٹ، آرکٹک جہاز رانی، جہاز سازی اور بھارتی ملاحوں کو قطبی علاقوں میں نیویگیشن کی تربیت دینے سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے امکانات پر بات چیت کر رہے ہیں۔

وراثت ووصیت شعور بیداری کا افتتاحی پروگرام

کنوینر اجلاس مولانا حبیب الرحمن حسامی کی اطلاع کے مطابق منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا کی جانب سے افرادِ ملت میں وصیت اور وراثت کے شرعی مسائل سے متعلق شعور بیدار کرنے کے لیے ایک خصوصی ورکشاپ بعنوان ''اسلام کا نظامِ وصیت وقانونِ وراثت'' 16 اگست 2026ء بروز اتوار صبح 10 بجے تا نمازِ ظہر بمقام مدینہ ایجوکیشن سنٹر، نزد حج ہاؤز، نامپلی، حیدرآباد منعقد ہوگا۔ اجلاس کی صدارت منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا کے صدر مولانا غیاث احمد رشادی کریں گے۔ اس موقع پر وصیت اور وراثت سے متعلق ایک خصوصی فارم، جو مسائلِ شریعت کی روشنی میں مفتیانِ کرام کے مشورے سے تیار کیا گیا ہے، متعارف کرایا جائے گا اور شرکاء کو اس کی خانہ پُری کے طریقۂ کار سے تفصیلی طور پر واقف کرایا جائے گا۔ مفتی محمد عبدالمہیمن اظہر القاسمی، نائب صدر صفا بیت المال انڈیا پریزنٹیشن پیش کریں گے، جبکہ مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی قاسمی اور مفتی محمد مجاہد خان قاسمی وصیت و وراثت سے متعلق اہم شرعی مسائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طریقۂ کار پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ اسی اجلاس کے دوران متعدد اہم کتابوں کا رسم اجراء بھی ہوگا جن میں مولانا غیاث احمد رشادی کی تین نئی کتابوں ''پہچانو! اپنے معبودِ حقیقی کو''، ''اسلامی ممالک کوئیز'' اور ''اخلاق وکردار کے ہیرے موتی'' کا اجراء بھی عمل میں آئے گا۔ اس کے علاوہ مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی اور مفتی محمد مجاہد قاسمی کی مشترکہ تالیف ''اسلام کا نظامِ وصیت وقانونِ وراثت'' اور مفتی محمد عبدالمہیمن اظہر القاسمی کی تصنیف ''وراثت کی تقسیم کیسے کریں؟'' کے تیسرے ایڈیشن کا بھی اجراء کیا جائے گا۔ کردار فاؤنڈیشن کے فاؤنڈر جناب نوشاد اختر انصاری بحیثیت مہمانِ خصوصی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ اجلاس کا آغاز حسبِ روایت صبح 10 بجے مقررہ وقت پر ہوگا۔ منتظمین نے شرکاء سے پابندیٔ وقت شرکت کی اپیل کی ہے۔ خاص طور پر صبح 10 بجے سے قبل جلسہ گاہ پہنچنے والے احباب کو ایک قیمتی کتاب بطور خصوصی تحفہ پیش کی جائے گی۔ باپردہ خواتین کے لیے محدود نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ مولانا حبیب الرحمان حسامی نے عامۃ الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اہم شرعی واصلاحی پروگرام میں کثیر تعداد میں اپنے احباب کے ساتھ شرکت کریں اور وصیت و وراثت کے اسلامی نظام سے متعلق ضروری معلومات حاصل کریں۔ جناب نوشاد اختر انصاری صاحب فاونڈر چیرمین کردار فاونڈیشن بحیثیت مہمان خصوصی تشریف لائیں گے اور اخلاق وکردار کے ہیرے موتی نامی کتاب کا اجراء فرمائیں گے۔

نائے ایم یو وائس چانسلر نے شعبہ نفسیات کی
سالانہ میگزین اور ذہنی صحت سے متعلق کتابچے کا اجرا کیا

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے پرووائس چانسلر پروفیسر ایم محسن خان اور رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر کے ہمراہ اے ایم یو کے شعبہ نفسیات کے سالانہ میگزین ''ڈیسائیفر'' کے 2025-26 ایڈیشن اور شعبے کی جانب سے تیار کردہ ذہنی صحت سے متعلق ایک کتابچے کا اجرا کیا۔ شعبہ نفسیات کے چیئرپرسن پروفیسر شاہ عالم نے یہ مطبوعات معززین کے ساتھ ہی ''ڈیسائیفر'' کی ادارتی ٹیم اور اے ایم یو کی سائیکولوجیکل سوسائٹی کے اراکین کو پیش کیں۔ پروفیسر نعیمہ خاتون نے اشاعتوں کی تیاری کو ممکن بنانے میں ادارتی ٹیم کی محنت کی تعریف کی اور ذہنی صحت سے متعلق کتابچے کی افادیت پر زور دیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ذہنی صحت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بیداری اور بہتر تفہیم کو فروغ دینے کے لیے اس کتابچے کو یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔ ''ڈیسائیفر'' اے ایم یو کے طلبہ کو نفسیات اور دنیا کے بارے میں ان کے تصورات وتجربات کے باہمی تعلق کو دریافت کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ ذہنی صحت سے متعلق کتابچہ شعبہ نفسیات کے پروفیسر شاہ عالم اور ڈاکٹر سارہ جاوید نے مرتب کیا ہے، جبکہ ڈاکٹر شبنم عالم نے اسے ہندی میں ترجمہ کیا۔ کتابچے میں ذہنی صحت سے متعلق مسائل کو طلبہ کے لیے آسان اور قابل فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے اور اسے طلبہ و دیگر قارئین کے لیے ایک آسان اور مفید رہنما کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔

فلپائن نے برہموس معاہدے کا خیر مقدم کیا، بھارت کو اہم دفاعی شراکت دار قرار دیا

منیلا: فلپائن نے بدھ کے روز کہا کہ بھارت سے حاصل کیے گئے براہموس سپرسونک کروز میزائل سسٹم کی فراہمی اچھی طرح سے آگے بڑھ رہی ہے، منیلا نے اس ہتھیار کو ''قابل اعتماد ڈیٹرنس'' کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا ہے کیونکہ یہ بحیرہ جنوبی چین میں کشیدگی کے درمیان اپنے علاقائی دفاع کو مضبوط بناتا ہے۔ ہندوستان میں فلپائن کے سفیر جوسل الف اگناسیو نے کہا کہ براہموس معاہدے نے نہ صرف فلپائن کی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کیا ہے بلکہ منیلا کے ہندوستان کو دفاعی شراکت دار کے طور پر دیکھنے کے انداز کو بھی بدل دیا ہے۔ اگناسیو نے جنوب مشرقی ایشیا پر ایک آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن گول میز پر بات کرتے ہوئے کہا، ''ڈیلیوری جاری ہے، اور ہم اس سے بہت خوش ہیں کہ بھارت کے ساتھ برہموس پروجیکٹ کس طرح چل رہا ہے۔ ان اطلاعات کے بارے میں پوچھے جانے پر کہ فلپائن بھارت سے برہموس کی نو اضافی بیٹریاں حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اگناسیو نے کوئی مخصوص نمبر یا ٹائم لائن نہیں بتائی لیکن اشارہ دیا کہ منیلا تعاون کو آگے بڑھانے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ برہموس سسٹم فلپائن کو حقیقی قابل اعتماد ڈیٹرنس دے رہا ہے اور علاقائی چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کی ملک کی کوششوں میں فٹ بیٹھتا ہے۔ اگناسیو نے کہا، ''ہمارے لیے، برہموس کا حصول ہماری مسلح افواج کی جدید کاری میں معاونت کرتا ہے اور ہمیں قابل اعتماد ڈیٹرنس فراہم کرتا ہے کیونکہ ہم اپنی علاقائی دفاعی پوزیشن کو بہتر بناتے ہیں۔'' ایلچی نے کہا کہ برہموس پروجیکٹ نے فلپائنی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کے اندر ہندوستان کے موقف کو بڑھانے میں بھی مدد کی ہے۔ انہوں نے کہا، ''براہموس پروجیکٹ نے جو کچھ کیا وہ یہ ہے کہ فلپائن کی دفاعی اور فوجی اسٹیبلشمنٹ کے سامنے ہندوستان کے پروفائل کو معیاری دفاعی ساز وسامان کے ایک قابل اعتماد اور قابل اعتماد ذریعہ کے طور پر بلند کیا جائے۔''

بھارت کا بحری نظام کو ڈیجیٹل بنانے کی جانب بڑا اقدام

نئی دہلی: بھارت اپنے بحری شعبے کی انتظامیہ کو جدید بنانے کے لیے ای سمودرا پلیٹ فارم کو آگے بڑھا رہا ہے، جس کا مقصد سی فیئررز، شپنگ کمپنیوں، بندرگاہوں اور دیگر متعلقہ اداروں کے لیے مختلف سرکاری خدمات کو ایک ہی ڈیجیٹل نظام میں یکجا کرنا ہے۔ ای سمودرا کے ذریعے سرٹیفکیٹس، درخواستوں، آن لائن ادائیگی، شکایات کے ازالے اور درخواستوں کی ریئل ٹائم نگرانی سمیت متعدد خدمات مکمل طور پر ڈیجیٹل کی جا رہی ہیں۔ اس کا مقصد روایتی دفتری کارروائی اور کاغذی نظام پر انحصار کم کر کے ڈیجیٹل فرسٹ اور فیس لیس گورننس کو فروغ دینا ہے۔ بھارت میں فعال سی فیئررز کی تعداد 2013 میں تقریباً 1.03 لاکھ تھی جو 2025 تک بڑھ کر 3.23 لاکھ سے زیادہ ہو گئی۔ اس تیز رفتار اضافے کے باعث حکومت ڈیجیٹل خدمات، شکایات کے فوری ازالے اور سی فیئررز کی فلاح و بہبود کے نظام کو مزید مؤثر بنانے پر توجہ دے رہی ہے۔ ای سمودرا بھارت کے وسیع تر میری ٹائم انڈیا ویژن 2023 اور میری ٹائم امرت کال ویژن 2047 کا بھی اہم حصہ ہے۔ سرکاری منصوبے کے تحت جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، آئی او ٹی، بلاک چین اور ڈیٹا اینالیٹکس کو بحری انتظامیہ میں شامل کر کے شفافیت، رفتار اور کاروبار میں آسانی بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جھارکھنڈ: آر ایس ایس اور ہندوتوا عناصر مظاہرین میں کھانا تقسیم کر رہے

جھارکھنڈ میں آر ایس ایس کے کارکنان اور ہندوتوا عناصر احتجاج کرنے والے طلبہ کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ سویم سیوکوں سے لے کر مصنفین تک، رانچی میں مظاہرین کیلئے حمایت کا سلسلہ جاری

جھارکھنڈ میں، جہاں غیر بی جے پی حکومت ہے، احتجاج کرنے والے طلبہ کو کھانا کھلانے والوں میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے کارکنان اور ہندوتوا گروہ شامل ہیں، جو جنتر منتر میں ہونے والے احتجاج سے یکسر مختلف صورتِ حال ہے۔ آر ایس ایس کے سویم سیوک بھیرو سنگھ نے کہا کہ ان کی ٹیم ۲۹ر جولائی سے جب رانچی میں احتجاج شروع ہوا تھا، مظاہرین طلبہ کو کھانا فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا گروپ، ٹیم بھیرو، سینکڑوں طلبہ کو دن میں دو بار، ایک بار دوپہر کو اور ایک بار رات کو مفت کھانا فراہم کرتا ہے۔ سنگھ نے کہا، ''ہم ان طلبہ کی مدد کرتے ہیں۔ یہ ہمارے بچے ہیں، اور وہ اپنے جائز حقوق کے لیے لڑ رہے ہیں۔ زیادہ تر متوسط اور نچلے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی لڑ رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید بتایا کہ ہم روزانہ ۱۰۰۰ر سے زیادہ طلبہ کو کھانا فراہم کر رہے ہیں اور جب تک وہ اپنے مطالبات کے ساتھ یہاں رہیں گے، اس کام کو جاری رکھیں گے۔'' سنگھ نے کہا کہ ان کی ٹیم کے تقریباً ۵۰ر اراکین ان طلبہ کو کھانا پیش کرنے

آتے ہیں۔ سنگھ نے کہا کہ اس احتجاج کا سب سے قابل تحسین پہلو یہ ہے کہ اگرچہ ان کے حقوق کئی دہائیوں سے روکے گئے ہیں، وہ کسی کو گالی نہیں دے رہے۔ اس کے علاوہ ہندو جاگرن منچ کی ایک اور ٹیم بھی روزانہ احتجاجی مقام پر طلبہ کے لیے کھانا لے کر آتی ہے۔ منچ کے رکن رشی سہدیو نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ وہ گزشتہ ۱۲ر دنوں سے طلبہ کو کھانا فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف ۱۰ر اگست مایوسی کا دن تھا، جب اسمبلی کی طرف مارچ کے دوران پولیس کی لاٹھی چارج کے بعد بہت سے طلبہ نے کھانا نہیں کھایا۔ سہدیو نے کہا، ''ہماری ٹیم میں ۱۰ر سے ۱۲ر اراکین ہیں، اور ہم ان بچوں کی خدمت کرتے ہوئے بہت خوش ہیں۔ ایک اور ٹیم جس کی قیادت انجینئر اور ہندو موضوعات پر لکھنے والے روی سنگھ چودھری کر رہے ہیں، گزشتہ دو ہفتوں سے طلبہ میں کھانا تقسیم کر رہی ہے۔ کھانا پیش کرنے والے ایک ٹیم ممبر نے کہا: ''جب یہ احتجاج ۲۹ر جولائی کو جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں شروع ہوا، تو ان لوگوں نے اسی دن سے اپنی خدمت شروع کر دی۔ واضح رہے کہ جھارکھنڈ میں بھرتی کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں پر طلبہ کا یہ احتجاج جمعرات کو ۲۰ روین دن میں داخل ہو گیا، اور مظاہرین نے اپنے تمام مطالبات پورے ہونے تک احتجاج ختم نہ کرنے کا عزم کیا ہے۔ مزید برآں محمد جنید ملک، جنہوں نے دہلی کے جنتر منتر پر مظاہرین کو مفت کھانا اور پانی تقسیم کیا تھا اور مبینہ طور پر اس کیلئے انہیں پولیس کارروائی کا سامنا کرنا پڑا، ۷ر اگست کو جھارکھنڈ پہنچے اور وہ بھی احتجاجی مقام پر طلبہ کو کھانا بھی پیش کر رہے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پیرا ٹیبل ٹینس کھلاڑی نور جہاں نور علی جمانی سردار پٹیل اسپورٹس ایوارڈ سے سرفراز

گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی نے گاندھی نگر میں منعقدہ تقریب میں نور جہاں کو ایوارڈ پیش کیا۔ احمد آباد میں مقیم نور جہاں اڈانی ایئر پورٹ ہولڈنگز لمیٹڈ میں جونیئر افسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ انہیں اڈانی اسپورٹس لائن کی 'گرو ہے' پہل کے تحت اعلیٰ سطح کی کھیلوں کی تیاری کے لیے مسلسل تعاون بھی حاصل ہے۔

احمد آباد: بھارت کی نمبر ایک اور عالمی سطح پر 27 ویں رینکنگ کی پیرا ٹیبل ٹینس کھلاڑی نور جہاں نور علی جمانی کو گجرات حکومت کے باوقار سردار پٹیل اسپورٹس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی نے 12 اگست کو گاندھی نگر میں منعقدہ ایک تقریب میں انہیں یہ اعزاز پیش کیا۔ گجرات حکومت کے اسپورٹس، یوتھ اینڈ کلچرل ایکٹیویٹیز ڈپارٹمنٹ کی جانب سے دیا جانے والا سردار پٹیل اسپورٹس ایوارڈ ریاست کے اہم ترین کھیل اعزازات میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ایوارڈ بھارت کے 'آئرن مین' اور ملک کے سیاسی انضمام میں اہم کردار ادا کرنے والے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے نام سے منسوب ہے۔ یہ اعزاز ان کھلاڑیوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے غیر معمولی کارکردگی، عزم، استقامت اور مسلسل محنت کے ذریعے گجرات اور ملک کا نام روشن کیا ہو۔ نور جہاں نور علی جمانی پانچ سال کی عمر میں پولیو کا شکار ہو گئی تھیں۔ انہوں نے ابتدائی طور پر 2007 سے 2010 کے درمیان پیرا ٹیبل ٹینس میں حصہ لیا، تاہم اس کے بعد ایک دہائی سے زائد عرصے تک مسابقتی کھیلوں سے دور رہیں۔ 2022 میں مسابقتی ٹیبل ٹینس میں ان کی واپسی نے ان کے کھیل کی زندگی میں ایک نئے اور قابل ذکر باب کا آغاز کیا۔ کھیل میں واپسی کے بعد نور جہاں نے مسلسل عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اندور میں منعقدہ UTT پیرا سینئر نیشنل چیمپئن شپ 2025-26 میں اپنا خطاب کامیابی کے ساتھ برقرار رکھا۔ اس سے قبل وہ UTT نیشنل پیرا ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ کا خطاب بھی جیت چکی ہیں۔ ان شاندار کارکردگیوں کی بدولت نور جہاں اپنی کیٹیگری میں بھارت کی نمبر ایک کھلاڑی اور عالمی سطح پر 27 ویں نمبر کی کھلاڑی بننے میں کامیاب رہیں۔ احمد آباد میں مقیم نور جہاں اڈانی ایئر پورٹ ہولڈنگز لمیٹڈ (AAHL) میں جونیئر افسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ انہیں اڈانی اسپورٹس لائن کی 'گرو ہے' پہل کے تحت اعلیٰ سطح کی کھیلوں کی تیاری کے لیے مسلسل تعاون بھی حاصل ہے۔ ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد نور جہاں نے کہا کہ گجرات حکومت کی جانب سے یہ اعزاز ان کے لیے انتہائی خاص ہے اور انہیں مزید بلند اہداف مقرر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کامیابی انہیں فخر کے ساتھ بھارت کی نمائندگی کرنے کے عزم کو مزید مضبوط کرتی ہے۔ نور جہاں نے اب 2026 ایشین پیرا گیمز میں بھارت کی نمائندگی کے لیے جگہ بنانے کو اپنا اگلا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ مقابلے 18 سے 24 اکتوبر تک جاپان کے آیچی-ناگویا میں منعقد ہوں گے۔ نور جہاں ان مقابلوں کی تیاری کر رہی ہیں اور انہیں امید ہے کہ وہ بین الاقوامی پیرا اسپورٹس میں بھارت کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں میں ایک اور اہم باب کا اضافہ کرنے میں کامیاب ہوں گی۔ بھارت کی نمبر ایک اور دنیا کی 27 ویں رینکنگ کی پیرا ٹیبل ٹینس کھلاڑی نور جہاں نور علی جمانی کو گجرات حکومت کے باوقار سردار پٹیل اسپورٹس ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی نے 12 اگست 2026 کو گاندھی نگر میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب کے دوران انہیں اس باوقار اعزاز سے نوازا۔

بنگلہ دیش۔آسٹریلیا ٹیسٹ: ایک طرف حسن محمود نے ۶ وکٹ لے کر آسٹریلیا کی توڑی کمر، دوسری طرف مشیل اسٹارک نے رقم کی تاریخ

434 ویں ٹیسٹ وکٹ حاصل کرنے کے ساتھ ہی مشیل اسٹارک نے ہندوستان کے عظیم کپتان اور آل راؤنڈر کپل دیو کی بھی برابری کر لی ہے۔ کپل دیو نے 1978 سے 1994 کے دوران 131 ٹیسٹ میچ کھیل کر 434 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ آسٹریلیا اور بنگلہ دیش کے درمیان ڈارون میں جمعرات (13 اگست) کو شروع ہوئے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن ایسا نظارہ دیکھنے کو ملا جس کا شاید ہی کسی نے تصور کیا ہوگا۔

بنگلہ دیشی تیز گیند بازوں کے سامنے آسٹریلیا کی مضبوط مانی جانے والی بلے بازی بری طرح لڑکھڑا گئی اور پوری ٹیم صرف 198 رن پر آل آؤٹ ہوگئی۔ آسٹریلیا کی جانب سے صرف اسٹیون اسمتھ نے 71 رن کی اننگ کھیلی، ان کے علاوہ کوئی بھی بلے باز 30 رن کا بھی ہندسہ عبور نہیں کر سکا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تیز گیند باز حسن محمود نے 6، تسکین احمد اور عبادت حسین نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک بنگلہ دیش کی ٹیم نے ایک وکٹ کے نقصان پر 96 رن بنا لیے ہیں سلامی بلے باز تنزید حسن تمیم (32 ناٹ آؤٹ) اور مومن الحق (35 ناٹ آؤٹ) رن بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ سلامی بلے باز شادمان اسلام کو مشیل اسٹارک نے اپنا شکار بنایا، انہوں نے 20 رن بنائے۔ اس دوران آسٹریلیا کے تیز گیند باز مشیل اسٹارک نے ٹیسٹ کرکٹ میں ایک بڑی کامیابی اپنے نام کر لی ہے۔ بنگلہ دیش کے خلاف ڈارون میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ میں شادمان اسلام کی وکٹ لیتے ہی اسٹارک ٹیسٹ تاریخ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بائیں ہاتھ کے گیند باز بن گئے ہیں۔ 36 سالہ مشیل اسٹارک نے اس معاملے میں سری لنکا کے عظیم اسپنر رنگنا ہیراتھ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند بازوں کی فہرست میں ہندوستان کے عظیم کپتان کپل دیو کی برابری پر بھی پہنچ گئے ہیں۔ 434 ویں ٹیسٹ وکٹ حاصل کرنے کے ساتھ ہی مشیل اسٹارک نے ہندوستان کے عظیم کپتان اور آل راؤنڈر کپل دیو کی بھی برابری کر لی ہے۔ کپل دیو نے 1978 سے 1994 کے دوران 131 ٹیسٹ میچ کھیل کر 434 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اسٹارک نے یہ ہدف اپنے 106 ویں ٹیسٹ میچ میں ہی حاصل کر لیا۔

ابراہیم زدران اور اٹل کی سنچریوں سے افغانستان نے سیریز جیت لی

افغانستان نے چوتھے ایک روزہ میچ میں آئرلینڈ کو ۴۲ رنز سے شکست دے دی اور پانچ میچوں کی سیریز میں ۳۔۰ کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے

صدیق اللہ اٹل (۱۴۳ رن) اور ابراہیم زدران (۱۰۷ رن) کی سنچریوں کی بدولت افغانستان نے چوتھے ایک روزہ میچ میں آئرلینڈ کو ۴۲ رنز سے شکست دے دی اور پانچ میچوں کی سیریز میں ۳۔۰ کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ آئرلینڈ نے بدھ کو کھیلے گئے میچ میں ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری افغانستان کی ٹیم نے ابراہیم زدران اور صدیق اللہ اٹل کی سنچریوں کی بدولت نو وکٹوں پر ۳۴۳ رنز کا بڑا اسکور بنایا۔ افغانستان کے لیے درویش رسولی (۲۴)، عظمت اللہ عمرزئی (۱۵)، راشد خان (۱۱) اور رحمان اللہ گرباز (۱۲) نے بھی رنز بنائے۔ جواب میں آئرلینڈ نے ہار نہیں مانی، لیکن اس کے باوجود اس کی رنز کی تعاقبی مہم شاندار نہ بن سکی۔ ٹیم ۴۸ اوورز میں ۳۰۱ رنز پر آل آؤٹ ہوگئی اور ۴۲ رنز سے میچ ہار گئی۔ اینڈی بالبرنی کے ۱۰۹ رنز بھی ٹیم کو شکست سے نہ بچا سکے۔ آئرلینڈ کو اچھی شروعات ملی کیونکہ اس نے پیر کو کھیلے گئے سنسنی خیز میچ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے ان فارم رحمان اللہ گرباز کو دوسرے ہی اوور میں آؤٹ کر دیا۔ لیکن اس کی تمام خوشی جلد ہی ختم ہوگئی کیونکہ اٹل اور جدران نے آئرلینڈ کے بیشتر حصے میں زبردست بلے بازی کی۔ اس جوڑی نے ۲۳۱ رنز کی شراکت قائم کی، جو ایک روزہ کرکٹ میں افغانستان کی جانب سے دوسرے وکٹ کے لیے سب سے بڑی شراکت ہے۔ اس دوران انہوں نے کریم صادق اور محمد شہزاد کا ۱۶ سال پرانا ریکارڈ توڑ دیا، جنہوں نے اسکاٹ لینڈ کے خلاف ۲۱۸ رنز کی شراکت قائم کی تھی۔ زدران نے اپنی اننگز کے بیشتر حصے میں کلاسیکی کرکٹ کھیلی اور اسٹرائیک گھمانے پر انحصار کیا۔ اٹل زیادہ جارحانہ انداز میں کھیلے۔ انہوں نے لیگ اسپنر گیون ہوئے کے خلاف سیدھے شاٹس کھیلنے کے لیے مسلسل قدموں کا استعمال کیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ گیون ہوئے کو اپنی درست لینتھ سے ہٹانے کی سوچی سمجھی حکمت عملی تھی تاکہ انہیں حاوی ہونے سے روکا جا سکے، جیسا کہ انہوں نے گزشتہ میچ میں چار وکٹیں حاصل کر کے کیا تھا۔ زدران نے ۵۶ رگیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور پھر اپنی بلے بازی کی رفتار بڑھا دی۔ اگلے ۵۰ رنز انہوں نے ۵۱ رگیندوں پر بنائے اور اپنی ساتویں ایک روزہ سنچری مکمل کی۔ انہوں نے طویل قامت بائرن میک ڈونو اور لیام میکارتھی کی تیز اور باؤنسی گیندوں کا ڈٹ کر اور بہترین تکنیک کے ساتھ سامنا کیا۔ اٹل نے اپنی ۲۵ رویں سالگرہ کے موقع پر سنچری بنائی۔ انہوں نے مڈل اوورز میں شاندار سمجھ بوجھ کا مظاہرہ کیا اور مسلسل باؤنڈریز لگائیں، خاص طور پر اسپین کے خلاف، جب انہیں محسوس ہوا کہ اننگز کی رفتار سست پڑ رہی ہے۔ انہوں نے مسلسل نئی توانائی کے ساتھ بلے بازی کی اور گیند بازوں پر دباؤ برقرار رکھا۔ ایک وقت ایسا لگ رہا تھا کہ اٹل ۱۵۰ ریا اس سے زیادہ رنز بنائیں گے، لیکن لانگ آن کی جانب ایک غلط شاٹ کھیلنے کے باعث ان کی اننگز ۱۴۳ رنز پر ختم ہوگئی۔ اس وقت تک وہ ۱۷ ارچو کے اور چار چھکے لگا چکے تھے۔

حسن محمود کا کمال، بنگلہ دیش کی جانب سے آسٹریلیا کے خلاف کر دکھایا بہترین اسپیل

حسن محمود کی تباہ کن بولنگ کے سامنے آسٹریلیا کا مضبوط بیٹنگ آرڈر تاش کے پتوں کی طرح بکھر گیا

آسٹریلیا اور بنگلہ دیش کے درمیان پہلا ٹیسٹ مقابلہ ڈارون کے مراارا کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلا جا رہا ہے۔ ٹیسٹ کا پہلا دن بنگلہ دیش کے تیز گیند باز حسن محمود کے نام رہا، جنہوں نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے صرف 55 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں۔ حسن محمود کی تباہ کن بولنگ کے سامنے آسٹریلیا کا مضبوط بیٹنگ آرڈر تاش کے پتوں کی طرح بکھر گیا اور پوری ٹیم پہلی اننگز میں 198 رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی۔ حسن نے ٹیسٹ کرکٹ میں آسٹریلیا کے خلاف بنگلہ دیش کی جانب سے بہترین بولنگ اسپیل کا ریکارڈ اپنے نام کر لیا ہے۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ محمد رفیق کے نام تھا، جنہوں نے 2006 میں آسٹریلیا کے خلاف 62 رنز دے کر 5 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ حسن محمود نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کے 15 ویں میچ میں تیسری مرتبہ ایک اننگز میں 5 وکٹیں لینے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ مرتبہ ایک اننگز میں 5 وکٹیں لینے والے فاسٹ بولرز کی فہرست میں وہ دوسرے نمبر پر آ گئے ہیں۔ اس فہرست میں ان سے آگے صرف شہادت حسین ہیں، جنہوں نے یہ کارنامہ 4 مرتبہ انجام دیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ حسن محمود نے تینوں مرتبہ ایک اننگز میں 5 وکٹیں غیر ملکی سرزمین پر حاصل کی ہیں۔ آسٹریلیا کی جانب سے اسٹیو اسمتھ نے سب سے زیادہ 71 رنز بنائے۔ تاہم اسمتھ کے علاوہ کینگروز ٹیم کے دیگر بلے باز رنز بنانے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آئے۔ 198 رنز آسٹریلیا کا ٹیسٹ کرکٹ میں بنگلہ دیش کے خلاف سب سے کم اسکور بھی ہے۔ اس سے قبل 2017 میں بنگلہ دیش کے خلاف آسٹریلیا کی پوری ٹیم 217 رنز بنا کر آل آؤٹ ہوئی تھی۔ دن کا کھیل ختم ہونے تک بنگلہ دیش نے صرف ایک وکٹ کے نقصان پر اسکور بورڈ پر 96 رنز بنا لیے ہیں۔ شادمان اسلام 20 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جس کے بعد تنزید حسن تمیم (ناٹ آؤٹ 32 رنز) اور مومن الحق (ناٹ آؤٹ 35 رنز) نے دوسری وکٹ کے لیے 60 رنز کی ناقابل شکست شراکت داری قائم کر لی ہے۔

ایک بار پھر ساتھ نظر آئے گی سلمان خان اور سنجے دت کی جوڑی

فلم کے ٹریلر نے مچائی ہلچل

سلمان خان اور سنجے دت کو ایک ساتھ پردے پر دیکھنے کا اپنا ہی کریز ہے۔ دونوں جب بھی کسی پروجیکٹ میں ساتھ نظر آتے ہیں تو مداحوں کی دلچسپی خود بخود بڑھ جاتی ہے۔ اب ایک بار پھر یہ جوڑی خبروں میں ہے، لیکن اس بار معاملہ کسی بالی ووڈ فلم کا نہیں بلکہ ایک بڑے بین الاقوامی ایکشن پروجیکٹ کا ہے۔ گلوبل ایکشن تھرلر 7Dogs کا ٹریلر بھارت میں ریلیز ہو چکا ہے۔ اس میں سلمان خان اور سنجے دت کی خصوصی موجودگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ٹریلر نے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ سلمان خان نے بھی فلم کا ٹریلر اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر شیئر کیا ہے۔ فلم میں سلمان اور سنجے دت کی خصوصی ایکشن اپیئرنس ہے۔ تاہم دونوں فلم کی کہانی میں کس کردار میں ہیں، یہ ابھی پوری طرح سامنے نہیں آیا ہے، لیکن ٹریلر میں ان کی موجودگی نے مداحوں میں تجسس بڑھا دیا ہے۔ مشاعر ہسنیں دیگر اسٹار کاسٹ کی بات کریں تو فلم میں مصر کے معروف اداکار کریم عبدالعزیز اور احمد عز مرکزی کرداروں میں ہیں۔ بھارت کی جانب سے سلمان خان اور سنجے دت اس بڑی بین الاقوامی کاسٹ کا حصہ ہیں۔ ان کے علاوہ ہالی ووڈ اور یورپ سے مونیکا بیلوچی، جیانکارلو ایسپوزیٹو اور مارٹن لارنس جیسے نام بھی فلم سے وابستہ ہیں۔ وہیں تارا عماد، ناصر القصبی اور میکس ہوانگ بھی اہم فنکاروں میں شامل ہیں۔ ٹریلر میں ابتدا ہی سے ایکشن دیکھنے کو ملتا ہے۔ کہانی کے مرکز میں کریم عبدالعزیز اور احمد عز نظر آتے ہیں، جبکہ مختلف حصوں میں دیگر فنکاروں کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ تیز رفتار ایکشن، خطرناک اسٹنٹس اور بڑے پیمانے پر فلمائے گئے سیکوئنس فلم کو بین الاقوامی ایکشن تھرلر کا انداز دیتے ہیں۔ سلمان اور سنجے کی انٹری اس پورے ماحول میں ایک الگ ہی رنگ بھر دیتی ہے۔ 7Dogs کی ہدایت کاری کی ذمہ داری عادل العربی اور بلال فلاح نے سنبھالی ہے۔ یہ وہی ہدایت کار جوڑی ہے جس نے ہالی ووڈ کی مشہور 'بیڈ بوائز' فرنچائز کی فلموں 'بیڈ بوائز فار لائف' اور 'بیڈ بوائز: رائیڈ اور ڈائی' کی ہدایت کاری کی ہے۔ فلم کو سیلا اسٹوڈیوز نے پروڈیوس کیا ہے۔ 7Dogs اکیس اگست کو بھارتی سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

نین تارا نے ٹاکسک کی ہدایت کار گیتو موہن داس کی جم کر تعریف کی

نین تارا کے مطابق گیتو صرف فنکاروں سے ان کا کام نہیں کرواتیں بلکہ ان کے جذبات کو بھی سمجھتی ہیں اور مشکل وقت میں ان کے ساتھ کھڑی رہتی ہیں

نئی دہلی: جنوبی سینما کی انتہائی متوقع فلموں میں شامل 'ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اپس' کی ریلیز کو لے کر ناظرین میں کافی جوش پایا جا رہا ہے۔ فلم میں کنڑ سپر اسٹار یش مرکزی کردار میں نظر آئیں گے، جب کہ نین تارا، کیارا اڈوانی، تارا سوتاریا، رکمنی وسنت اور ہما قریشی بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ فلم کی اسٹار کاسٹ اور کہانی کے علاوہ اس کی ہدایت کار گیتو موہن داس کے کام کرنے کا انداز بھی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ حال ہی میں فلم کے ٹریلر لانچ ایونٹ کے دوران نین تارا نے گیتو موہن داس کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ شیئر کیا اور ان کی شخصیت کے ایک ایسے پہلو کا ذکر کیا جو عام طور پر پردے کے پیچھے رہتا ہے۔ نین تارا نے کہا کہ اب تک بھی لوگ گیتو کی بطور ہدایت کار تعریف کر چکے ہیں، لیکن وہ ان کی شخصیت کے اس پہلو کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہیں جو شاید عام طور پر نظر نہیں آتا۔ نین تارا کے مطابق گیتو صرف فنکاروں سے ان کا کام نہیں کرواتیں بلکہ ان کے جذبات کو بھی سمجھتی ہیں اور مشکل وقت میں ان کے ساتھ کھڑی رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلم کی شوٹنگ کے دوران فنکاروں کو مختلف حالات سے گزرنا پڑا۔ کبھی کسی کا دن اچھا رہا تو کبھی کسی کو مشکل سین کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے وقت میں گیتو نے ہدایت کار کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط سہارے کا کردار بھی ادا کیا۔ اداکارہ نے کہا کہ گیتو ہر صورتحال میں اپنے فنکاروں کے ساتھ موجود رہیں۔ یہی خوبی انہیں ایک مختلف اور خاص ہدایت کار بناتی ہے۔ وہ اپنے فنکاروں کو محض فلم کا حصہ نہیں سمجھتیں بلکہ ان کے ساتھ جذباتی رشتہ بھی قائم کرتی ہیں۔ اس موقع پر نین تارا نے فلم کی شوٹنگ سے جڑا ایک جذباتی واقعہ بھی سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ شوٹنگ کے دوران گیتو ایک فنکار کو لے کر بہت جذباتی ہوگئی تھیں اور اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکیں۔ اس کے بعد وہ کچھ دیر تک اس فنکار کے ساتھ رہیں تاکہ اسے تنہا محسوس نہ ہو۔ نین تارا نے بتایا کہ جب گیتو واپس آئیں تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آخر وہاں کیا ہوا تھا۔ نین تارا کو خدشہ تھا کہ شاید جذبات میں آ کر گیتو نے ایسی کوئی بات کہہ دی ہو جو انہیں نہیں کہنی چاہیے تھی۔ انہوں نے گیتو سے پوچھا، ''کیا ہوا؟ کیا آپ اپنا آپا کھو بیٹھی تھیں؟ کیا آپ نے کوئی ایسی بات کہہ دی جو نہیں کہنی چاہیے تھی؟'' نین تارا کے مطابق گیتو نے انتہائی سادگی سے جواب دیا، ''نہیں، میں نے بس پیار دیا۔'' اس جواب نے نین تارا کو بہت متاثر کیا۔ انہوں نے کہا کہ گیتو جس بھی فنکار کے ساتھ کام کرتی ہیں، اس کے ساتھ ایک خاص رشتہ قائم کر لیتی ہیں۔

وجینتی مالا ۹۳ ربرس کی ہوئیں، اداکاری، رقص اور سیاست میں بنائی منفرد پہچان

ہندوستانی سنیما کی اولین خاتون سپر اسٹارز میں شامل وجینتی مالا آج 93 برس کی ہوگئیں۔ اداکاری، بھرت ناٹیم اور سیاست میں نمایاں مقام بنانے والی وجینتی مالا کو پدم شری اور پدم وبھوشن سے نوازا جا چکا ہے

ہندوستانی سنیما کی اولین خاتون سپر اسٹارز میں شمار ہونے والی معروف اداکارہ اور کلاسیکی رقاصہ وجینتی مالا آج 93 برس کی ہوگئیں۔ اداکاری، بھرت ناٹیم، رقص اور بعد ازاں سیاست کے میدان میں اپنی منفرد شناخت بنانے والی وجینتی مالا کا شمار ان فن کاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ہندوستانی سنیما کے ایک پورے دور پر گہرا اثر چھوڑا۔ ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ رہی کہ انہوں نے فلمی اداکاری اور کلاسیکی رقص کو ایک دوسرے سے جوڑ کر دونوں کو نئی مقبولیت عطا کی۔ جنوبی ہندوستان میں 13 اگست 1933 کو پیدا ہونے والی وجینتی مالا کو بچپن ہی سے فنون لطیفہ کا ماحول ملا۔ ان کی والدہ وسندھرا دیوی خود اداکارہ اور معروف رقاصہ تھیں۔ وجینتی مالا نے کم عمری میں ہی بھرت ناٹیم کی تربیت حاصل کی اور رقص میں غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے محض پانچ برس کی عمر میں پوپ کے سامنے رقص پیش کیا تھا۔ ان کی رقص کی تربیت اور اسٹیج پرفارمنس نے آگے چل کر ان کے فلمی سفر کی بنیاد مضبوط کی۔ وجینتی مالا نے کم عمری میں ہی فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ 1949 میں تمل فلم 'واژکائی' سے ان کے فلمی کیریئر کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد 1951 میں 'بہار' کے ذریعے انہوں نے ہندی فلمی صنعت میں قدم رکھا۔ 1954 میں ریلیز ہونے والی 'ناگن' نے انہیں ملک گیر شہرت عطا کی۔ فلم میں ان کے رقص اور اداکاری نے ناظرین کو بے حد متاثر کیا اور وہ جلد ہی ہندی سنیما کی صف اول کی اداکاراؤں میں شامل ہوگئیں۔ 1955 کی 'دیوداس' ان کے کیریئر کی اہم ترین فلموں میں شمار ہوتی ہے۔ بمل رائے کی ہدایت کاری میں شرت چندر چٹوپادھیائے کے ناول پر بننے والی اس فلم میں انہوں نے چندرمکھی کا کردار ادا کیا۔ وجینتی مالا کی اداکاری کو بے حد سراہا گیا اور انہیں فلم فیئر کی بہترین معاون اداکارہ کا ایوارڈ دیا گیا، تاہم انہوں نے یہ ایوارڈ قبول نہیں کیا۔ ان کا مؤقف تھا کہ چندرمکھی کا کردار محض معاون نہیں بلکہ فلم کے مرکزی کرداروں میں شامل تھا۔ یہ واقعہ بھی ان کے فن اور اپنے کردار کی اہمیت کے بارے میں ان کے مضبوط مؤقف کی مثال بن گیا۔ 1958 وجینتی مالا کے کیریئر کا ایک یادگار سال ثابت ہوا۔ 'سادھنا' میں ان کی اداکاری نے انہیں پہلی مرتبہ فلم فیئر کا بہترین اداکارہ کا ایوارڈ دلایا، جبکہ اسی سال بمل رائے کی 'مدھومتی' میں انہوں نے دوہرا کردار ادا کر کے اپنی غیر معمولی اداکاری کا مظاہرہ کیا۔ 'مدھومتی' میں ان کی کارکردگی کو بھی فلم فیئر کی بہترین اداکارہ کی نامزدگی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد 'گنگا جمنا' اور 'سنگم' جیسی فلموں نے ان کی مقبولیت کو مزید مستحکم کیا۔ 'سنگم' 1964 کی بڑی کامیاب فلموں میں شامل تھی، جس میں راج کپور اور راجندر کمار کے ساتھ وجینتی مالا نے مرکزی کردار ادا کیا۔ فلم میں ان کی اداکاری کے لیے انہیں فلم فیئر بہترین اداکارہ کا اعزاز بھی ملا۔ 'گنگا جمنا' کے لیے بھی وہ بہترین اداکارہ کا فلم فیئر ایوارڈ حاصل کر چکی تھیں۔ 'امر پالی'، 'جیول تھیف' اور دیگر فلموں میں بھی ان کے کردار اور رقص آج تک یاد کیے جاتے ہیں۔ وجینتی مالا نے اپنے فلمی سفر میں دلیپ کمار، راج کپور، دیو آنند، راجندر کمار اور سنیل دت سمیت اپنے عہد کے بڑے اداکاروں کے ساتھ کام کیا۔ دلیپ کمار کے ساتھ ان کی جوڑی خاص طور پر مقبول رہی، جبکہ راجندر کمار کے ساتھ بھی ان کی اسکرین جوڑی کو ناظرین نے پسند کیا۔ انہوں نے ہندی کے علاوہ تمل، تلگو اور بنگالی فلموں میں بھی کام کیا۔ 1968 میں ڈاکٹر چمن لال بالی سے شادی کے بعد وجینتی مالا نے فلمی سرگرمیوں سے بتدریج دوری اختیار کر لی۔ ان کی آخری فلم 'گنوار' تھی، جو 1970 میں ریلیز ہوئی۔ تاہم فلموں سے دوری کا مطلب فن سے دوری نہیں تھا۔ انہوں نے بھرت ناٹیم کو جاری رکھا اور ہندوستانی کلاسیکی رقص کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ 1969 میں وہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی 20 ویں سالگرہ کے موقع پر جنرل اسمبلی میں رقص پیش کرنے والی پہلی ہندوستانی رقاصہ بھی بنیں۔ فلمی دنیا کے بعد وجینتی مالا نے سیاست میں بھی قدم رکھا۔ انہوں نے 1984 اور 1989 میں جنوبی مدراس حلقے سے لوک سبھا کا انتخاب جیت کر دو مرتبہ رکن پارلیمنٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1993 میں انہیں راجیہ سبھا کے لیے نامزد کیا گیا۔ وجینتی مالا کو ہندوستانی سنیما اور کلاسیکی رقص میں ان کی طویل خدمات کے اعتراف میں 1968 میں پدم شری سے نوازا گیا، جبکہ 2024 میں انہیں پدم وبھوشن سے سرفراز کیا گیا۔ اس طرح ان کا سفر صرف ایک کامیاب اداکارہ کا سفر نہیں بلکہ ہندوستانی فنون کی ایک ایسی شخصیت کی داستان ہے جس نے پردۂ سیمیں، کلاسیکی رقص اور عوامی زندگی، تینوں میدانوں میں اپنی الگ شناخت قائم کی۔ ہندوستانی سنیما کی پہلی خاتون سپر اسٹار اور معروف کلاسیکی رقاصہ وجینتی مالا نے 13 اگست 2026 کو اپنی زندگی کے 93 برس مکمل کر لیے ہیں۔ انہوں نے اپنی مسحور کن اداکاری، لاجواب کلاسیکی رقص اور فعال سیاسی زندگی کے ذریعے ملک گیر سطح پر ایک منفرد اور لازوال پہچان بنائی ہے۔ ان کی اس سالگرہ کے موقع پر بالی ووڈ اداکار جیکی شراف نے ان سے ملاقات کی اور احتراماً ان کے پاؤں چھو کر انہیں مبارکباد پیش کی۔